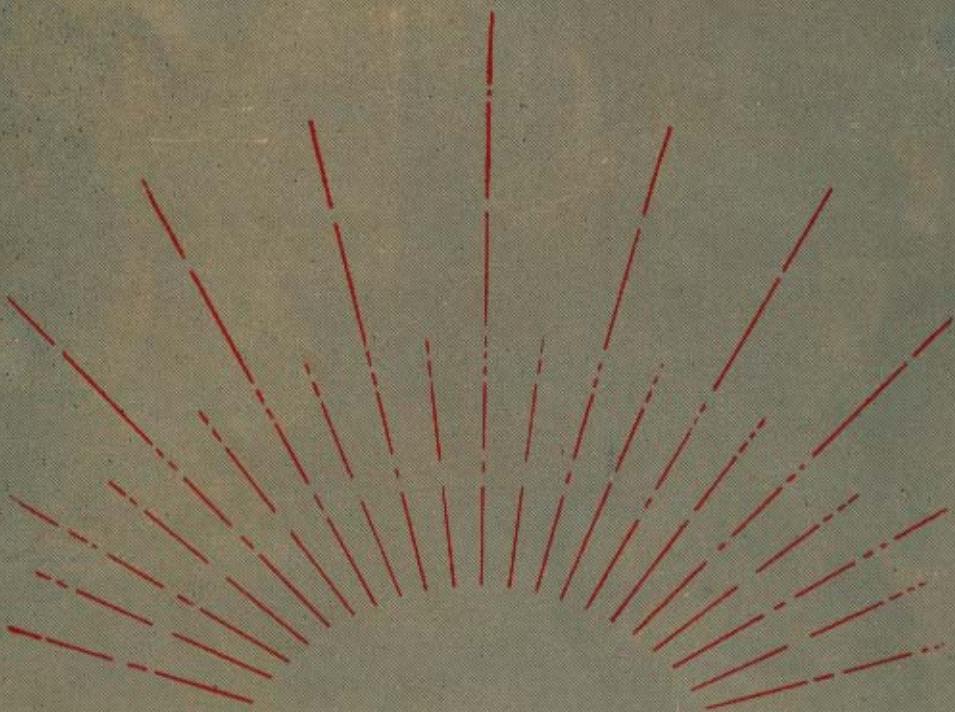


محلی دیوبند



مرتّب: عاصم عثماني وزیر فضیل عثماني (فاضلیہ دیوبند)

بینائی کی قدر و قیمت
اُس بدنصیرت سے پوچھو جو بینائی
سے محروم ہے۔

قدرت کی اس بیش بہانگت کا شکر
یہی ہے کہ۔ آپ اس کی طرف سے غافل نہ ہوں۔
آنکھوں پر کسی مرض کے حملہ سے پہنچے ہی اگر آپ سرمه درجف
لگاتے رہیں تو حملہ کا خطرہ مت جائے گا۔ اور آپ کی نگاہ
مرتے دم تک قائم رہے گی۔

یاد رکھئے۔ مرض و صحت دونوں میں۔ ”درجف“!

محصول داک ٹکہ
مزید تفصیل مامٹل کی آخری صفحہ پر لاحظہ فرمائیں۔

اپنے شہر کے ایجنت یا اس پرست سے طلب فرمائیں۔

دار الفیض رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور (دہلی)

ایک تلویثی
پاچ روپے

چھاششی شیشی
تین روپے

شیشیاں مگل پر محروم داک
تین روپے

دارالفیض رحمانی کی ایک اور پیش کش

جوہرِ دنداں

جس طرح "سرد و ہنگفتے نہ ثابت کریا ہے کہ جدید طرز علاج کے مقابلہ میں بعض قریم دوائیں اب بھی ذاتی رکھتی ہیں۔ اسی طرح "جوہرِ دنداں" بھی ثابت کرے گا کہ دانتوں کی صحت اور جس کوشی کے لئے لوقا اگرور اور لوقا کریم کے مقابلہ میں یہ جن کم خرچ بالاتشیں کام مصدق ہے۔

- دانتوں کی تمام بیماریوں کو درکر کے معنے کو فراہی سے بچاتا ہے۔
- دارواہ دانت کشندی سے شدید درد کو فوری تسلیم دیتا ہے۔
- کیسے ڈکوماتاتا ہے اور ہلے ہوئے دانت جاتا ہے۔
- صحت مند دانتوں کو مزید قوانینی عطا کر کے آئندوالی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
- روزانہ صحیح الگلیبوں سے مل کر کلکی کرو جائیں، دامت چمک انہیں گے۔
- اگر دانت یا دالہ ہیں درود تو ذرا سائل کر چند منٹ مال پنکایئیں، درود در ہو جائے گا۔
- دانتوں کی پرواہ نہ کرنے سے مدد کی اکثریت بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ داشتمدی اسی میں ہر کہ مریض ہونے سو پہلے دانتوں کی حفاظت کریں۔
- چار تولیدی گشی کی قیمت دن ائے: محصلوں اک عہم۔

نوٹ :- اگر "جوہرِ دنگفتے" کے ساتھ منگل کیا جائے تو وہ دن چیزیں ایک ہی تصور کا لینی ایک، وہی چادتیں ہیں پہنچ چائیدی گی..... اگر اب تک میں تو چاڑ کر دیجیں پیکت کی تھیں میں بھی بھیجا سکتے ہے..... اس ہوتی ہیں لاک خرچ ضرف باہر آئنے پر گا۔

دارالفیض رحمانی، دیوبندی محہمازپور یونی

تحمیل

شارہ نمبر ۵۷
 ہر انگریزی مہینے کو پہلے مہینے میں شائع ہوتا ہے
 عام سالانہ قیمت پائی خ رپے
 فی پرچسٹ آنے
 سوزین سے سالانہ چندہ حسب استطاعت

بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء

نمبر	ضمون	ضمون	ضمون	ضمون
۱	آغا علی	-	-	-
۲	لے دست (نظم)	-	-	-
۳	منظومات	-	-	-
۴	عجی کیڑاک	-	-	-
۵	بڑا بڑا سے	-	-	-
۶	شہرکار (نظم)	-	-	-
۷	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	-	-	-
۸	مسجد سلطان شاہ	-	-	-
۹	اسلام ایمان اور احسان	-	-	-
۱۰	حقیقت آخرت	-	-	-
۱۱	پھریا	-	-	-
۱۲	کمرے کھوئے	-	-	-

پاکستان کا پتہ	ترتیب دینے والے	ترسلی زر اور خط و کتابت کا پتہ
دفتر تحریکی دیوبند صلح سہار پوری بیانی	عامر عثمانی وزیر افضل عثمانی	شیخ سیدم اللہ صاحب مکتبی

امان

ایک مسلمان کو منانا چاہیے؟

یہ سوال کئی صحن سوالات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ آپ کو فور کرنا چاہیے کیونکہ مفترکی ہے، اس سے اسلام کا کام مقصود ہے۔ اسے کس طرح منانا چاہیے؟

آپ خوب جانتے ہیں کہ اسلام کے تہواروں اور دینجہ نہ کے تہواروں میں لکھا عظیم فرق ہے۔ دیگر مذاہب کے تہوار بالآخر انسان کے خود اختیار اور بیت سطحی چیزیات کی اسرار میں کرنے والے ہیں، ان کو مناسنے میں انسان بعض اپنے نظر پر فروخت اور اپنے نفس سے کام لیتا ہے۔ اس کے مقابلہ، اسلام کے تہوار اور خلائق میں شان تکے عطا کردہ ہیں۔ اس خواکنے کے انسان کی نظر کا خالق، اس کے ذات صدقے و اتفاق اور ہبہ پرستی پر مبنی کی خالق، اس کے ذات صدقے و اتفاق خواہ کا عالم ہے۔ جس کا مہما تبلیغ صدیت سے بری واقعیت اور بگرانی کا عامل ہے۔

اب آپ فور فرمائیں کہ "حدیقی" "ناس کا ہمچار اندر میں شان کو مطلوب پرست کرتے ہیں۔ کیا اس پر آپ کسی اور جہیں پرستے اترستے ہیں۔ یہ تو آپ سے قرآن کی دیانت سے سن ہی پڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فرمایا کا گوشت اور کھال مطلوب ہیں بلکہ وہ نیت وہ ہے وہ عظیمہ مطلوب ہے جو قرآنی یہاں بھارتی سے ہے۔ یہی آپ جانتے تھے کہ جس عظیم قمر باقی کیا وکاریں یہ "تہوار" آپ کو دیا گیا وہ کسی مادوں کی قرآنی تہجی۔ وہ ایک ہیں اللہ در انسان کے ہاتھوں سے ایک ہیں لقدر انسان کی قسمی تہجی۔ ایک ماہ کے ہاتھوں سے ایک یعنی تہجی کی قرآنی تہجی۔ ایک الہی اذکاری تہجی جس میں کامیابی کا تمام تر و مراد اس ہاتھ پر تھا کہ اللہ کا بندہ اللہ کی

ہمیشہ کی طرح اس سال بھی عیلہ الفتحی آتی اور گلزاری۔

حلیہ جملہ شاہ کا تہوار پڑا شکر ہے کہ امسال ہمارے بھائیوں اس موقع پر ہیں فادھیں ہیں۔ ایک ایسے لکھ میں چہار کشورت کا ایک مدد و مضر بخشن بننا اور فرقہ پرستی کے مارہ ٹھیں جو پست ہو جہاں آئے دن مسلمانوں کی ملت مابروڈ اور جہاں دنالی پھرنا کیا ہوتی ہوں۔ جہاں ایک جمیوان ایک جمیوان کے تقدیس کی اڑیں اشرفت الحمد قات اس ان کے خون سے ہولی کھیل جاتی ہو جہاں کی حیدر الدین کا خیر دعا فیت سے لگر جاتا یقیناً باعث صد ہزار شکر ہے، اور ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس امن و مکون کے پیچے اربابِ مکومت کی خوش انشاشی۔ فرض شناسی اور عمل اُستری کی کار فرمائی ہے۔ وہ فرقہ پرستی اور مسلمان دشمن کے خوشنے جہاں بھڑک رہے ہیں اُنہیں کوئی کمی ایضاً اضحاک۔ کوئی فرقہ نہیں ایسا یا، بلکہ اگر اپنی نعمت دار اپنے کے اعلانی اس ترتیب میں سے تو ہی اور خواب خروش سے کام ہم لیتے تو وہی کہ موتا جس میتالیس کے بیشتر نہ تباہ ہے کام ہم لیتے تو وہی کہ موتا اور ہاتھ سے ہم دیباں اقتدار کی خدمت جس عرض کریں، کسی کو دھن کی ترقی اور فلاح کا مادر میتیج ہے کہ فرقہ پرست اور صریح ہر و وقت کڑا بھرا فی رکھی جاتے اور ان بے اس مسلمانوں کو جن کی بھروسی فطرت کبھی کمی غداری، متفاقت اور فرقہ پرست ہیں، یہی سے جوں کا سانس میں کا موقع دیا جائے۔ تاکہ وسیع و مسخر ہیں ہندوستان کی ہر جگہ ترقی اور فلاح دیکھو دیں اپنا بہترین پارٹ اور کوئی۔

اس کے ساتھ مسلمان بھائیوں۔ یہ ایک سوال کوئی گیا اپنے عیلہ الفتح کو خیکھ می طرح منایا جس طرح

یوں فریبِ خجال ہے۔ تیس ہے۔ تادیل ہے۔ بحارت کی فرقہ پرتوں کے دیوباقبلہ دری ہزاروں ماہیں بیڑا روں حصیں، ہے انداز مالا د امن و معاشرت قربان کر دینے اور قربان کر سئے، ہے نہ کے اور جو دس قربانی کا ترہ باقی مطلوب سے کوئی تعلق نہیں۔ یا احتراز، یا بہرہ ہے وہ اختیار و اقلام ہے یہ فجری و سیلی بیسی ہے۔ وہ پھرگی و تھاعت و غلت ہے وہ عزت۔ یہ سیلی ہے وہ عزیز۔ یہ کمری ہے وہ طاقت و قرودشیں بیان و دلشیں ہے۔ وہ

دولتِ عشق کے عوض دلست و دھماں نہ لوا! یہ موت ہے وہ زندگی۔ یہ دن بندگی ہے وہ اسرائیل۔ یہ غذاب ہے وہ آذیش۔ یہ قبر الہی ہے وہ اکرم داعم۔

یہ خوب کہا جاسکتا کہ تمام ہی قربان مجھے دلوں کے سینے میقیق قربانی کے جدے سے بالکل خالی رہے۔ اللہ تعالیٰ کا عالم چائے دا لائے۔ چو مکاتا ہے کہ کوئی مظلوم حقیقتاً بجزہ اطاعت اور مرضی الہی کی تیہم کے احسان سے مالا مال رہے ہوں لیکن ہیاں قدرے کی، پہاڑیں دتے کی گئی ہے۔ فالب ترین اکثریت کا خوال، ہے ارجو اون ہے وہ کی تشریع کا تج�ع نہیں۔ خدا کی طہ سی جان و ابر و اسد و لارکو کا ہم اپنی مستعار زندگی کے کچھ اوقات ان سے کلفت احکام کی تسلیں یا بھی مرغ نہیں کر سکتے تو دون کا من کے نہیں کو کو وہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنے نفس کی خواہشات اور کام و دہن کے مروہ باتات ان غذا دانت کے نہیں کو اخراج کر دیتے۔ گلداری کی طرف کی علامات کبھی جواہستی ہیں۔ ہمیں قدر کی کارسادی، اسلام کی برکت۔ قرآن کی لا زوال صداقتوں پر یعنی رکی۔ روانی۔ سلیمانی جو ہمارے شعور کی گہرا تیجان۔ ہمارے احسان کی وسیعیں، ہمارے جذبات کے خواستے۔ ہمارے گھر و گھنیں کے کارفانے اسی حکم بیان اور کسم تینیں سے مزدم ہیں جو اونتھ پر جان دمال کی اختیاری قربانی پر بطيہب خاطر بخشی پر تعجب و رضا اگے بڑھاتا ہے۔ جو زبانی پر کھٹکتے ہوئے دل میں دل کی بھٹک۔ دل کی غمیں۔ اور دل اس کامل درجہ نہیں، ہے دینا۔

ناہبتوں فدو کر دو۔ سچو جو۔ شراؤ۔ احسان نداشت سے پانی ہاتھی پہنچا دا تم رہ عوش نصیب جیسیں قرآن میں تابع میں یہاں دی گئی۔ قرآن کی نافری کی صراحت گرفقاہ بوسے کہ تم وہ جن کے

اطاعت کے مقابل اپنے ہان و مال اپنی اولاد کی قطفاً پردا نہیں کرتا۔

ایسی دلولہ انگیز تاریخی قربانی کی یادگار دنائے ہے اگر متنے والے صرف ظاہری ہوں مکی پاہنڈی کلیں۔ صرف ہماز عید اور گوشت خوری کو کافی کہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ پھر دوپسیہ خیرات کر دیں۔ یا قبول چاند رذبح کر دیں۔ ایمان کے دلوں میں قربانی۔ یا شار. اطاعت۔ بندگی، جان شاری و جان سپاری کا کوئی جذبہ نہ ہے۔ یا ہونو مدد و مدد، سبھے تہر۔ سرہ۔ قلب یا نہاد اوری سے فصلہ کیجئے کہ کیا اطراف کا مطلوب ہے یا ہوتی ہے؟ کیا یادگار من گئی؟ کیا بندہ اپنے فرض سے بیک دش نہ ہو گی؟

خدا ہمکے حال پر جم کرے۔ اجتماعی والغراہی رعیتی میں ہمارا بخوبی کردار ہے وہ بخوبی طور پر ہمارے جذبات و انتباہات کا ممکن انگیز ہے۔ ہم اپس میں تکلیف، جنگل، تہار، تکریب پسند اور ہر زادہ کارہیں۔ حالانکہ اگر چاہے اندر کسی بھی وہیں دوہ جذبہ۔ دو لیکن۔ وہ شعور زندہ ہوتا ہو الشرکی ماہ میں سب کوئی قربان کر دیتے ہیں اپنے بھارتی ہے۔ جو ایک ہاپ کے ہاتھ سویا ہے جگر گورنر کے حلقوں پر چھری چلوا دیتے ہے۔ جو ہاپ کر دیتے ہیں اسیتے کہ پاہنے کے مقابلہ کو ارسونت۔ یعنی پر امام وہ کر دیتا ہے۔ تو پاہنیں اس کی پر چھاتیاں ہمارے تمام اعمال میں نظر آتیں۔ ہم ان پہاڑیوں کے ساتھیوں کو اللہ کے دین سے ہمارا بھائی ہے جیسا ہے تکلیف اور ہے مہری کا برتاؤ دکرتے۔ ہم ان ساتھیوں کے ساتھیوں کے صراحت و مضمون پر ہمارے پہلو یا یک ہی منزل کی طرف گا ہزن ہیں۔ خود مرضی اور کوئی روی سے بیش نہ اے۔ چاہ کوئی بھی جذبہ۔ کوئی بھی اعتقادیں ملح اعمال کے گوش گوشیں کار فرنا ہو تاپنے اسی طرح جذبہ ایجاد و قربانی میں تمام اعمال میں گلزار نظر آتا۔

کوئی کہہ سکتے ہے کہ موجودہ ہندوستان میں مسلمان بڑی سستے قربانی دے رہے ہے۔ فرقہ بحقی کے میلاب سے ائمہ ہاں۔ دینا لٹا اسلام کے نزدیکیں دامن مظہب تھائے ہوئے ہے۔ مظلومیت، بہادری، اور مسیوں کی ایکسا تقلیل تاریخ ہے اپنے ہے۔ اس کا ایسا بہت سادہ اور فخر نہ گوئوں میں یہ سہ ک

ادھاریت کی زندگی بنتی ہوگی۔ تمہیں اپنی علمی مبنایت ہوت اور
دور تجی نہیں ہے لئے ہوگی۔ تمہیں اپنا سرلیا اندادہ باہر سے بوری
ٹھک بدلنا ہو گا۔

ذبلوگے کوست جاؤ گے اسے ذہب فراوٹر
تمہاری داستان تسلیمی ذہب کی داستان ہے

یا پھر دادا میں فوجیا بطل ہیں۔ مددیں جیسا انسان عظیم اور عثمان
علی اور لور بطالو۔ حسنہ دلال میں ایثار پڑتے۔ خدا پرست ہو گئے
اپنی روشن سے ہنک بلاکت و فلاکت کا شکار ہو گئے۔ تم وہ جسے قدر نے
محصیا پیغمبر رحمنی خلقت کے کمال پر آخری ہر رشت کردی جسے
”عین قیوم“ میں پیدا کیا گی۔ جسے دین قسم دیا گی۔ چہے ”رسالت
سلطان“ بنایا گیا۔ یا تم حطاڈ انسان کی ناٹھکری میں۔ سچی میں
اندر پہن میں ذات، بربادی کی زنجیرہوں سے باندھوئے
گے ہو۔

تم ارسکی انحرافیاں کے غلاموں! قرآن کے حاملوں
رسول اور قرآن سے بخات کر کے شاد کام نہیں بو سکتے۔ تم اصحاب
و مسائل پر ٹکیے کو کے خدا فرموشی سے دین دنیا میں کچھ حاصل نہیں
کر سکتے۔ اور اندر نیا میں کچھ حاصل کر لیں لیا تو کچھ لوک دنیا کی ہر رشت
آخرت کے نیک خدا باتیں کا پیغام ہلاکت افریدی ہے۔ دنیا کا ہر عیش ناجنمی
پیش و پورش کا پیغام ہلاکت افریدی ہے۔ مسلمان کو خدا فرموشی
کے ساتھ جبکہ دنیا میں ہے کچھ لوٹی ہلاکت۔ بلا خسران سبزی
خرابی ہوئی ہے۔ تم اگر دنیا ہی کو مقصودہ نہیں بنائیں گے تو اس
ست بہتر ہے کہ اللہ در رسول سے کھلا انکار کر دو۔ کافرین جاؤ
خدا کی عادت ہے کہ اپنی لکڑ کو گرم عیش دنیا دی سے فراغت
کے ساتھ نوازتا ہے۔ وہی عادت عقل و منطق کے اعتبار سے جبکہ
منصفاً داد و محتل ہے۔ کچھ لکڑ کے بعد جب اخترت میں کوئی حصہ
ناحت نہیں رہا تو پسندیدہ زندگی میں گھوڑے سے مزے ملائیں۔
ہمارا رعناء تمہارے نے شاید یہ مرگی کا باعث جو سماں کہہ
کریم و ناتوہم برت سے سُن تے چلے آئے ہیں۔ یہ فرسودہ ہاتھ ہیں:
یا بر کھون دنیا۔ تمہاری عشق دنیا میں کی دنیا شہزادی
تہذیب و تذکر کی دنیا۔ تمہاری نفس و ملک کی دنیا ہی جدت
پرست بیجا نے لیکن تمہاری کامات و حیات کا واحد طاست دنیا پر نا
اسلام۔ پرانا قرآن بہیچا۔ پرانا خدا ہیں تے تم ملنا فرمائھیا کے ہوئے
ہو۔ جسے تم فرسودہ بتاتے ہو۔ تے اذنوں۔ تے نکلوں۔ تے
نکھلوں کی پنک، دمکدی پر چیزیں بصیرت و بصرافت قرآن کر کے تم
ناماری و خسران کے سوا کچھ دیا سکو گے۔ تمہیں پر اسے دعظ
ہر انی نسریاں۔ پہنسچے ہی سُن نے جوں گے اور اسے حاصلیت

بہت ضروری

اگر مگوں نہ ہوں ○ سرخ نشان بنا ہوا کوئی کچھ
اپ کی ندت خریداری اس پر پڑھ پڑھتے ہیں۔ اب اپ باتا گئی
سال کی تیمت پاشخ روپے منی اور دوسرے بھیں۔ یا خطے دی۔ پی
کی اجازت دیں۔ فدائخواست گر کی وجہ سے ائمہ خریداری کا ارادہ
ہیں تب یہی میں مطلع فرمادیں۔ اگر اپ خاموش رہے تو ہم اگر پر پڑھے
”اکتوبر“ کا دی۔ پی سے روانہ کر دیں گے جوڑاک خروج ملکراپ کو
۱۰/۱۰۰ ادا کر کے دھول کرنا ہمگا۔ اس کا دھول کرنا اپکا اخلاقی
فرضی ہو گا۔ خاصی رسم کو تھوڑی میں جوست، ٹھائیں ہاں ہمہلی قیں
وہ اپ کے حصیں پڑھ کریں مفت خریداری کا حساب کیا گیا ہے۔ ایک بڑا
فری تو جوست کام میں گے اس میں کئی خم کر سکتے اپنے نصلوں کا فرائی
پاکستانی حضرات پیارے دیے جا سے پاکستانی پر ہمیں جو فہرست
خانہ میں کا صفحہ درج ہے۔ اور میں اطلاع نہیں۔

غم دل امام کے بندھنے ہرے طوفان سے بذری
موت کا خوف نہ کرنے میں زندگی
ایں باطل کے فراہم سر و سامان سے بذری
بہد کی آنکھ سے ہر چیز پیگھلے قیمت ہے
سکن دخواہ کی دیواریں گل جباتی ہے
ماہی، بیٹھا اور منظم ہو جا
طاعت حق کے لئے شرق مجسم ہو جا
سی کہ انسی کے انہام سے ہم ہو جا
قریٰ تکمیل ہوئی حق کی اشاعت کے
امن و رہان و ریامت کی حفاظت کے
یہ کالیف اعماق ہے ہم اسلام
حضرت دیاس کے بزم ہوئے مسلم ہو جا
وے، یہ پنجھاں اک دو دی کا پیغام
وہ دینوں کی بنتی پنځسر ہوتی ہے۔
شب تاکیک کے پردے میں ہم ہوتی ہے
ایک دن اسے گاہرئے میں لعافت ہو گی
امن و رفاد کی دیاس ہلکت ہو گی
ولی انسان یعنی انسان کی محبت ہو گی
یہ گناہوں کی سیمہ مات بدی جائے گی
وادی ہمیں خسدا فاتح بدی جائے گی

دوست!

دھون کرتا تھا جہاں تیرے اشاروں پر گی
ٹنک کرتا تھا درم آئری بہادریں پر گی
تھے تیرے نقش قدم چاند ستاروں پر گی
لئے کس وجہ شکست ہے تھا سال نبڑوں
چل گیا آج پا اناکاری باطل کا فرسوں
روزگی قفر مذلت سے ھلکی سکتی ہے
تیری بگڑا ہر تی تقدیر بدل سکتی ہے
مات پیسا کا خوشیدہ سیں ذہن ہوتی ہے
مگرے دوست! تجھے رنگ بینا ہو گا
پا تھہنہ، وہ غاریں چھپنا ہو گا
وقت کہتا ہے دنائی کی فضاوں کو کو
شاہد عمر مہذب کی اداویں کو سمجھو
دوہرہ جو جو دن کے فکار خداوں کو سمجھے
درد و منیا سے تیانا میں صحت چاہیگا
چسکتا ہو! اسلام بھی صحت چاہیگا
نشکر ایاں کی قسم گوش دنیاں کی قسم
سازد عدت پر چسین نعمہ قدریاں کی قسم
مسد شریعت کی قسم رحمت یہ دن کی قسم
ہم عالم کو پھرا ک بارہ دنیاں کر دے
دہری شعلی نہ داں کو فساد دنیاں کر دے

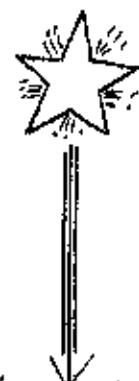
جناب کیفی حمد کیفی

کوثر نیازی



ہر دش زندگی سے خالی ہے
اوہ ساری خدائیں باطل
جس نے پی لی وہ بینگیا انسان
وہ جو روٹھا ہے پھر سے من جائے
بات یہ ہے کہ بات کچھ بھی نہیں
کیا رائے ہیں قافلے والو !
مردہ ملے عشق اگر دشی دواں
اور حکایتیں ٹھوکریں کھائیں
تم نے اپنی جبگہ بنالی سے
شاکی جو رو با غباں، کوثر
پتی پتی ہے، ذاتی ذاتی ہے

ز پرچھ ظلماتِ دنگی میں خوشی کی بلکی کرن کا عالم
فرادِ رسمیدہ چینا بس مانا یہاڑ کا نام نکلائیں میں جس طرح کوئی اکٹھنے
خداں رسیدہ چینا بس مانا یہاڑ کا نام نکلائیں ہے
لئن نصیں سردین کر لئن فیضیں بہاۓ کر
کون ہے جو بعدِ تزمیں صدایے دے سائے ہے یہم
مری بیت بدف تکھزی کا نکتہ میں کا بن چکی ہے
کوئی تو جلوہ دکھاؤ ایسا کہ کاشہ مٹھنے اپنے عالم
اسے تو فرست نہیں ہے حاصل فی زمانہ کی کٹکشست
ذمیہ آزاد کو خدا راثما و علشت کا اذن بکھم



زادت سمجھی، ٹونگی

بُلِکِ داک

شراط: ایک دفعہ ہم تین سوالوں سے فریاد ہرگز نہیں: (۱) سوالات غصہ اور تحریر خوش خط
ہوئی چاہئے ٹھیکیت لئے پڑے قابل جواب نہ ہوں گے۔ (۲) جسی سال اور عربی ایسیہ سال
ہم شائع کئے جائیں گے۔ الگ کوئی جنی مسئلہ ضروری دریافت طلب ہو تو جو ای خط لکھئے، (۳) فرمی
اشاعت کا مطالیہ نہیں گے، اپنے نمبر پر اشاعت ہو گی۔ اور ضروری نہیں کہ اپنے کئے تینوں سوال ایک
ہی بار شائع ہوں (۴)، سوال کے خط میں دیگر وقری امور متاثر نہیں گے۔ درست جواب نہیں (۵)، اپنا
پڑا یہ اور نام صاف لکھئے۔ درست سوالات شائع نہ ہوں گے۔

شراط کی پابندی نہایت ضروری ہے

کرنے والی سازشوں کا پردہ بھی چاک کرتے۔

ندوہ وہ بند پایہ دینی ادارہ ہے جس نے ہندوستان میں ترقی
روشن خالی ٹھیکیں پیدا کیں۔ مگر سماجی ہوت افسوس کیسا تھا کہنا
پڑتا ہے کہ اس ادارے نے..... اور.....ندوچی ٹھیکی ٹھیک
بھی پیدا کیں۔ جن کی نندگی کا واحد مقصد طابو کرام کے ابتداء کے
نام کارناخوں پر صرف سے سے پانی پھر کر خود کو حکومت اور دشمنان
کو اسلام کی نظرؤں میں پسند کرنے ہے۔ چنانچہ انہوں نے یاسی مقادر کئے
اوائی دوسرے تمام عناصرے کو ٹھوڑا کر کے ملنا کر آ رہا بند کوہنام
کرنے اور ان کے دقاد کو ٹھیک کرنے کے لئے ایک خفیہ گونoclum
سازش مذکور کر رکھی ہے۔ ہمارے دیوبند کے علماء کرام جو شے
خلعائی اور رسید ہے سلفی طور پر اسلام کی خدمت کرنے کے عادی
ہے ہیں۔ یہ سازش کرنا تہ خود جانتے ہیں۔ اور اس دوسرے دو شے
خالی ہو یوں کی طرح سازش کی صورتوں سے دانقت در پہنچے ہیں۔

ہندوستان کی آزادی کے بعد سے علماء دیوبند کی اس سازشوں کو
چند دشمن خالی یا مولوی برادر استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں۔
آج اپنے جماعت اسلامی کے خلاف معاذ کی صورت میں جو کچھ

سوال ۶۔ (۶) مفت م ناطقون)

علماء کرام دیوبند کے خلاف سازش

محترم جناب اولیٰ صاحب اللہ علیم۔

تمکی اگذشتہ اشاعت میں مدرسہ الاصلاح مراستھیر کے
حالیہ واقعات سےتعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے جو کچھ
کھاہے اُسے پڑھ کر کی مدنیک افسوس ہوا۔

آپ کی تحریر سے قبل "المجتہ" میں "جماعت اسلامی اور مدرسہ

الاصلاح" کے خواں سے ایکندوی صاحب کا تصیلی میان بھی ہری
لکھریں سے گزر چکا تھا۔ انندوی صاحب کی ذات گرامی اور اُن

کے پس منظر سے جو قریبی طور پر واقف ہے۔ آس کے لئے یہ کہنا ہوتا
ہے کہ مدرسہ الاصلاح اور جماعت اسلامی کے خلاف ایمان و اتفاق

کی حقیقت یک ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس اپنی مفترکوئی کے بغیر آپ نے

ایک بیان پڑھا اسخون کھوارا جس میں آپ نے صرف یہ بتانے کی

کوشش کی کہ علمائی و اتفاق میں مدرسہ ملام اکرم دیوبند کا قصور ہے

مالا نکل کر آپ کے لئے ضروری تھا کہ ان واقعات کے پیش نظر میں کام

دیوبند سے کسی قسم کی محبت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور شدید ذائقے کردار کے لامفاظ سے ہی استئن بلندیوں کی قیمت مفہود رہنے والی مقادروں پر ذاتی قیمتیں کر سکتیں۔

دیوبند کے علماء کرام کو صرف ہندوستان میں بھی ملک پر گزرے چالیم اسلام کی نظریوں میں بے وقار بنا لئے گئے سب سے گھنادی سازش یہ ہے جو آج جماعت اسلامی کے خلاف ہمارے شہر اور صرف علماء کرام کے خلاف استعمال کر کے کی جا رہی ہے۔ جماعت اسلامی ایک نہایت قلم اسلامی تحریک ہے جو میں الاقوامی خطوط پر کام کر کے نہایت صرفت سے دنیا کے مختلف ممالوں میں پھیلی جا رہی ہے۔ ہندوستان کی اور دنیا کی دوسری زبانوں میں اس کا لارجی تجزیہ میں شغل کیا جا رہا ہے اور مسلمانوں کا تعلیم یافتہ اور ذہین بھث ایک سیلا بکار کیں ہیں اس اقامت دین کی تحریک کو اپنائا رہا ہے اس کی مقبولیت کی رفتار اور ظلم ملی اور منکری کاموں میں حکومت تک کو لوٹھا رہا ہے۔ ایسی زبردست طبعی اور عملی تحریک کے طریقوں کے خلاف اور چھے اور ہزار اعتراضات ہائیکورٹ کا تعقیل میں خود پہنچ دنار کو ٹھیک ریث کرنا ہے۔ چنانچہ مولویوں کے دخنوں نے ان اور چھے ہزاروں سے کام بینا شروع کر دیا ہے۔ ہمارے علماء کرام کے اور گرد نہایت حصوم صورتیں برداشت بھی لے رہے ہیں اور نمائشی احتراز کا ہر وقت نظاہرہ کرتے ہیں۔ ساتھ ہی دو جماعت اسلامی کے لارجی پر جلد قوڑ مردوڑ کر اور غلط سیکھی پہنچ کر میش کرتے رہتے ہیں۔ صرف و فیض کی وجہ سے ہمارے علماء کرام لارجی کا باضابطہ مطالعہ کرنے سے تو ہے۔ فحصانہ سادگی کی وجہ سے وہ ان چالیاں مولویوں کی سازش کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ مولوی اپنی اشتوں کے ذریعہ علماء کرام کے محل میں ہر وقت ایسی فضانتیار کرتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے خلاف کاشیشیگی زیادہ سے زیادہ بڑھتی رہتے تا اکھاہت اور غلط فہمی دور کرنے کی کوئی صورت نکھلتے پاتے۔ کیونکہ یہی مصور ہیں انہیں بھائیتی کا شکار ہو جاتے اور سازش پر کے جانے کا خوف ہے۔ یہ جو کچھ ہیں لکھ رہا ہوں وہ سازش کے قریب احوال سے ملکہ رہا ہوں حال ہی میں ملکہ اس گھناؤنی سازش کا پرده چاک ہو چکا۔ اپنے صرف ایک گذارش پر اندھہ یہ کہ اپنے اس سازش کو اچھی طرح بکھتا، جو اچھے اور جائے اسلامی اور جائے دیوبند ہا۔

دیوبند سے کسی قسم کی محبت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور شدید ذائقے کا نتیجہ ہے۔ اسی سازش کا ایک افسوسناک ترجیح بھی ہے کہ جماعت علماء کی پوری دینی تحریک کو اسلام اور علماء کے روایات کیخلاف ایکسدیم غلط اخراج پر ڈال دیا گی اور یہاں بھی ہمارے علماء کرام کی سادگی کو بُری طرح استعمال کیا گی۔ ان سیاسی مولویوں نے جو بھی بھا کر جماعت اسلامی آن کی سیاست "کو مسلم فکری اور عملی نیسا پر" تاکام بنا لئے کہ درست ہے تو انہوں نے فرآ ایک مذاہس دینی جماعت کے خلاف بھی قائم کر دیا۔ اس نے مجاز کے بھی دیوبند کی فحصانہ سادگی کو استعمال کر رہے ہیں اور آجے آجے ہمارے علماء کرام کو صرف اس نے نکھر رہے ہیں تاکہ الگریتنا می ہو تو ان کی ہو، اور وہ چور دروانے سے کسی بُری طرح بھاگ نکلن۔

آزادی کے قبل جمیعت علماء ہمشہر تحریک اقامت دین کی داعی رہی ہے مظلوم طائفت کے تحت "حقیقت دین" کلبے میں اور ہم نصب العین جمعیتہ علامہ نے بھی نہیں اپنایا تھا۔ جگہ آزادی میں ہمارے علماء کرام نے صرف اس نے حصہ لیا اور طریقہ کی صورتیں برداشت کیں کہ ملک کو انگریزوں کی سیاسی عنہت سے آزاد کر کے اقامت دین کی قلم اور ملک تحریک پر شدید میں شروع کی جائے۔ مگر چند سیاسی مولویوں نے جمیعت اور جماعت علماء کرام کی مقبولیت اور ہر دلخواہی کو کسی نکسی طرح استعمال کر کر موقوفہ حکومت سے کسی ترکی تکلیف نہیں اپنی "عفاد" والابتکریا اور مسلمانوں کے نام نہاد سیاسی اور دینی خاتم حکومت کے بھائے لادینی مکوت پلک اور مقدس پلیٹ فارم دینی نظام حکومت کے بھائے لادینی مکوت کی مع مرد سرائی کے لئے بھی استعمال کیا جانے لگا۔ اور مسلمانوں کے تعليم افتد طبقہ کو بے وقت بنا کر اپنے سیاسی مقادی خلافت کے لئے سیکھو کا غلط مفہوم اور سیاسی مصلحتوں کے افسانے تک گھر لئے جائے اس گھنادی سازی کیسے ملکہ رہنگاری کے جیسیں دیے گئے صرف اس نے استعمال کیا گا کہ اور اس کی حیثیت سے الگرہ نام پوچھو صرف دیوبند ہے، جو کہ ہمیشے دینی اسلام کو مسلمانوں کے لئے اور دینی رہنمائی کا مرکز رہا ہے۔ ان سیاسی مقادی خاتم والے روشن خیال اور ترقی پسند" مولویوں ہی سکھی ہی ایسے جو کا تعلق دار العلوم دیوبند سے کسی نسلے بھی رہا ہے۔ اس نے اظری طور

اُس کے خالص علماء کو اپنے خلاف نہایت بحث و نظر طور پر کی جا رہی ہے۔ آپ کے قریب "چند ایسی شخصیں بھی ہیں جو اس سازش کا پردہ پاک کر کے چاہئے ملنا، کو بدناہی سے بچائی جیں۔ ہم رانی فرماد کہ اُسی ایسی بات نہ کیسی جس سے ہمارے اسلامی ادارے اور ہمارے علماء کے قادر و مقتدیت اُتے۔ بلکہ جوں کو شش ان سماں مولیوں کو پہنچا بھیجتے ہیں اسی مولیوں کو صفات و شفافت اور محنت بخش پانی کو اپنے ذاتی سیاسی مفاد کے لئے لگانے کر رہے ہیں۔

آج ہمارے اپنے ملک میں ہر قوم برپا ہے اس کا مسلح ہے ہرگز ہم ہے کہ ہمارے ضمیعت اور علماء کرام کی حیات نہ استدی جلتے۔ بلکہ اصل خدمت یہ ہے کہ ان بزرگان و مولیوں کے ہمارے اور احسانات ہیں۔ کسی طرح بدناہی سے بچانے کی مظلوم بوسٹش کیجاوے کم از کم اُسی مظلوم بوسٹی کو اخین بدنام کرنے کی آج ہمارے سیاسی مولیوں کے ملک سے کی جا رہی ہے درست تقبل کی تائیخ دیوبند کے کارناویں کو بجلادکار اسے اسلامی تائیخ پر صرف ایک بدنام دلغ قرار دے گی۔

کاش کرہا را یہ خط مولانا حسین احمد مدینی مظلوم اور دیوبند کے دوسرے علماء کرام کی نظروں سے لگزتا۔ مگر مجھے خوب معلوم ہے کہ "سازشی حلقہ" اس خطکی بھنک بھی ہمارے علماء کرام کی خدمت پر پھنسنے نہیں ہے۔

لی اکالیں اپنام شائع کرنا نہیں چاہتا۔ بھروسی جس اپنے عده کرتا ہوں وہ وقت اپنے پرہیز ثابت کر دیں گا کچھ میانا نہیں اور دارالعلوم اور جمیع علماء کے دقار کو بھی ہمارے کئے کئی حرمت، میراث، قسر بیان اور سکالے۔ ایسا ہے کہ آپ بہرے اس خطکو شائع فرمادیں گے۔

جواب ۱:-

مفتری! آپ نے چونکہ اپنام ظاہر نہیں فرمایا۔ اس لئے ہم لے بھی وہ دونوں نام کاٹ دئے جیسیں آپ نے بھینہ سازش کا سرچاہ اور سرختر قرار دیا ہے۔

ہم نے می کے تحقیق میں جو کچھ لکھا رہے اگر سیاسی نقطہ نظر سے غیر مناسب اور بے عمل ہے تو اسے آپ اور آپ جیسے میراث دیا جائے۔ حضرات پھر کچھ سکھتے ہیں۔ ہم تو افسوس ہے کہ یہاں استکار دو رجع

سے تاو اتفاق اور سیاسی جوڑ توڑ سے ناہم میں بھی وہیں جس کا حکام اور تھام ہے چاہے سلسلے ہیں۔ ہمارا تاقص علم اور سیے ماں عقل و دل اس کی سلسلہ ہیں جو کچھ حق اور درست بحث ہیں وہی پا خوب تعریف اور بے لاؤں ہم خاہر رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی اور علماء کے اختلافات کے باب میں ہمیں بارہاں اُن تحریم و مکرم بڑے گوں کی شے کے خلاف لکھا پڑا تاہم جس کی خبرت و عرضت کا لاقش ہمارے قلب پر کندہ ہے۔ اور جن کی شاگردی ہمارے نئے اعut فخر ہے اعلیٰ علم و دین و نما میں کسی اختلاف خیال کو خلاصہ تصور کرنا بہت سخت ہے بلکہ ہر اختلاف کرنے والے کو المعلوم و دین اور معانی تصور کر دیا جاتا ہے یعنی حال ہمارے ساتھ جیسی ہے۔ لیکن خداۓ علیم خیر و بُر و اعف و بُر کو علم ایجاد العلوم سے اختلاف خیال کے انہار سے ہمیں کچھ بخیان سرست نہیں ہوتی تو ایک معاون اور دشمن کی خصوصیت ہو کر قیمت ہو۔ بلکہ ایک دو دو ایک میں ایک کرب کے ساتھ ہم قلم اٹھلتے ہیں اور ہمارا مقصد میں ہے یہ پوکا کرتا ہے کہ کسی بھی بخید و معقول آدمی کے لئے بدتر دشمن کی بھی خالذست پست اور غیر مرتبت اندراں میں ٹکر نہیں۔ اس سے دقار گرتا ہے اور فائدت کے بھلائے نقصان ہوتا ہو دارالعلوم دیوبند اور مدرسے دیوبند کی مظلومت و اہمیت کے باکے ہیں آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ نہ صرف حقیقت بلکہ حقیقت کے کوئی بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دوین پاک کی بودسگاہ اپنے تقدیس اور مظلومت کے لئے لا جا بہے۔ ہم بھی یہ بڑا دشمن شاگرد اس کے دارین علم کے خوش میں ہیں اور اس کے اساتذہ کرام میں اکثر مشیر انتہائی عزت و احترام کے لائق اور سنوھم کے شاہزادہ اور کوئی دار و فضار کے ہوس نہیں۔ ہم بھی سیاہ کارو، یقیناں اس کی خالک کتف پا جھی نہیں۔

یہی ان حقائق کے باوجود ہمارا رین ہیں انہی تعلیمی تقدیس، شخصیت پرستی، حاجب داری اور اخلاق سے حق سے علی الاعتدال نہ کرتا ہے۔ وہ ہم سے کہتا ہے کہ انہیاں فلیکن العلوم و اسلام کے علاوہ کوئی بھی انسان اس لائق نہیں کہ اس کی ہمراہ اس کو عقل و علم کی حکومت پر کچھ بخیر ایجاد کر دیا جائے۔ کوئی معموم نہیں کوئی مخصوص اخلاق نہیں۔ آپ نے جن سازش کا ذکر کیا اور ہماری بھروسی نہیں آئی۔

کا پورا شریح کامطالعہ نہیں فراہیا ہے۔ مگر وہ مطالعہ قرائیتی ہے۔ اور مذہبیات سے بالاتر پہنچ کر تصور کئے تو بعض جزویتیات یا اصول سے اختلاف ہے۔ خال ریکھنے کے باوجود دعاواد اور دشمن دشمنتے۔ جماعت اسلامی کے کمی فروہ یا خود مولانا مودودی کی تحریریوں میں اسکی عالمیان ہو سکتی ہیں کہ ان کی بنیاد پر علم اسلامیتی اور مذاہلہ اور مذاہلات کے ساتھی عقیدتی یا اخراج و احتساب کا یقین صادر فرمادیں۔ نیز ایسا بھی ملک ہے کہ جماعت کا پورا شریح مطالعہ فرمائے کے بعد بھی بعض اکابرین چلتے ہیں اخراج فاقہت کو اس درجہ اہمیت دیجوں ہیں کہ جماعت اور مولانا مودودی متفہور و مخوس ہی رہیں تسبیحی ہم جمیدة دلقتہ علماء کا یہ سوقت نہیں سمجھتے کہ جملے سے سعی اصلاح الانسان سیاست کے وہ اعلان چنگیں کر دیں۔ اور اس جنگ کے ہر ادالہ میں ملیٹی ناہل لوگوں کا نتھا فرمائیں جو میدان تحریر و مذاہلہ میں ہٹشوں کے لئے ہی پہنچتے ہیں جن کے ارشادات سے خود علماء کی ہوا تجزی ہوتی ہے۔ جو اپنے الفاظ اور لغتوں سے جانبدار اصلاح و مقاومت کی بجائے خاد و جنگ بازی اور جبار جوانہ ذہنیت کا اظہار کرتے ہیں۔

جن حروف بحاثت میں علماء کرام مولانا مودودی سے ملختا ہے، ہیں وہ دیوبند کے شائع شدہ بعض کتابوں سے عوام کو معلوم ہو گئے۔ فی الوقت ہم اُن پر بخش کرنا نہیں چاہتے۔ صرف اتنا کہیں نگے کہ ان کا پوچھیں میں اکثر ایسے ہیں کہ ایک حق کا ستلامی غیر ملائی دارالسنان اخیں بڑھ کر طرف مخالفت اور اندماج مناظر کی حیرت ناکوئی میں گم ہوئے بغیر نہ ہے۔ گا۔ خود مذہلہ انسانیں احمد مدنی یا اُن کے پاسے کو دیکھ بڑگ اصلاح کی فاطمہ و کتاب شائع کریں وہ بجا۔ یقیناً مولانا مودودی کی کو شخص سے اختلاف رائے اخیں زرب دیتا ہے۔ لیکن روزانہ اُن چھٹ پھیلوں کا ہے جو مسلم پکشی کی تیزی نہ کھٹکتے ہوتے ہیں ایں علم کے مخاتے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کا تجھی یہ ہوتا ہے کہ مولانا مودودی کی سائے الگ داقعی ناقص و قائم ہر تسبیحی اس کا رد ایسے ہو جو نہ اور غیر صحیہ طرف پر میں کی جاتا ہے کہ غیر ملائی دارالتحفی ایسا ارادہ "مساواۃ" کا اس کرنے لگتے ہے۔

ہم بلا جھوک عرض کریں گے کہ علماء کی حرمت و حرمت احادیث اصلیٰ کی بعث پر جاتے ہوں کا ایک یا کوئی قتلہ قربان۔ لیکن ہم پس پتے ضمیر کی آزاد اور علم و خبر کے تباہی کو کسی شخصیت یا احادیث پر قربان نہیں کر سکتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اختلافات کی تباہی و سیمع تربیت ہوئی ملے۔ بلکہ ہم اخلاقی اور

دارالعلوم اور دیوبند کے مطابقت و ماقابلت سے ہم پوری طرح ماقابلت ہیں۔ یہاں کے علماء کا کہ داروغہ تھا جو اسے سامنے ہے۔ ڈیوبند اور نیتوں کے پارے میں ہم کافی اندازے رکھتے ہیں۔ آپ کے ارشاد کے مطابق بے شک یہ تو ممکن ہے کہ کچھ شریر یا لگ در پرده مذاہلہ کئے ہوئے ہوں اور بعض علماء بعض حالات میں اُن کی ضمیمت کا شکار بھی ہو گئے ہوں۔ لیکن اول تو علماء کی طرف سے جماعت اسلامی کے خلاف پیش کی جائیں جا لاحقہ و تقریبی مواد مقدار و نویت کے احتبار سے اس درجہ کا ہے کہ اس کے پیش کرنے والوں کو انتہاف و مغلل کی حد الملت میں یقیناً ایک فتن کا پہنچا و درجہ دیا جائے گا۔ دوسرا سے اولیٰ دایبی قانون یہ ہے کہ قتل کیسے والا ہے۔ مورث جنم ٹھیڑتا ہے خواہ اس نے کسی کے ہبکائی میں اگر تو کیا ہو یا از خود آدم و حوا علیہما السلام کو شیطان نے بہکایا۔ اللہ جل جلالہ خود شیطان ہی کو باعثت ہرم اور نیادی جنم ٹھیڑتے ہیں۔ لیکن کیا آدم و حوا کو بطور جرم مذہلہ نہیں دی گئی؟ لیکن یہ عذر نہ قابل قول ہو سکا کہ دیوبندی جنم شیطان کی خاشرت و شرارت ہے؟ جب آدم و حوا کی ضمیمت کے اس ارزی قانون کی نزد سے نبیع سکے تو ان کی اولاد کیسے نج سکتی ہے۔ شیطان آج بھی ہبکا ہے۔ لیکن یا رگا خداوندی میں ہبکائی میں آجائے والا بسہدہ غلطی و جنم ہی ٹھیڑتا ہے جسٹر میں یہ عذر نہیں مناجات کا کہ ہمیں فلاں نے ہبکایا اس نے یہ فلسفی کی۔

ہماری اپنی دنیا میں بھی آئیں راجح ہے۔ جو ریت ثابت کر کے سزا سے بیسی بیج سکتا کہ میری چوری فلاں کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ ایک قاتل یہ مذر کے نزدیکی نہیں ہو سکتا کہ میرا جرم فلاں کی تحریک و شرارت کا تمرہ ہے۔

آپ سازش کا ذرکر کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہو گی۔ لیکن اس سازش کا شکار ہو کر ملکیت کرام چوکھے بھی کہیں اور کریں گے اس کی تمام تر ذمہ داری اپنی پر ہو گئی۔ جسیں بھی خوب ہو جو کہ جماعت اسلامی کی شدید جا لفڑت کرنے والے علماء میں سے اکثر کی بنیاد پر محض وہ اقتباسات اور ترلشے ہیں جو اُن کی خدمت میں خاص اسی خوف سے بھیجے جاتے رہے ہیں جو وہ حقیقت سے نہ اتفق اور کہ جماعت اسلامی کے خلاف قوی مدارکیں۔ انہوں نے جماعت اسلامی

اور احمد نہادغیرہ دیسے اور دباؤں پار کے اقتدار سے تعلق ہا اور احمد کو "آپ" سے غاطب کر لیا جائے تو کوئی ترجیح نہیں ہے۔

سوال :- انا خوار علیہ علیلہ۔ طلاقت

کولنا مددودی کا خیال ہے کہ فقرہ کی طرح قصوف یا "اقراب" الی اللہ کے ذرائع میں یہاں واجہات کی کوئی بجا آش نہیں۔ لہذا قصوف کے ذرائع میں "اقراب" جو منصوص مصنّع کتاب و سنت میں موجود نہیں بذعت ہیں۔ حامی صوفیاء کا خیال ہے کہ آپ کو یہ سے ہر ستر مسلم ہو گا کیونکہ "ذرائع" کے مسئلہ میں اجنباد کیا جاسکتا ہے۔ لہذا مذکور ذرائع کے کتاب و سنت کی قائم کردہ مددودی رہیں۔ اسی شے صوفیہ بہت سے ان اشغال و اقداد کو محی جائز رکھتے ہیں۔ جو کتاب و سنت سے منصوص مثبت تو ہیں۔ لیکن کسی شخص کے خلاف بھی نہیں ہیں اور مقاصد "قصوف" کے مسئلہ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مددودی ہماحب کے نزدیک یہ طرز عمل قطبی غلط ہے۔

جواب :-

چنانکہ تاریخی شواہد کا تعلق ہے پڑے ہٹتے اولیا و اقیانی میں کمی یا سطحیوں کا روایت ہے جو ان کی اضیاف کردہ بیعت و صورت میں منصوص نہیں ہیں۔ ان کی اصل تو ہے شک قرآن و سنت میں ہے۔ لیکن ترتیب یا تقویت یا تعداد ان کی اپنی اختراع کردہ ہے۔ پہلی حالت میں ہم جیسے کوئاں فہموں اور پہ سوادوں کا یہ کہنا کہ مقاصد "قصوف" اور ترکیب "نفس" مسئلہ میں وسائل کا اجنباد قطعاً ناجائز ہے۔ یقیناً اولین گستاخ ہو گا۔ ہمارے جیسے کہ اس کے کثیر ملا اور اقیانی کی غیر شروع طریقہ پر حق نہیں ہو سکتے۔

جب تک کہ ان کے پاس شرع صدر کا کوئی ذریعہ نہ ہو
لیکن چنانکہ عقل و استدلال کا تعلق ہے پہلے شک جیسا کہ کوئی مفہوم ازاجہادات اور زادہ اذانیہ ایجادات پر ہے اسے فہم و شعر کو اطمینان نہیں ہے۔ کیونکہ عقل کی حد اس ایجادات سے لفظ "تو" کے مخصوص ہو گئی۔ لیکن عربی میں ایسا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں فراہم وحد ایمت و توحید کا انہما جس شدت و ونہادت سے لفظ "تو" کے ہوتا ہے "تم" یا "آپ" سے نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن میں خود اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں خود کو بندوں کا ماحاطب بنایا ہے۔ واحدی کی ضمیریں اور بھیتی ہی اس تحفے کی میں شکل سورہ فاتحہ میں ایسا کہ

سخیدگی و مختکت کے ساقطہ مفہوم ہے اور اسلامی دوستداری کی سچی کی جائے۔ دین اور دنیا دوں کا تقاضا صلح و آتشی ہے۔ نفاق و جنگ نہیں ضرور مأمور ہے وقت میں جب کہ ہند پاک دلوں میں دین اور دلوں کے اتحاد علی ہتھیم اشتریک و تعاون اور یہ جیتن کی حق مزروعت ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ کاش ہمارا خط کرنی مولانا حسین احمد حسن دوچھے علاوہ کل مٹک پہنچا سکتا۔ ہم نے شائع کر کے اس حضرت کو پھر کرو یہے۔ تائی الشکے ہا تحریکیں۔

سوال :- از سلطان جد الاشی کراچی مذکور خواہ خواہ

کافی دن سے میرے دل میں ایک بھی سوال بیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کو تذکرہ کیوں کرو کر بانا لے۔

جواب :-

عقل دلیل تو یہ ہے کہ حضرت کے مقابلہ میں مرد خلماً ضبط و تو انا اور فائق دبر تھے۔ تہذیب حاضر و بعد حضرت کی مسادۃ کا خواہ کتنا ابھی ڈھونگ رچاتے۔ لیکن مردوں کے مقابلہ میں حضرت کی شفیقی کمزوریاں مددوم نہیں ہو سکتیں۔ خدا کو جیسے ایک برتر قوی ترقیت سیم کریا تو انظر نہ مذکور بھی اتنا ہے۔

تفقی دلیل یہ ہے کہ قرآن اور دینی کتب اسلامی میں اذکر علیک شہر عجل اپنے لئے واحد نہ کہ کامی خوبی استعمال کیا ہے۔ لہذا اس کی کتابوں پر ایمان لائے والوں کے لئے اس کی تذکرہ میں درج شک کی کیا نگاہ ہے۔

سوال :- (ایش) فرضت کا شغل

پروردہ کار نے اپنے آپ کو لفظ "تو" سے ماحاطب ہو ناگیوں پسند فرمایا ہے کیوں نہیں یہ پروردہ کار کو آپ سے ماحاطب کرتے۔

جواب :-

مردوں میں ہمیشہ خلاب "تو" یہی کے سچی سی راتی ہے۔ اور دل میں ہے شک جیسی کی ضمیر تم یا "آپ" احترام و تعظیم کے لئے مخصوص ہو گئی۔ لیکن عربی میں ایسا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں فراہم وحد ایمت و توحید کا انہما جس شدت و ونہادت سے لفظ "تو" کے ہوتا ہے "تم" یا "آپ" سے نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن میں خود اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں خود کو بندوں کا ماحاطب بنایا ہے۔ واحدی کی ضمیریں اور بھیتی ہی اس تحفے کی میں شکل سورہ فاتحہ میں ایسا کہ

آئے اپنی کچھ نہیں چلتے دیکھتا اور یا یوس پھر کر جنبداری متنافع پر متاثر ہو جائیسا ہے۔ علاوه از این اصولی حرفاً زیرِ مختصین اور دینی پادرست لوگوں کے لئے ہے اور آٹھ کا کام دیتا ہے جس کے تصور میں اسلامی اصول پر نام ہوتا ہے۔

علام شمسیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان اسلامی کی رکنیت امن صلح سے قبول کی تھی کہ اگر کنارہ کشی یا بغاوت اختیار کی گئی تو قرارداد مقاصد یا اس جیسی کوئی اور چیز پاس پذیر ہو سکے گی۔ اور دنیا پر مست ایں اقتدار پسند دریمان کوئی روک نہ کر سے دالا دیا کر لے۔ مختلف ہم شانے قانون یا مذاہلیں گے۔ چنانچہ اتفاقات شاہیں کہ ہولناک اون ہیں جیسے دیگر مختصین کی جدوجہد سے قرارداد مقاصد میکھائیں اور ہنسی دی چیز عرض دیجیں اگئی اگر تو اراد مقاصد سے قبل الی اقدار اسے کمل مقاطعہ کر کے اپنی آزاد چھوڑ دیا جائے اور بعض خارجی جدوجہد سے متعلق ہو جائے اور بعض خارجی جدوجہد کے ثریاں مجھے نہ کر الی اقدار اندھانیکی کچھ کر گزست۔

یہ حسن قیاسات نہیں بلکہ اس لا اور فوجی منزاوں کے مسلمانوں پاکستانی حکومتوں نے راستے عالم سے حقیقی برقی ہے جہور بریت کا جس طرزِ کارگوٹا ہے امریکا کو جس طرزِ فوج فوج ہے میں بالی جس طرح کی ہے وہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اگر اس باد کی حد تک مولانا شمسیر احمد یا ان جیسے دیگر ارباب عمل و عقد اخلي خواہ ہمیں نہ ہوئے تو پاکستانی حکومان کی خارجی جدوجہد یا رابطے عالمی کو دباو سے قرارداد مقاصد پاس کرنے والے نہ ہوں۔

بہر حال یہ ہماری ناقص طائے ہے۔ سیاست میں ہم زیادہ درک نہیں، نہ پاکستانی سیاست سے ہمیں گھری واقفیت ہے۔ "جماعت اسلامی" ہی کے کسی صاحب علم و خبر سے اس بارے میں

قصہ کرتے ہیں کسی فرضی صورت و معاشرہ ظیہ کا رواج ملتا ہے۔ اگر یہ ہمارا نقیض علم نہیں بلکہ اقتدار کی طرف ملا اس، اجتہادی اوس میں کو اختیار نہیں کیا تو کہیں ہیں آنکہ صوفیاء و رُکاد کو احمد کے علی الرحمہم اجداد و اجتہاد کا حق کیونکر پیش سکتا ہے۔

محضر کے ہمارا دل ابھی دونوں پہلوؤں میں سے کسی بھی بھروسے ملکیں نہیں ہے۔ اور دو لاک فصلیم نہیں ہے ملکے۔

سوال :- (ایضاً) اسلامی کی رکنیت

جماعت اسلامی کے نزدیک کسی اسلامی یا اسلام کی مہمیت کی مسلمان کے لئے اس وقت تک جائز ہیں ہے جب تک کہ دہ اللہ تعالیٰ کی حکیمت کا اقرار و اعلان نہ کر دے اس سے قبل اس کی شرکت ایک مشکل کا ذریعہ قتل ہے۔ عام علماء کا نقطہ نظر

اس مسلمانی پر معلوم ہوتا ہے کہ لی ذاتی ایسی اسلامی کی شرکت کیمیں دیکھایے جائے گا کہ دہان ملکہ اللہ اجرا کریت

اوہ سے ہے، چنانچہ حضرت

مولانا شمسیر احمد عثمانی مر جم نے پاکستانی دستوری کی رکنیت

قرارداد مقاصد پاس ہونے سے پہلے ہی قبول کر لی تھی۔ اور اس کے اندر

جاکر یا است کو مسلمان ٹالنے کی سی کی میکن

جماعت اسلامی کے نزدیک قرارداد مقاصد پاس ہونے سے پہلے نعرف پاکستان دستوری کی جگہ جو احمدی تھی، بلکہ ادنی ادنی سی

ڈاڑست بھی جو امام تھی بلا حدااظ نیت۔ اقا یہ کہ اور تمام معاشری رہائیں مددو ہوں اور وہ مقام آجاتے گے جہاں ہم خنزیر بھی کھایا مانسکتے ہے۔ اس بات میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب :-

ہائے نزدیک کسی بھی اسلامی میں اسلامی مقادی جدوجہد کے لئے شرکت کرنا اصول اجائز ہے۔ لیکن عملیہ ہر چیز پاکوں گمراہ کن مبالغہ پرستی ہوئی ہے۔ ملک اعلیٰ یہ ہر چیز پاکوں گمراہ کن مبالغہ پرستی ہے۔

حکیم الامت

مولانا شرف علی کی شہزاد فاق تصنیف

تفسیر بیان القرآن مکمل

آن بھی مکتبہ تعلیٰ سے مل سکتی ہے بارہ حصوں میں مکمل۔ کامنہ للهائی چھیسانی اعلیٰ پیغمبر علیہ السلام سے درجے۔ تجداد اعلیٰ مسجد درجے۔

آئندہ دیتے ہوئے کہتے ہم ہیں روپے مشکلی بھیجیں۔ جو دی ہی بیت کم کردیے

خانیں سکے۔ منیجر

مکتبہ بیانی ذیلوں بنی صلح سہما پڑھو

(ج- ب)

بدگانی اگرچہ عموماً بیل و برہان سے وہ نہیں ہو اکتھے۔ لیکن

ہم اس سے زیادہ اپنی صفائی میں اور کیا کر سکتے ہیں۔

سوال ۸۔ ارشیخ احمد (دینیہ پرہیز) سود

تجھی کاشمارہ باہت جوں ^{۱۹۶۲} زیر نظر ہے۔ تجھی کی ذاک کا جواب کافی و مصائب طلب ہے۔ آپ کے نزدیک الگ حکومت مسلمانوں کی ہو تو بینک کا سود حرام ہے۔ لیکن الگ حکومت غیر مسلم ہے تو بینک کا سود مصول کر لینا چاہئے اور اسے خروج مسلمانوں کی خروجیات پر صرف کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ جب سود کا بینیں ہیں بالنصرع متعہ ہے تو حکومت کے قبضہ ہونے کی وجہ سے اس کے جائز کے لائق کیا ہیں؟ حربت سود کے مسلمانہ قبضہ قرآن و حدیث کھاف و صرع احکام آپ ہم جانتے ہیں ہیں۔ ذریٹ امام الحنفی من الربووا اتنی کلمتہ موصیٰ ہے کہ اتنا عتاقی تاکید اور فان ہم تفعیل نہ لانا جو حربت من اللہ و رسولہ سے زیادہ شدید و جدید اور کیا جو سکتی ہے پھر وہیت میں تو حضور کالین دیں ہیں جامن نہیں بتایا گی ہے بلکہ اس معاملے کی تتم کا درود نزدیک کا تعلق بھی صریح احرام طیار یا گیا ہے۔ پس اس تدریشی حربت کی چیزوں میں جس لئے کہتے ہیں تو جس کی مزبورت ہے۔ درود خالدہ اس ملت کی تائید ہے جو قدری والائیں کی مزبورت ہے۔ درود خالدہ اس ملت کی تائید ہے جو عذر اور مغفرت پیش کئے جاتے ہیں وہ کچھی ودن نہیں رکھتے۔ خدا ایک بات۔ کچھی جاتی ہے کہ سود کا درود یہ الگ سودی اور اسے کے پس سدا توہ لئے اپنے حرام اور ظالمانہ کاروبار کو تقویت دینے کے لئے استعمال کرے گا۔ لہذا داں سے اس قسم کا لینا ایسا ہی ہے۔ یہی داکوؤں کے اسلوب خاص ہے جس سے چند تھیاروں کا بناں لانا مالاگہ بات تھیں ثبوت نہیں ہے کہ باطل کے پاس اعلیٰ یہی ایک قوت نہیں جس سے اپنے اسے اپنے حرم کرنے کی لگائش کی ہے۔ بلکہ اس کے پاس درست کر بالکوں معدن اور تکے لا گھوں سرچھے اور کام کرنے کے لگائشوں اور ہیں جس کے وہ اپنے سماں خالیے خدا اپ یہی سے پورا کر سکتا ہے۔ اسے آپ نے اسے ایک تھیڑا ذیقت سے فرم دیا ہے کہ سودی اور کیا کہ کی ہو لگائش کی ہے اس سے وہ تو کسی فتنے سے بھی بخوبی نہ چھو۔ لہذا آپ نے اپنے ایک اصول کی صریحی خلاف درزی کر کے اپنے ایمان و اخلاق کو اپنے انقاصان پہنچا دیا جس کی تلافی پڑے ہے جس سے ماڈی فائدوں سے بھی بخوبی نہیں اس مسلمانہ بھروسے لوگوں نے پیمائش کیا ہے کہ سودی ادارہ اپنے فہامت کی

استفارہ کیجیے۔

سوال ۹۔ مادر خیریہ رامپور نامعلوم الام، بدگمانی

تجھی کے سلسلے مطالعے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ حضرات یا تو کسی پارٹی ہندی کی بتاہ پر یا پھر ذاتی افتخارات کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند سے کنارہ کشی انتیار کئے ہوتے ہیں اور دارالعلوم کے موجودہ مذکورین و اساتذہ سے اچھی خاصی خصوصیت رکھتے ہیں جس کو بالفاظ دیگر بغرض و عناوہ کہا جائے تو یہ ہمانہ ہو گا۔ گستاخی معاشر شاید یہی وجہ ہے کہ جو اس آپ کو ان حضرات کے خلاف لفظ کا موقع پر آ جاتا ہے تو وہ بخوبی کر بھرت اس نکال لیتے ہیں۔

اکی طرح جمیعت العلم کے بعض حضرات کے بلے ہیں بھی جناب کار وی پھر ایسا ہی پایا۔ برادر گرم تجھی کی آئندہ اشاعت میں سندھ بالاسطور کا تسلی بخش اور غیر جاسید اور جناب عنایت پر ایک تاریخی ملطف ہی ہو تو در پور جلتے۔ اور دل دو ماخ اس قسم کی شکوہ سے ہدایت ہو جائیں۔

جواب ۹۔

بدگمانی اندھروں کا کوئی علاج نہیں۔ الگ اپ فہرست اندھاری سے تجھی کا غال طاحن اس میں تو بھیس کے کر جاؤ ہیں ہم کو زیارت دارالعلوم سے اختلاف رائے کیا ہے دل اس کوئی نہیں کوئی دینی استدلال موجود ہو گا۔ اسے تو ہم نے کچھی شخصیات سے تعارف کیا ہے زندہ دارالعلوم کے انتظامی سعادلات میں بدل انداز پڑتے ہیں۔ مسائل شرعی ہمیں پائیں گے ہم اس طرزِ اختلاف کو آپ کہیں سوچتا ہے اور عناد امیر نہیں پائیں گے اور وہ احرام کو لکھنے کے ہوتے ہیں جس نے دلیل و برہان کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔ دارالعلوم یا اس کے اساتذہ اور اکابرین سے ہمیں بعض و عناوہ کیوں کہہ سکتا ہے جبکہ کچھار امام سماعتی علم اسی سرچھپہ علم کا وہیں کرم اور امیں کرم اساتذہ کرم کی پیش و عطا کا حال ہے۔

جمیعت العلماء کے بعض اکابر کے بالے میں چار اجرحیری روزی ہے اسے بھی اکی طرح جاری رکاوے اور عناد امیر نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ انداز فکر اور زندہ یہ نظر کے دیانتہ انداز افتخار نے پس پیدا کیا ہے اور خدا ہمتر جانشی ہے کہ چار ایک قبریوں کے اندر تھری نہیں بھیر کار فراہم ہے۔

اختلاف کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی گذشتہ راستے کی غلطی کا درج اخراج
کوستہ ہوتے ہیں اسکے بجائے کہ تیار ہیں کہ سودہ یعنی دین پوری اور زنا
سے زیادہ مرد و مجبوب ہے۔ آج سے کئی سال پہلے یونیورسٹی میں
بے شک چار ایساں وہی تھا جو ہم نے اپنے جواب میں بھی کیا۔ اس
ناظمیاں کا باعث ہماری کوئی کوئی زیادہ انہیں اکابرین کا تھا
و اجتہاد تھا۔ جن کی عظمت و بلندی چاہئے دل میں پہنچی تھی اور اب
بھی ہے۔ لیکن بعد میں بعض اہم کتابوں خصوصاً موسلا نامہ سودہ کی تصنیف
سودہ کے مطالعہ سے ہماری راستے کی سریں بھی کیا ہیں ماننا پڑا کہ
مادلائی فیصلہ کے لئے محض تھنی خس طلاق کافی نہیں۔ بلکہ عقل و استدل وال
سب پر عادی اور مقدم ہے۔ آئین کی قوتوں سے یقین کے ساتھ کہ سکتے
ہیں کہ جن ایساں مل و عقد نے غیر ہیں کی احادیث نظام باطل کو نقصان
چھوٹے کی طبقیوں سے سوچ دیتے کا جواز نکالا ہے۔ اور ایک بدترین نگر
کو کا ذرکر کوت اور شرک سودہ فراںوں کی اڑیں معروف شہزادی ایسے
وہ نیت اور شعور کے اعتبار سے کہتے ہیں کہ دیانت دیہوں۔ لیکن اصول اُ
اخنوں نے خیر متعارف و سمعت مطرے سے کام لیا ہے۔ آپ نے تھیک
فرمایا کہ رسول اللہ صریح اصول اور اسلامی اخلاق کا ہے۔ محض ہموں منفتحت یا
یا حسین تادیت پر اصول کو تربیان نہیں کیا جانا ہے میں مسلمان کوئی نے
ذریعی اصول ہم مسروں کے ساتھ زبان و عمل دونوں طبقیوں کی تھیں
اگر کسی بھی وجہ سے ایک مسلمان کفار سے سورت لئے ہو تباہ ہو جاتا ہے تو
کفار یہ حقیق نہیں کریں گے کہ کون سے وہ اس اساب ہیں جن کی مسما پر یہ
مسلمان اپنے ذہب کی شدید حرم پیش کر تباہ ہو گیا۔ بلکہ یا قدرہ
مسلمان کو اپنے ذہب سے لاپرواں الصور کریے گا یا سود کو اسلام میں چلتے
صور کرے گا۔ دو اونہی صورتیں اسلام اور مسلمانوں کی نیکی ای کے لئے
مفتریں اور کوئی دار کی جو عنفات و صلوٰت سودہ سے انکار کر دیتے ہیں باقی
جا تی ہے وہ راضی ہو جائیں ہیں قلعنا نہیں پائی جاتی۔

سوال ۷۔ اسلام رشاد۔ نڈیا ف۔ و ترقی کی رکعتیں

کیا فرماتے ہیں معلماتِ دین اس مسئلہ میں ہمکے یہاں اک مشتر
مسلمان خدا و ترکی صرف ایک رکعت ادا کرتے ہیں۔ اور بعض تین
رکعتیں ادا کرتے ہیں۔ ایک رکعت ادا کرنے والوں کا یہ کہنا ہو کہ خدا
و ترکی کبھی رکعت ادا کرنے چاہتے۔ کوئی کہ جھوڑنے ایک بھی رکعت
اد کرنے۔ اور تین رکعت ادا کرنے والے فرماتے ہیں کہ ایک رکعت

ذخیری سے جب خودی سودہ نکالتے ہیں تو گویا دشمن خدا ہے
تھیں دشمن سے کچھ تھا لیکن جسرا کہ اسکے چارے سامنے پیش کیا تھا
ہے ملہٹہ اخیر فردا ملہٹہ نہ چاہتے۔ حالانکہ یہ بات صریح ہے کہ سودہ
کا دین دین بالخبر ہے بالرخاد دن مورتوں میں حرام ہے۔

دوسرے امر میں کیا جاتا ہے کہ سودہ کا اکثر دو یہ فریجوں کی جب
سے تھے۔ ہمایا تھیک کا سودہ جعل کیسے اپنی صورتیات پر خرچ کرنے
کی بجائے غریبوں کو دیدیا چاہتے۔ بلکہ ہمتوں کی راستے میں اس روایہ
کو بالکل تھفت کر دینا چاہتے۔ ملا نکریہ سوال کو رد پی کا مصروف کیا ہے۔
بعد کا سوال ہے۔ پہلا اور نہیں اسی سوال تو یہ ہے کہ رد پی آیا کس ذریعہ
سے ہے جب یہ ذریعہ یہ حلال نہیں ہے تو اس سے حلال کے ہوئے
روہیہ کو غریبوں پر خرچ کرنا آخر کوئی نہیں ہے؟ کیا غریبوں کو دینے کے
روہیہ حاصل کیسے کا سامنے حلال ذرائع ختم ہو چکے ہیں کہ ایک حرام ذریعہ
یہی دیغتیا کرنا ہمروہی ہو۔ پھر اس روہیہ کو خداش کر دیتے کی بات تو
ایسی ہیں ہے کہ اس پر کلام کرنے کی کوئی حاجت نہیں اور اس سے زیادہ
ہمیں بات یہ ہے کہ آپ بنیوں کا سودہ غریبوں میں قسم کرنے کیلئے یہی
ہیں۔ ہمیں آپ تینک نہیں ہیں کوئی حرام حلال
ہمیں کا چیز تردد نہیں کوئی حرام حلال نہیں رہ سکتا۔ غرض بنیوں کو سودہ
کو حلال و طیب بنانے والا طرز فکر خدا جو غلط اور نہایت خطرناک پور
کیوں نکلے اس نے تعصیل احکام کی اپیروٹ کو بالکل پورہ کر دیا ہے۔ میدھا
اور صاف طریق کا رہ ہے کہ آپ اپنی رقم بنیوں میں محفوظ ہی کرائی
چاہتے ہیں تو ان کے اس شعبہ سے محاصلہ کریں ہو غیر سودہ ہے اور
اگر سودہ شعبہ ہی سے محاصلہ کرنے پر آپ بھروسہوں تو آپ لپی آہل
رقم ہی سے موقا کار رکھیں اور اس کے سود کو خدا اور رسول کی تعلیمات
کی بنیاد پر ایک نہایت گندی اور قابل نظرت پر کر کر کر اس کے
مزہ پر پھیلک ماریں۔ آپ کا یہ طرز عمل باطل کے مخلاف ایک مسلسل
بنادوت ہے۔ یہ سودہ ادا رہ کی تصورت کا باعث نہیں ہے کیونکہ
یہ ادارہ جس اصل الاصول پر عمل ہے یہ طرز عمل تھیک اس پر ضرب
لگاتا ہے۔ پس آپ کا یہ مدم تعاون فلاد مغلاد دنون طرح آپ کے
اپنے اصولوں کے مطابق ہے۔

جواب ۷۔

آپ نے جو کچھ فرمایا ہم نہ صرف اس کے بھاؤ درست نیکا

مانس تو ان کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ رہیے۔ اور آپ اپنی تین رکھات ادا کئے جائیے۔ ایک رکعت کے قابلِ اگر ہم اے جواب کو دیکھ کر بطور تحریر قرایب مکمل تحریقی علی مدل خواہ، یعنی کی سمجھاتے گئے اگر لذت گیا تو تم اپنی سپے سماں تھی اور نقص علم کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگر وہ دیانت داری کے ساتھ فتحی اور فتنی دلائی سے اپنی رائے پر بنتے کہ تباہ ہوں تو مالمیری ہو رہی تھا را اور دیگر کتب مذاہدی سے جم عمارت کا اتنا انہار لارکئے ہیں کہ ایک سفل کھا پھر تباہ ہو جائے۔ کتب احادیث سے اتنا معقل اسلام دلال کر سکتی ہے کہ سلسلہ کا ہر گو شد واضح ہو جائے۔ میکن ہمیں حکوم ہے کہ ایسا کارنابے سمجھ ہو گا۔ لوگوں میں بالعموم اپنے حقانہ کے لئے صند اور بہت ہے خلوص اور طلب حق نہیں۔ وہ دوسروں کے بہترست ہے تردد اگلی پر اپنی مفلحی کا احساس اور اعتراف کرنے کے وعزم تزید و تعظیط کی افسوسی لگ جائے ہے۔ اور متفقون دلائل نہیں تسب بھی بوجگس اور بے تہہ با توں سے بادست کو چھاکر جھٹکئے اور فتنے کی سکل پر اکر نہیں۔ ہمذاشیر اسی میں ہے کہ بحث و مناظرہ کے عرصہ تحریری کا موسیکی بہر توجہ دیکھئے اور اپنے پیری میان و اخلاق کو سناواری۔

سوال:- ارجمند الحفظ آپنے ہندو پور **غلطیات** گذشتہ مامکے جملی میں پورہ کے نکاح کی اہمیت میں ورقانی ہیت دیج گئی ہے، شاید کتاب ماحب کی بھول سے آیت کا کچھ حصہ چھوٹ بھی لگی ہے اور اخیر میں ہفت غلطیات بھی رہ گئیں ہیں۔ اہم اس سے تردید نہ لگا اور اس سے کہ اس ماہ کے پہ پیس اسی تصور نہیں۔

جواب:- تھی درحقیقتاً ہے۔ ہم صون الفاق سے کتابت شدہ دیوبند رو گینا اور پیسیں ہیں اس سہو کا علم ہو۔ چنانچہ فرمی طور پر کسی "بڑا چلتے" کتاب سے دوبارہ لکھو کر بلا صحیح شامل کر دیا گیا تجہ آپ کے سامنے ہے۔

سوال:- اذین سید - جاسی - اُزو ولعب کی کہدی، والی وال، نٹ بال، کیرم بورڈ فیر کا مکہمتا عین اس سے کہ ان سب کھلوں میں ہا رحمت ہے نا ہا رحمت ہے؟ اور باور دیکھ ان تمام کھلوں میں رقم کا لین دین و فرم و کچھ نہ ہو ان کا حکم حرام ہے؟ مع وال جاٹ سفل لکھ۔

کوئی نماز ہی نہیں ہے۔ اہم امہار 1 یا ایک رکعت نماز ادا کرنا بالکل فلسفے۔

مولانا صاحب آپ سے سوال ہے یہ کہ ایک رکعت ادا کرنے والے مطلبو پر ہیں یا تین رکعت ادا کرنے والے مطلبو پر ہیں یادوں کا اور اکرنا صحیح ہے۔ آپ ہمیں بے لاگ ہو اب دینے والے علماء سے سوال اس سے کیا جا رہا ہے کہ ناہر و ترکی حقیقت کو ہمیں کوئی مسلمان بھائی ایک دوسرے کے فعل کو پڑا سمجھیں اور ایک دوسرے کے سمجھیے نماز ادا کریں اور اتفاق بھی قائم ہے۔ اگر دلائیں ایک دوسرے کے مخلاف ہوں تو سارے خدا و اخی طور پر بیان فرائیں تاکہ ہم کو پورا اطمینان ہو جائے۔ یہ سوال حق بات جانتے کیلئے کیا لیا ہے۔ مذاہدو بازی کے لئے نہیں کیا گیا۔

جواب:-

تحریق اندھے کے جزو ہی سماں میں ہم نے تفصیلی جواب دیتا۔ قریب غربت ترک کر دیا ہے۔ یہ کہ اس میں خیر خدا و الہام عمل بخشیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جو صفات ناظرین کے دینے دینی فائدے کے لئے دعفہ پر طور پر سمجھنے لگنے کی نذر ہو جاتے ہیں مسلمانوں کو زوال دل اخلاق اسکے دیگر ماذہ کے علاوہ ہم اُن کے جزوی اختلاف اور باہمی مناظرہ بحث کی غیر مدل مادت کو بھی ایک قوی سبب بھجتے ہیں۔ چنانچہ اس کو گواہ ہے اس باہمی اختلاف کی روشن ہی سکر مسلمان اپنے اس معرفت و منزل سے دور بچا پڑے۔ اور جن توں کو توکیسی بخش شدہ مفت ملن اور اعلادین میں صرف ہونا چاہئے صادہ آئین باہم برادر وحدۃ الوجود اور غریر خدام میںے مناقشات ہیں بحکم گئیں۔

تمام آپ کا سوال ہو نکسہ زمینی ایم ہیز سے متعلق ہے اس سے مختصر اور ضر کر دیا چاہئے ہیں کہ حق و قیاس کی بسطگو ایسی و ترکی تین رکھات ہے۔ ایک پہنچیں۔ امت کا جامع اس پر ہے۔ صفاہ اور ائمہ کا عمل اسی کا شاہہ ہے۔ تقدیر اور تکریسی کے حق ہیں میں بیکن ایک رکعت کے قابیں بھی چونکہ اپنے قول کی بنیاد فتوی و منصب پر ہی نیکتہ ہیں اور کوئی وجہ ان کی نیت پر تکریس کرنے کی نہیں اس سے اس سے جنگ و جدل اور بحث و مناظرہ اختیار نہیں۔ مثاً موقوف ہے نہیں اور مقدوریت کے ساتھ سمجھائے کی اکثر شرکتے۔ بھروسی اگر

جو ایٹھ :-

حر کھیلوں پر عوام اور عادتاً جو نہیں کہلایا جاتا ہے میسے ہاں کی
کوئی دغدغہ وہ مطلقاً حرام نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت حرام
ہو جاتے ہیں جب ان کی شخصیت کسی فرض وفا جب کے تراکا سبب
بن جاتے یا ان کے ذریعہ پیسے کی ہار جیت کی جائے یا ان کو بذریعہ جاتا
اوہ بطور پیشہ اختیار کر لیا جاتے ہے۔

یاں عن جملوں پر عوام اور عادتاً جو کھیلوں کے میسے تاں
چوتھے دغدغہ وہ مطلقاً حرام ہے۔ خواہ مذکورہ امور میں سے کوئی قید
پائی جاتے ہے۔

بعض اپنی علم "ہوا رعب" کے مصنف میں لاگر مالکی جو کھیلوں کو

کی گئی ہیں، کئی دینی حدود میں یہ کتاب داخل درس ہے
اور خدا کے فضل سے جو حد انتہی ہے پوچھا رہی ہے۔

تین حصوں میں کل قیمت درود پر چھ آئتے۔ مثلاً تین مکالم
ہر حصہ اک الدینی طلب کیا ہا مکنستہ۔ حملہ قل ما حصد و مکالم
سوم در

میزان الحقوق

والدین کے اولاد پر اولاد کے والدین پر۔ یہی کے
شہر پر اصلی گورنمنز و اقارب کے ایک درستے پر شرعی حقوق
کیا ہیں؟

اس کی تفصیل "میزان الحقوق" میں ملاحظہ فرمائیں قیمتیں

مضامین موج لانا سید سلیمان نڈھی

۳۹۲ صفات پر مشتمل ہوئے مسنون سید سلیمان نڈھی کے غاصل المقصود
اوہ ترکیات الامراضیں کا یہ بروکھیلی فرمست میں مطالعہ کی جیزے ہے
میں اعلیٰ درجہ کے سلاماتیں پیری مظاہریں گیا تھی تو قی ایک ثابت
ہیں پر دینے لگتے ہیں قیمت فیض تقدیر پاروپے دبلڈ پاپھر دے پے۔

قرآن پر وترجمہ

پندوستان کے د مشہور بزرگوں۔ شاہ رفع الدین
اندر مولانا اشرف علی حنفی اللہ علیہما السلام کی ترجمہ ایم المطلاع کراچی
کے بلند مقام پر کتابت و طباعت سے کون ماقف نہیں۔ قرآنی تن
کے درمیان دونوں ترجمے جو ہیات صفائی اور خصوصیت سے
ملکے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے کتابوں کی آمدیں ڈیواریوں
اوہ سکوں کے فرق کے باوجود یہ نے گوشش کر کے کہ نہ
منگانے زس۔ شاکیقین جلد توجہ ہوں۔ بدیہی بلکہ کوئی اتفاق دے پے
ناہے۔ بلکہ اعلیٰ اگر وہ روپے۔

تاریخ الاسلام

آپ کے پھوٹ کے ابتدائی تعلیم کی بہترین
کتاب۔ جس میں اہم ترین دینی امور اور دشمن اسلامی
تاریخ کی مختصر تفصیلات۔ عالم ہم اور دشمن ایذازیں درج

جو اہر پا سے

مُحَمَّد نَبِيٰ حَمْدُهُ آزادِ فَقَاسِیٰ ذَلِیٰ

شاہ کار

سمو پر دنیہ کا کوئی

ترقوں کے دور کا عجیب یہ شاہ کا ہے
عجیب یہ شاہ کا ہے ترقوں کے دور کا

خدا سے بھی کثیف تر لطفت ہبادا ہے
خدا نے علم و قدر ہیں خدا ہی طبادا ہے
لباس شاہ پر تیسیں گان سے تارتا ہے
جلوس امن و ملک کے صلائے کارزار ہے
خمر دلی ملٹن ہیں جنوں بھی دلکار ہے
غیالِ غب و بندگی دراں اورلہ پا ہے
زندگی کی راہ پر حیاتِ گرم کا رہے
رہیں خون آبرد بہار لارڈ زانہ ہے
کمالِ ظلم و جور کا حسین نام پا رہے

حسین نام پا رہے کمالِ ظلم و جور کا
عجیب یہ شاہ کا ہے ترقوں کے دور کا

اندگی ختنی مختصر بردا تھی ہیں دنیا وہ مشیر ہو کر تھے۔
عقلمند ہوں کر پول تھے اور یقین فہلوں کو سوچتا ہے۔
تہائی تھے زیادہ کسی مال میں امن نہیں۔
مالدار کو کن حاکم کو طمع جہان کو کھا ہی۔ خاہد کو فرور اور سسی کو
افکوس خراب کرتا ہے۔

بات الگچی تھیں۔ لیکن تیرتے زیادہ ذہنی کر سکتی ہے۔
عفونیا و صب قربت تو اپنے ہادی صب قربت اور جگنیا و صب
عادت ہاں مردی ہے۔

پاداش خطا کا نام تھر ہے۔ لیکن اس سے بھی فکھ کو ہر شاری
کے عجیب کیا ہاتا ہے۔

جس انسان ہیں جذبہ جست ہیں اسکا درجہ داد ددم بنا رہے۔
دنیا کی کوئی وقت انسان کا سر نہیں جھکا جکتی۔ مگر وہ اپنے خود کا ہے۔
مگناہ اگرچہ نہ ہر نہیں لیکن زہر سے زیادہ ہلکا ہے۔
بیوقوف اور مغلنڈ کی۔ امیر اور غریب کی۔ تدرست اور سیاری جہاں
اور لوزٹکی۔ شریف اور شرمن کی۔ قائم اور غادل کی رسمیا ہمکو ہے لیکن
پاسیہ دار نہیں۔

عالیہمہ علی کی محبت دل سے ملتی اسلام نکان دیتی ہے۔
گراہاہ درسر، کونیک دیکھنا ہے تھیں تپید فوریک، بن جائی۔
محبت کی تھی فردت ہیں بھگتی، اصلہم دل کی تیزیست ہیں
بھوکتی۔

ذہن خلاص مطلق ہے۔ صفاہ اگر نہیں ہے تو دنیا کی بریش کے
 مقابلہ ہیں قابلی پسند تریجھ ہے کہ وہ خلصہ کا عمل ہے۔

ایک دو ماں کے قسم ہوئے کے معنی ہیں کہ خود کا دعید
بھی حسباً۔ لیکن حورست اور زیادہ وحشیانی بھاجا۔



صحیح بخاری شریف اردو مکمل

چھائٹک ہیں علم ہے اُسی کا کتاب بعد کتاب نہیں اور قرآن کے بعد سب سے زیاد صحیح کتاب بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ آج تک کہیں شائع نہیں ہوا۔ پہلی اور نایت مبارک کوشش ہے جو اعیان المحدث (گراچی) نے کی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں فاروقی کی پیلس اور قابی احمد اور ترجمہ۔ پاکستانی طباعت دو کتابت سے اچھے منیر کاغذ برآپ "مکتبہ تحریقی دیوبند" نے مکمل کر کے ہیں۔ تین حصوں میں مشتمل ہے۔ جن کی جوئی قیمت صرف جو ہیں تو رسیدے ہے۔ بلکہ کوئی ترین جلد متن انسش روپے۔ بلکہ اعلیٰ دریں جو ہیں تو پہلے دو حصے الگ ہیں طلب کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں فی حصہ ۱۰ روپے قیمت ہو گی۔)

موطأ امام مالک ترجمہ (عربی مع اردو)

ہوتی ہے کہ اُج تک اس خوبی سے اس کی کتابت و طباعت کا حق ادا ہوا ہو گا۔ صفات (۲۹) کا خدا اعلیٰ گلگیز۔ ہدیہ بلا جلد بارہ روپے

حوالہ اسال نام مالک نہ ہر کوئی پر کوئی کوئی نہیں کرو جاؤ اس سے اتفاق فرمائے۔ مسلم کے نئے مرتبا کیا۔ یہ کتاب اصل افریقی ہا افرانی، اور اس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ حسید الزبان سعی ضروری فوائد۔ اس صورت کے ساتھ طبع

بلکہ کوئی ۱۰ روپے دیجدا مصلحت پذیرہ رہے۔

۶۔ بہزاد سے زائد احادیث نبوی کا بیش بہزاد خیرہ۔ یعنی صورت کی اکنالوں بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابو حادیہ۔ ابہ ماجر۔ نافی۔ محدثان میں سنت امام مالک امام شافعی۔ یعنی اور وارثی کا مطر۔ اس کتاب میں شکوہ عربی کی تھام احادیث کا مکمل ترجیح ضروری تشریفات کیا گی ہے۔ اور حاشیہ پر بھی عنوانات قائم کر دیئے گئے ہیں۔ وجہوں میں کامل ہے۔ کافہ اعلیٰ

گلگیز کامل۔ ہر بلا جلد سو روپے دیجدا کوئی ۱۰ روپے دیجدا اعلیٰ بیش بہزادے۔

ضروری لفڑی:- ہندو پاک کے دریان وہی۔ پی ادنیا وہ زر کی بندش کے باعث کتابوں کی اندرونیں اس اقدار میواریاں ہیں کہ نہیں کہا جاسکا کہ کتب کا ارڈر کتب تیلیں ہو۔ لہذا شایقین اس موقع سے جلد از جلد فائدہ اٹھائیں۔ کہ اس وقت مکتبہ تحریقی نے کتب فریم کر لیں۔ تھم ہمارے پر خیر مدد اسکا رکھا شکار ہونا پڑے گا۔

جنہیں کا پست ہو

مکتبہ تحریقی قیویند۔ ضلع سہار پور جو پی

حضرت اُن بن لک رضی اللہ عنہ

اوہ مولانا زر جمن قاسمی

التفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت سے اور
جس دریے تھبڑائے اور کئی نہ اُنس اُنس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ہے ہیں، لیکن اپنے نہ دنالادھ فاتحہ، بلکچکے
کسی کامہ کے لئے بھیجو یا ادھو یا یک دیوار کے سامنے مکھی سے
ہو کر انتقال کرنے لگے، جب حضرت المسیح کام سے والبس ہوئے تو
اپنے بھائی اپنے دولت خانہ تشریف لائے۔

اس دن تھوڑی بچپنہ میں حضرت المسیح کو بہت جو بھائی
تھی، ماں نے سبب پوچھا تو سارا واحد بیان کروایا، ماں بھی
شاید یوں ہمی بہاہ کرے گا اپنے بچپنے لگیں اپنے تباہ کا کام تھا، میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماذخاری کی بات کہی تھی، اس نے
حضرت اُن بن شاہ مان کو بھی بتا پہنچنیں کیا، ماں اس امانتو کی
سے بہت خوش ہوئیں اور بیہت شاباشی دی۔

آنحضرت اُن بن لک فرمائی حضرت اُن بن شاہ مولانا زر جمن
لے کر حضور کی قدامت ہیں ماضی ہوئی تو عرض کیا کہ یا ہے دوں اللہ
دیہر اڑ کا ہے اپ کی حدودت کرنے کو ہے لے ۲۱ یہوں، اس کو
توبوں فرمائیجئے اور اپنی حدودت کریں کی اجازت دیدیجئے اور اس کا
لئے دعا فرمادیجئے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غاص
طوب پر کرم فرماتے ہوئے اور اُنس کے سر پر اپنا شفقت کا ہاتھ
بھیرنے ہوئے فرمایا اللہ ہم، اکیز مالک دو وکلہ کا و
بکار لکھتھیئے اخْلُلَهُ الْجَبَّاتَ یا الشناس کے مال اور
ادل اکوڑھا اس میں برکت عطا فرمایا اور اسے جست ہیں
دا حصل کر۔

بنی بزرگ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت بیوی اور بیٹی
صحابیوں میں سے ایک بھائی حضرت اُنس رضی اللہ عنہ بھی ہیں
اپنی بچپنہ میتوڑہ میتوڑہ میں ہوتی۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملک سفر سے جو بیت کر کے
وینے منورہ تشریف لائے تو اپ کی والدہ حضرت اُن بن شاہ میں
لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس بچپنے کی اپنے کی
حدودت کے لئے لاتی ہوں اسے قبول فرمائی اسے اس بھائی دین
دین میں عرت نہیں، چنانچہ اپنے ان کی رخواست قبول
فرمائی، سرپر صفت شفقت پھرستے ہوئے دعا نہیں اس اور
خدمتے ہمارا کہ میں بچپنے کی امانت دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اُن بن کی گردیوں پر اس کی
تھی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مہبہ باقی کا بتاؤ
کیا کہ ان کو گھر سے ریادہ ۲۴ مارچ احمد صاری و نندگی اس نادت کو
یاد کرتے ہے افرادتے ہیں کوئی نہیں نے دس سال لگاتا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدودت کیلئے اتنی طویلی مدت میں کبھی مجھ پر
کوئی سختی نہیں کی، اور نہ یہ فرمایا کہ تم نے قلاد کام ایسا کیوں
کیا، ایسا کیوں دکی، کچپن گی جو سے کبھی کبھی کوئی میں لگ
جائتے ہیں اس پر بھی آنحضرت خفاظ ہوتے۔

عادت تھی کہ فخر سے پہلے حدودت میں کہ میں حضرت
بہو جائے، دیہر کو تھوڑی دیر کے لئے مگر واسی پھر حدودت میں
حاضر پہوچاتے، ایک مرتبہ دیہر کو اپنے مگر ہوا رہے تھے کہ
کچھ دیہر کے محلہ رہے تھے، یہ بھی خدا شر دیکھنے لگا، کچھ دیر کے بعد

و جگ حالی میں صیادا کو ناکرستھے خوش عالی ہے اس سے زیادہ الشر کی بندگی کرتے، اور اس کی عنایت میرزاں کا شکر پر وقت ادا کرتے ہیئے احضرت اُس شیخوں ہی سے رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں رہتے، اول دیک عرصت کی صحیح و قاذفیت نیض عامل کر فرمائے تھے، ان کی عبادت اور زید و لفظی کا کیا کہنا رسول کی خدمت اور یہ شفت کی ماضی خود ایک مستقل

عبادتی خوشی سے حضرت اُس کو ایک بڑی مدت تک اس کا موقع ٹا۔ خدمتی خوبی کے علاوہ اسلام کی ترقی کے لئے بھی انہوں نے بڑی جدوجہد کی، چھوٹی بھرپوری سے وہ میان جگہ تک جانشینی کرنے، اور مسلمان کی حقوقات و صورتی کے لئے اپنی حان کی بھی پروارہ نہیں گھرستے تھے، اس کے ساتھ عبادت و دعا صفت کا یہ مال تھا کہ فرازیں سے فرائیں ہو جاتے تو ان فرائیں شرعاً کرتے اور اس میں قیام اتنا طویل فریباً کہ دونوں پروردیں جس دم آجائیں، اکثر شدت و درم سے بھیت جاتے اور ان سے خون بھکن لگتے۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت اُن شیخوں کو عشاء کے درمیان اتنی عبادت فرمائتے ہیں کہ تم اس کی طاقت نہیں بنتے تمام اس توبہ، دل بھی اور شروع و خصوصی کیسا تھا پہلے خدا کو دیکھنے والوں کو دیکھ آتا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُس کی سب سے دس سے ریا وہ انکفرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائی سے مشاہدہ رکھتی تھی۔

علم تسبیح عبادت و دعا صفت کیسا تھا حضرت کی سب سے حضرت کی سبیح انس کا علمی مرتبہ بھی بہت بلند تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک ہیں وہ سال پہلے اپنے تعلیم دیتے ہیں کہ اس لئے اپ کو قرآن مجید کے مطابق ادا کو ادا نہیں کیا جائے اور اسی حقیقت کی، اپ نے اچھے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا، رسول اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں کو بتائے، اپ کی زندگی ان کے ساتھ پیش کی، اپ کی پہنچیں اور سعیں ان کی پہنچیں اس کے بعد اپنا ہمہ ایسی آنکھوں سے اس زندگی میں رجھ کچا ہوں، یہوں کیا، اپ کی ثابت اسی علم سے اچھا علم پھیلاؤ، جانی تو تمام دو صہیں ہیں اسے احادیث اور روایات پر کشیدت لفظ کی جاتی ہیں،

حضرت اُن شیخوں میں کوئی کی دھمکی پر بکت تھی کہ میں خدا کی دھمکی میں مال دو، دوست کے کاڈی نہیں ملتا تھا، میراں کا باغ تھا جو سال میں بھکت ایک اپنے پستان کے دوبار پھینا تھا، میں ایک بھول رہیاں تھی تھا جو حمل کی طرح ملکہ تھا، احمد ایک العادیں اپنے جوست میں سمجھے جاتے تھے اور اپنے خوشی اور قدرتی ایک عالیہ انسان فرماتے اور اسی کا عالماء باندھتے۔

مزاح میں نخاست تھی خواک خوش خالقہ اور طفیل ہمارا کرنی تھی جیسا تھا اور شورہ کا استعمال فرماتے، کبھی کبھی گوشت میں تکاری کا اضافہ کر دیا جاتا، اپنی طبیعت میں جو کوکھ تھا اپنی یہاں کیزی گی اور نفاست تھی اس سے بہن ہیں کاظم پر بھی بہت اعلیٰ تھا، اسکا قصور بھی جبل پہاڑی کے طبقہ ہے۔

ایجادی سے با پرچم جگہ کرتے، اپنے ایک شاندار بغل بڑا یا تھا اس کے قریب ایک بیش بارع تھا، جیسیں خوبصورت و دخت بارع طبع کے پھول اور خشنکا کیا ریاں تھیں بھی، باع کا ہے کہ تھا اچھا خاصہ جنت کا نام نہ تھا۔ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دھمکی پر کہتے ہو افراد تھا کہ جنت کے علاوہ دنیا میں بھی ایک جنت دے رکھتی، لیکن اتنی دھمکی زندگی کے اعلالیں اپنی بھائی کے بعد رسول کی بیعت اور خدنگی کی ہبادت میں ذراہ برادر فرقہ درپرداز ہمیشہ رسول کی بیعت دیں رہی ہیں اور قدیمی ہبادت کا دلیل اس کی دعوت دل میں دل دلکھتا، دل دل یا دعا صفت بیکار دل دل کام میں لگھتے ہیں دل یا رکی یا دمیں ہیں کے صحیح نہ رہتے تھے، وہی اللہ تعالیٰ نہ نہ نہ۔

ولا اکیل اللہ تعالیٰ نہ بہت دی تھی اپنے فرمائے ہیں کہ میرے صلبی سے اسی بڑکے پیدا ہے اگر تو کوئی کوئی شمار کر دیا جائے تو شمار سروسوں کی تعداد جاتا ہے، یہ سب اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلماں کا صد صد تھاں، اکثرت اور ادا دار خوار ہے، ان تیس وھاؤں میں سے دو کو پورا ہو سہ ایسی آنکھوں سے اس زندگی میں رجھ کچا ہوں، اب دھماکے تیر سے خیسی بھی خلی جنت کا استھان ہے۔

عیادت مال دوست کی دیواری تو گور کو فدا کی یا بیٹ غافل جادوی تھا ایک صاحب بکری شام کا سال تھی اور تھا

دو گوں کو سخت الکلینت تھی، پہنچنے والیں نہ ہوتے کی شکایت کرنا تھا، قلوچ ہوا سختیہ بیٹھا تھی، کسی لوں کو اچھی بھیت اور ان لوں کی تکمیل تھی، ہاؤز پیاس کے مارے دہان کھلانے پھر کرتے تھے، غرض الشک ہر غلوچ گرمی سے ڈپی رہنے لگا سخت ہیں۔

ایک شخص ایسی حالت میں ہانتا کاپتا، یا اور حضرت المسیح سے گردی کی شدت اور بارش دھونکی شکایت کی، حضرت ائمہ الحشیش و خوشکیاں جیگل کی طرف تھے، وہاں پہنچنے کی وجہ سے، خداوند حی او ما شر کے دہان میں لوگوں کی پریشان عالی اس طبقہ کی بھروسہ کیا، حضرت مولانا عزیزی اور جو فرمائی اور جو کو اکار عرض کیا یا اذن الحامین لوگوں کی تکلیف دور فراہم احمد عین سیرا بکر، پھر کیا تھا تھڈی جو اتنی چلتی گیں، وہ یائے رحمت میں بوس ہے اور بادل جھوم جھوم کر اٹھے اور جو خود شرمن کے ڈس نام جل تھی ایک کرو دیا، لوگوں کی پریشان دُور ہوئی اور سب سے اللہ کا شکردا کیا۔

ایک لا محمل تھا کہ دات کو جب قوانین شریف پڑھتے اور ختم ہونے کے قریب ہوتا تو تمہارا جھوہر دینے اور منع اپنے نام اپنے عیال کو جمع کر کے ان کی موجودگی جس ختم فرماتے اور سبکے لئے دین اور زیکر سفرخود فی کی معاشرتے۔

قریب حسماں | آ جبل علی ذوق اور عبادت و

ریاضت کا مشوق رکھنے والوں کی محنت ہا اطہر سے خدا بہوتی ہے لیکن صاحبہ کلم کی بیخالت دھنیاں ایس تو ساری دشیاں میں القاب کرنا تھا اس لئے ایس دل و دماغ کے ساتھ اپنے جسم کو عجیب مضبوط اور قوی رکھنا تھا۔

حضرت انسؑ بھی، اپنے بزرگوں میں تھے، وہ جس طرح اپنے علم و فضل اور بیکی و بیرونی کا ریشم شہزادے اسی طرح اپنی محنت جنم لی، قوت اور محنت اور جفا کشی میں بے لکھ رکھتے تھے اور اسی کا تراشوق تھا، اس میں ایک بڑی مہابت حاصل تھی، انشاء خوب لگاتے تھے، لوگوں کو اکثر تیرنالہی اور دلوف کی طرف کوچھ دلاتے تھے، مگر وہ کی سواری اور فن سے گردی میں اپنا بیساں نہیں رکھتے تھے ایک اس قدر دلاتے تھے کہ ایکبار

الہیں میں اپ کو بھی شاہ کیا جاتا ہے، صاحبِ ست اور فن بھٹ کی ویچھے عتیر اور مستند کی لوں میں ایک بھاری سے ناگہ حوشیں اپس سے متقول ہیں۔

صحابہ کرام کی نظر میں | شیعہ کو شیعہ ۱۱

اس سے فائدہ اٹھاتے تھے، حسنیت اور بکریت، ضمیلی طبع کو اپنی خلافت کے زبانہ میں ایک ایسے تاجر کا رخصن کو ہوت پڑی جس کی اسلام پر مگری نظر ہو، تاکہ اس کو بھروسہ کا افضلی بنائے بھی سکیں، تو ادا نصاب حضرت اکنؑ پر بھیزی اور سوچ سے شورہ کیا، حضرت مولانا عزیزی اعنی پر زور اضافہ تین تائید کی، چنانچہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام اور حجاج بکہ مشورہ سے حضرت انسؑ علیہ السلام تھا اور اسی خواہش اور حجاج بکہ مشورہ سے حضرت انسؑ علیہ السلام اعنی احمد کو بھروسہ کا افسر بنائے کر دیا تھا، وہاں پہنچ کر آپؑ ایسا حقول انتظام فریبا کیسی کو کوئی شکایت نہیں دیا،

کہ فی سب خوش اور من فاماں سے رہے۔

خلیفہ اول کے بہارک تماذہ کے بعد جب ملینہ ثانی، میرزا علیین حضرت مولانا عزیزی کا دادا یا پاپا بھرہ فالوں کو تعلیم و تربیت سکھانے ایک بڑے اور عہدزدگی کی مہروں تھے جویں صحابہ کے استاذ تھے مجع میں ان کی نظر بھی حضرت انسؑ علیہ السلام تعلیم اور فرمائی پر ترقی، چنانچہ اس ایم خدمت کو اکنام دینے کے لئے حضرت مولانا علیہ السلام اعنی اپ کو سخت کیا اور بھرہ رفاقت ہوئے کا حکم دیا، اس فرمان کے مطابق اپ بیسر و تشریف لے لگئے اور آخر دم بک و جین لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت مولانا علیہ السلام کا استاذ بڑے کام کے لئے حضرت انسؑ کو منتخب کرنا ان کے بہت بڑے علم، فضل اور فیرمہوںی قابلیت کا ثبوت تھا۔

خدال کے ہاں مقیولیت

حوالہ اعنی جو تک فدا کے مقابلے بندے اور ماس کے بیوالے کے پیارے عمالوں میں سے تھے اس میں آپ کی دعائیجی اللہ تعالیٰ فرما تھا اسے ایک بارگی کا زمانہ تھا، موصی سے بارش نہیں ہوئی تھی۔

اور ظالم را دشاد بھی آپ کے اثر سے کتنا گردتے رہتے تھے اور ان کی فلسفیوں اور فلسفہ و قلم کے خالی کرنے والے لاکھیں سے آپ بھی بہت چرکتے تھے، وحی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امن حضرت کی صبحتیں

حضرت انسؑ رسالت کو مل کی خدمتی مبارک
میں رہے، آپ سے بیت سی نانی پس کھجور اور اور تواروں پر حصہ مل
کیں، حدیث کی کتابوں میں اس طرف کی بیتیاں باتیں درج ہیں،
اس حضرت پر خصوصیں جیسا کہ جگہ پر میں شریک ہوئے اور اپنی طاقت کے
مطابق جہاں کو فرائض الحکم دیئے اور تواروں کے سایہ اور تواروں
کی بارہ سو بھی امن حضرت ملک اعظم علیہ وسلم کی خدمتی کی۔

حضرت انسؑ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کی اشیاء سے
فرمایا ہے کہ جو شیخوں میں تین باتیں پائی جائیں، اسے ایمان کی
لتوت حاصل ہوئی۔

"الثواب رسول میں اس سب سے زیادہ محبت ہوا، ایمان کے
بعد کفر کی طرف جانا اسے ایسا معلوم ہو جیسے میں اس میں لا الہ احبابی
ما شرکی بفاطل احوال میں سے بحث کرے:

"جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو پیغمبر سے خواجات کر لے،
مسجد و مسجد نے کر دکتے کی طبع پا تھے دین پر دعیا ای صافی
سید حق کو کوئی کوئی اور سمجھدہ پورے طور سے کرو،
آسانی پیو اکر د شواری د پیل کرو، لوگوں کو تسلیم و دہنیں
نکرتے پڑیا کرو، اپنے امیر کی اطاعت کرو، ایسیں بھیں بغض و
حسد نہ کرو، تعلقات فائدہ کھو پڑیں پھر بھیج کر جانی دچاہو، اپس میں
بھائی بھائی بن کر رہو، اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے
ستھن پرستی پڑت۔

حکیم مسلمان کے لئے چائے نہیں کہیں کہیں دن سے
زیادہ اپنے بھائی سے ناراضی رہے۔

"اگر ادی کے پاس وادی بھراں چاؤ بھی وادی
وادی کی بحث کرتا، وادی وادی جانی تو تسری کی بحث
کرتا، ادی کے پیٹ کو تو حرف ہی بھر کرکی ہے۔

حضرت انسؑ عنی کی فرایک سال کی
وقاست [عنی]، ایک بار اپنے فرمایا کہ اب تما وہ جانی بھروسے
دوں قبیلوں میں بیت المقدس اور فرانکوں کی طرف مسم کر کے

لپیٹے ماقبلیوں کیسا تھا دہلی ہلکا رکخ گوش
کو بکھر لے کر نہ رہا، تمام ساٹھی تھک کر پیچے، لگے لیکن
حضرت انسؑ برادر تیر قفاری سے دلستے رہے بیہاں تک
کھسپر گئے، کو بکھر لیا۔

آمن حضرت ملک اعظم علیہ وسلم کی اشیاء

حضرت انسؑ فرماتے تھے تو جہاں دوں میں شریک رہے
پھر پر اگرچہ جہاد فرض اُنہیں تھا حضرت انسؑ با وجود کسی بھتے
کے حضور کیسا تھا جنگ پر میں شریک ہوئے اور اپنی طاقت کے
مطابق جہاں کو فرائض الحکم دیئے اور تواروں کے سایہ اور تواروں
کی بارہ سو بھی امن حضرت ملک اعظم علیہ وسلم کی خدمتی کی۔

ظالم اور جاہر بارادشا کے سامنے حق بات
حق گوئی

اپنے دوسرے دوسرے سے دوڑنا بہت بڑا جہاد ہے، اُن
جنگوں کی جنہیں صیحت بھی کر سو لئے ہوئے، برتر کے سی کی بڑائی اور
عملت کا اثر دل پر نہ پڑتا تھا، اور بالا بھیک سب کے سامنے تواروں
کے سایہ میں حق بات کہدا رکھتے تھے۔

حجاج بن يوسف جو محبذا الملک بن مردان کے زمان میں گورہ
خقام اور اپنے ظالم و قلم میں جواب نہ پختا تھا، اکثر جھاٹی اور بیز بھان
دریں کا خون ناچن اسی سکے ہاتھوں ہوا، اسی ظالم حجاج سے ایک بار
حضرت انسؑ کو پہنچنے شاہزادہ باریں بلکہ بہت ہی بحث کوست
کہا اور اس نے اس افاظاً مستعمال کئے اور توہین کے خیال سے اپ کی
گورہ پر ایک بھر بلکاری، جیسا کہ دس دن میں قاعده تھا حضرت
آنہ میں واقعہ سے بہت خفا ہوئے اور توہین ایک خط علیہ الملک
بن مردان کے پاس بھیجا، جس میں حاجاج، کے ظلم کو اور اس عقوبے
کی بہت ہی شدید دلیل شکایت کی جسکا یہ اثر ہوا کہ محبذا الملک
توہین کی طبق تھا کہ نام مردانیکا درجت تسبیح و تادیب کی اور
تاکید سے لکھا گا اور حضرت انسؑ کے پاس جاؤ اور میں نے غایت
ادب کیسا تھا معاشری چاہیو، چاقی کے لئے اس کو کی دامت و دلکھ جو کہ
اس کو کہ دھانہ خداوند ہو اور معاشری پہنچی، چنانچہ وہ اپنے نہیں
انہوں کیہیں تھے دو و سنت پرهاض ہو اور معاشری چاہیں، جس کو اس
جان بھی۔

اس سے ادازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت نہیں شاہزادہ علیہ السلام کی تھا

(مستقل عنوان)

مسح درس میثا نہ کر

از مُلّه ابن العربی

بھلی ماں سے بنتے گی۔ جبکہ محلِ کنی میں شراب اور کباب کا خوب پیش نہ کلتا۔
نچ کیوں جان کچھا نہیں گے، جب کہ جان کچھا نہیں۔ غیرہی اُن کی تھا اور
منصب محفوظ ہے۔

آپ نے اپنے خط میں یہ جو فصل دیتے ہیں کہ جب تک لوگوں کا
کیر کیڑا درست نہ ہو مٹا بسطہ دیواری و قوہداری میں تحریم ہیکا ہے تو
میں بھتیا ہوں کی جاعت اسلامی و اصل کے بھتائے ہوں آپ انکیوں
مولانا مرودی اور مولانا ابوالعلیٰ اثاث کو گرفتار کرنے والوں کو چاہئے
اکھ پر عجیٰ توجہ دیں۔ کیونکہ یہ سونی صدی و ہی باست ہے جو ان دونوں
محروم سے باری اسراء باز ادا کی ہے۔ آپ مجھے اعلیٰ درجہ کو بھائی
چھپے دار ہی اگر اسی فرودہ اور رحمت پسند از دینیت پر آگئے
تو سیکو رازم کا وفا دار کون رہے گا۔

اچھا کیر کیڑ کی درستگی کا وعظ تو آپ نے فرمایا۔ لیکن پیش
 بتایا کہ اس کی درستگی کی میثیں کہاں سے ٹھیگی۔ دو ہیں تکہیں جہاں
اعلیٰ درجہ کی میثیں پتھری ہیں۔ روں اور امریک۔ امریک تو فی الحال
پاکستان کے شتر میں دنباڑا مافیہا سے پتھرے۔ اور روں میں کیر کیڑ
نام کی کوئی پڑھتا ہوئی ہی نہیں۔ اہنذا وہ جگہ تھا انی ملکے جہاں سے
پیشیں ٹھیگی۔

فرماتے ہیں ذریعہ عظم آف پاکستان جماں

حمدی یقین کلام اپنے کے درمیان پریس کا فریض کر اچھی کے۔

چاکڑا نگل پر جیکیف اس کے لئے داعیٰ خطرہ تھا؟

بیچارہ کمارت الگی کے کاریکے کے پاکستان کا معابدہ بھارت
کے لئے خطرناک ہے تو یہ سب لغو سب غلط۔ لیکن بیچارہ اگر

سماں کیا ہے قاذف داں بزرگوں سے کے۔

تو ہیں مددالت ایک بڑا جرم ہے جس کی پاداش میں کئی ہیںوں کی جیل
اور ہے شمارہ جراحت ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے پریم کو روشن کیجیت
جس شری ہے اُن صاحب طالب اللہ عزیز نے تھا کی پوزیشن قانون
کی نظر میں جانتے کیا ہو گی۔ جب کہ انہوں نے مصرف مددالت بدلنا تم
نظام مدل میں کیا ہے ڈاکے ہیں۔ میں بھتیا ہوں ایک مددالت کی قابوں
پر الگزار ایک ہیزی کی جیل مناسب سمجھی جانتے ہوں مددالتان جس کی
تمام عدالتوں کی منتظر کر تو ہیں پر کم سے کم ایک بڑا سال قبليہ نہ اس سب
یہ ہے گی۔ پھر تو ہیں بھی کیسی ذرا استثنہ۔

ہم منتظر اکثر کا ٹوک کے نام جو ای خطا بہرنا میں جیت جس
لکھتے ہیں کہ تمام نظام مددالت خامیوں کا شکار ہے جس لایرو الدار و کام
ذنکہ کار و مکار ہیں۔ پاکستان نظام ناقص سے جب تک یہ منتظر ہیں
میں ہنگامی تبدیلی نہیں جانتے کوئی اصلاح کار گہری ہیں ہو سکتی۔

حدکردی آپ نے قبلہ اور مقدس ہمہوری نظام جسے پیش ہیں
مغرب خداوند سائنس کی طرف سے کرنا زال ہوئے ہیں۔ وہ حصم
وہیں اصولی مددالت جو دو عاصمے کا راگہ نکلیں نہیں تھا اور
فن کاری کے ساتھ تیار کئے گئے ہیں ایک آپ ناقص بتاتے ہیں۔

میں پوچھتا ہوں ایڈمنیسٹریشن کی ہنگامی تبدیلی ہے کیا ہنگام۔ جو بھی
دوسرے نظام مددالت آپ کی تبدیلی اور شروع پر قضا و نداں بھاڑات
لانہیں گے اس کی بنیاد اور آزمیکو رازم پر چھ ہو گی۔ وہ اسی مودہ پر
تو گردش کرے گا کہ موجودہ زندگی ہی سب کچھ ہے اور اس زندگی
میں جس نسبتی ترقے لوٹتے لئے لفڑیں دار ہے فرمائی پھر وہیں مکاری
کیوں چھوڑیں گے۔ جب کہ مکاری سے پاندھی ہاٹھ آتی ہے پیس کیوں

کو اپنے ملت کے حضور پرچم جانا چاہتے ہیں۔
تو حضور مسلمان الگیر بھائیت چاہتے ہیں تو اسی الحال ترقی پذیری
کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

یقیناً یعنی یقین یک سعدی ہماشوں کو مشتمی کی راحت اسی نے
اٹھایی پڑ رہی ہے کہ بھارت کے نالائق اور بے نا مسلمان آج کب
اُسی پر ایسی ڈالگر پڑھے جائے ہیں کہ صاحبِ نہادِ بھی پڑے بھی
پوچھ بھی ہو زگوت بھی ہو۔ جب تک یہ ڈالگر باتی ہے پوچھ لازماً
درپے رہے گی۔ اور پوچھ تو فہمت ہے پوچھ کب دل پڑ گئی ہو!

اور لو۔ بھارت کے ربیعے بڑے پا ہمیشہں
مشروط نکرد اسیکرے۔ نے موجودہ جمہوریت کو اقصیٰ تحریرت ہوئے
فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ ہم اسے "فیضِ ملک استبدادی حکومت"
کہہ سکتے ہیں۔

پڑھتے ہوئے بھائی، "فیضِ رسان استبدادی حکومت" یعنی
کہ فائدہ پہنچانے والی ظالمادھ پادشاہت ہے۔ یہ کوئی جواب تزویی
جنہیں کی داد دے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے شریانِ ماونک جی نے کبھی
اقبال کا شعر سننا ہو گا۔

پائے استبداد جمہوری قبائل پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نسلم پری
اس شعر میں دلکشی اور پاکستان روستی گے جو حرامِ کلبہ

رہے ہیں وہی شریان جی کے ارشادِ عالی ہیں نظرتے ہیں۔ ہماری
حکومت ان نزدیں جمہوری اصولوں پر بھی ہے جنیں سوچتا ہے لوگوں کے
کوئی بر اہمیں کہہ سکتا۔ اور تا بھی روچار جی سر پھرے ہیں جھین خلق
و غیرہ کامیڈی ہے۔ درود بھارتی جمہوریت تو وہ جمہوریت ہے کہ اللہ
دے اور نہ دے۔ اس جمہوریت کے بعد اعلیٰ درجہ کے فوائد اس
قدرتِ عام اور سے ہیں کہ ایسا یار پر اور امریک سب مگاریں ہر
شخص دیکھ رہا ہے۔ اور الگ کوئی بھارتی بت تراش ان جمہوریت کیوں
کا ایک بُت بنادے تو یقین ہے کہ زندگی قسم کی طوائفیں اور زندگی قسم
کے شرایب اور مذہبی قسم کے سود خوار وغیرہ اس کی پوچھا ہری تقدیرت
اور ہماشوں کے ساتھ کیا کریں گے۔

اپنے ملک کی ترقی اور جمہوری کے لئے ایک فیروزی فرمیساں
پر وحیکت بناؤ اسے تو ہم اس کے لئے دانچی یعنی قیامتِ ملک کے لئے
مستقر خطرہ ہے۔ نصرف خطرہ بلکہ ہم الاقرائی مطالبوں کے خلاف
ہے۔ انسان کے خلاف ہے۔ شرافت کے خلاف ہے!

میگ چاگ جیو مالی تاریخاً چشت بھی تھاہری بیٹھ بھی تھاہری
بھارتی سورہ پاکستان کی مانگ تھیں۔ پاکستانی راستم بھارت کی گہری
دیوبیس۔ دنوں چاگ کے موام اس کنجیخان جس لگائیسے کوئے ہو جائیں
اسی نلسون کی انگریزی شاعر نے کہا تھا کہ — ساندوں کی لڑائیں
چھٹوں کا لفڑان۔

مشتری ہے۔

"ام پر کی پوچھ سلانوں کے درپے ہے۔"

یہ فرمائیے کہاں کی پوچھ سلانوں کے درپے ہیں۔ یہ تو پیر
بھارت ہے۔ پاکستان میں بھی جو بقول موفی تحفہ اللہ عزیز اسلام
اور پیر کی اسلام ہے۔ سلانوں کی گردیں پوچھ کے چند سے ہیں۔
اور پوچھ کی مدد سے اہل اقتدار قص و سر و دیر پر دلی نخاشی اب
اخالی و درد بیگڑائے ہی باکری و غوبنِ الطیف کو زبردستی مسلمان بنائیں ہیں
ہیں۔ مسلمان داہل جنم ہی ایسا ہے کہ ہندوپاک کی قید نہیں ہر کوئی
ہر یار کو اس انتہی سالی ہو جنوبی جہاں بھی اس کا ارتکاب کیا جائے گا
کرسی داٹے پوچھ لگائیں گے۔

خیرت اس میں ہے کہ اسلام نے مل کی دنیا میں جو احکام دی
ہیں ان کو تقطیف اور کوشش کر کے دیں۔ ولیم کے مسلمان بن جاؤ۔ بھی صحاف
پر ٹھیک کر کہہ تاؤں نے اسلام کو محمد دکر دیا ہے۔ ہم آج کے دو زین دو در
میں محدودیت کے قائل ہیں، ہم قرآن کریم ہیں اور اسلامی درجہ کا
مالکیہ اسلام ہمارا دین ہے۔ اتنا کہہ کر خلک گلگاتر کرنے کے لئے سائنس
و ریحی ہر قبیل جمہوری صراحی میں سے تھوڑی سی شراب پیو اور حجہ مک
کو۔ اسلام صب نقاہوں سے بڑھ دکرہے۔ اسلام بداد اور
ادر و سعیِ اللہ ہر ہے۔ پھر لوگوں کو کو اور دیکھو کوئی۔

صرہزادے! میں کہا ب اور لا۔ اور وہ کچھ حسکیم
لطف اللہ سے کہہ کر کشہ شباب ختم ہوتے ہوئے جلد اور تباہ کریں۔
— اور دیکھو زادیں بیگستے کہنا، آج خوشکے وقت تک سرخ زوجا

پہلے اور پندرہ تو یہیں والش ہند کو نزدیک
پڑ جائے لائق تھے۔ اب آم کے دفاتر کو بھی پیغامبہر
صدر چہورے ہند کے محل میں آم کا پودا انصب کیا گیا تو جناب صدر کے
راہ پر اپنے شادی کے اسی پوچا کام مقدس فرضیہ کا نام دیا۔
ناکام نہ کہا تھا۔

پاکے اُس چار گہرے پیغمبر کی قیامت خالب

جس کی قیامت ہے ہم عاشق کا لگ بیباں ہوتا

نام الگشا تو ہوتا واسی لب و ہجر میں اُن درختوں اور جنگلیوں

اور پھروں کا قصیدہ لکھتا جو صفت میں بیٹھے بھائے مسیودا اور دیوتا
بن جاتے ہیں۔ خدا ہمارے جاناتے ہیں کہ صدر چہورے کی بینت اور تحسیں
اس خوش خصیب پوچھ کے سلسلے سرتیاز ختم کرنے سے کیا ہو گا۔ یہیں
کسی کے سلسلے بطور پرستش جنکنا اگر اس کی علمت ایرتی اور قوت
کے اندر اف ہی کا نام ہے تو پس اسی بھائیوں کو کچھ لینا چاہیے کہ اب
آم کھانے کا معاہدہ بھی خوف طلب ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ آم کا ذریعہ
اگر موجود ہے تو اس کے پھل مسوب کے بیٹھے ہوں گے یہ مردوں کے بھائیوں کو
کھانا اور چھپڑ نثار اکشتوں کے سوا اس کا کام ہو سکتا ہے اور اس کوں
کا وجود بحارت جیسے تقدیس چہوری دینیں ہیں برداشت کیسا
جا سکتا۔ پھر الگ بات ہے کہ جائے تو زیرِ حلم گائے کی قربانی کی طرح
تاون کی لال کتاب میں سے بھی جائز نہیں۔ یہیں جو حضرت علیؓ کی
دنیا میں اس تاقوان کا ہوا ہے دھی آم کے تاقوان کا بھی ہو گیا۔

خوش قیمت تھے تم اے چخارا! بیکہ بہت پیچھے رہ گئے۔ اگر
اب سے دس برس بعد مرتے تو لکھنے کی بہت نکرتے کہ تام
میٹھے ہوں اور بہت ہوں!

مشورہ ضریب المثل ہے۔

بر جس اہنس دن زگی کافور!

یعنی کہ آپ کا بچہ نہایت کالا ہے تو آپ اس کا نام رکھ دیجئے
چاند خان یا اشٹا آپ نہایت احتیز ہیں تو ایسا نام رکھ کا جلو!
ایسی ہی کثیر الشایس آپ کو ایسا فی ہر طبقہ ملکی ہیں یہیں ایک
مثال ہے... کوہہ شاید کہیں نہ ہے۔ قرآن نے کہا تھا۔
”کافر انہ کے نزد کو یہاں بنا چاہئے ہیں۔ لیکن اُن کا کافر ہے

دہلی شراب بندی کی تھی کی حقیقت ہے تھے

چلہ ہے کہ گدشتہ چالیس سالوں میں ہٹکے رو جانی دیشیں شراب
کا خیرخواست چالیس لگا شراب ہے۔

انسوں پر فتار ایسا فراہم نہیں۔ امریکہ افرانس اور روس

و بھر کی ترقی دیکھئے تو گدشتہ چالیس سالوں میں شراب نوٹھی کے
جادہ رنگین پر ان کی رفتار کم سے کم دس ہزار گناہ بڑھ گئی ہوئی۔ فرانس
کے بعض علاقوں میں تو سنائی پائی ہے ایسا بیش کہ جرم نہیں بہرہ شراب
مشداب شراب۔

تغیریہ حساب کی یا تین بھی کھاتہ و لے جائیں۔ بھجھا کو تو
لچکی اس طلب سے ہے کہ شراب کی کثرت کا باعث ہندوستانیں
کی کم طی ہے۔ یعنی کو تعلیم کا اوسمطیہاں بہت کم ہے۔ اس سے شراب
زیادہ بھی جاتی ہے۔

اس دہلی کے پیچھے اگر کوئی ڈنڈا یا کھڑا ہو تو خیر بالکل
درست ہے لیکن ڈنڈا ہو تو تاریخ کرے گا کہ حضور امریکہ مرفان
اور برطانیہ و روس کے بانے میں کیا ارشاد فراہمیں گے۔ دہلی بولیم
اتی ہام ہے۔ اتنی حاضر ہے کہ بقول مشرکوں وہاں بچہ پیدا ہی پڑھا
لکھا ہڑتا ہے۔ یا تو یہ کہتے گے کہ علم ہی اپنے کمزدیک تعلیم ہیں۔ یا
پھر دہلی کی شراب نوٹھی کے افساؤں کو جھوٹا ٹھیرا رہے۔

بھائی صاحب اکڑا بول کر جو ہوں کا ناچاہتے ہو۔ یہم کا کر

انگریزوں کی منکریں ہو۔ یہ کب ہوا ہے جو آج ہوگا۔ سہ

گھنیم از گنیم بر ویز جوز جو۔ از مکافات عمل فاصل مشو

گاندھی بھائی ذری اور ہنما تو ہنما سکتی ہے۔ شراب نہیں

چھڑا سکتی۔ وطن پرستی تجھوڑی تو چھڑا سکتی ہے لفڑ کا گاہنیں گھوٹ

سکتی۔ مخداب پر اعلم دسانس حجم کو تو سب طرح کی لذتیں دے سکتی ہیں

لیکن یوچ کاچیں اور دل کا اطمینان اُن کے پاس ہیں۔ شراب چھڑا ذ

کے لئے تعلیم کو مکرنا چاہتے ہو تو پہلے یہ سوچ لو کہ علم کہتے کے ہیں صحیح

علم کیا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جس علم سمجھے ہے جو وہ فی الحقیقت ہے

ہو۔ وہ شیطنت ہو۔ وہ دھی ہو جس نے پورپ کو شہیں اور کارانے

دیئے، حیث و منشائی کے سامان دیئے۔ لیکن اُن کے مردوں سو ایمان

اور عمر توں سے محنت و شدائد پھیں لی۔

رس میں تھی مذہبی آزادی ہے اتحی ہندو پاکستان بلکہ عرب و شام
یعنی ہنسی۔ ثبوت یقین کہ ابھی ہمارے پنڈت مندرا لال جی
رس تشریعی نے لگائے تو انہیں سجدہ کے امام صاحب نے شرکت
نمایا کی دعوت دی اور پنڈت جی نے صاف اول میں شریک ہو کر
نمایا ادا کی۔

فرطیئے اس واقعہ سے کیا آمد ہوتا ہے؟ آپ کے بھارتیا
پاکستان میں اگر ایسا واقعہ پیش آجائے تو مولوی طا، امام اور مقتنی
دوں کے پیچے لمحہ دیکر دوڑیں گے۔ بے دینی کے قتوی لگیں گے۔
حالانکہ رس میں ایسا بالکل جیسی ہواں بلکہ ہاں تو اس حد تک
مذہبی آزادی ہے کہ اگر آزادی کے بعد امام صاحب کو اونٹھانے
و پسی مہال کرنے کے لئے مسجدی میں ایک دو ہماں شراب نوش فرا
سکتے ہیں۔

وہ دو ریا جس بحدود کے پیچے خلوص و عقیدت اور
اعات و بندگی کا جلد بکار فراہم کرنا تھا۔ اب تو بھائی سائنس و
حکمت کا روز ہے۔ خلوص و بندگی اعتمادوں کی مظلوم میں ہیں جی ہیں۔ جو
کام جو بات و قی مقادیر کے مطابق ہو دیجی ہے۔ وہی بیان است
ہے۔ رس کے بالمقابل عوام کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ازدواج مرکی
ڈالنے والوں میں کے ساتھ نہیں پہنچ کا جان پکارا ہے۔ اور رس
مذہبی آزادی کا دعویاء ہے۔ دلوں ہی اپنے ذہن و دلخواہ کو سے
الحاد و رحمہ زیری کے ساتھ سطریخ کی چالیں چل رہیں ہیں۔ دلوں
ہی کی سادھیا است پرندہ و خالق اور علم دیانتیں یہاں ہیں۔
کی طرح ہیں۔

رہی پنڈت مندرا لال جی کی جواب نہ ادا تو بلاسے بھارتی
پنڈتوں کے نزدیک سجدہ میں خانپڑھتے اُن کا حرم ششتہ بھی
ہو۔ لیکن مندرا لال جی پڑھنے لگئی ترقی پنڈت انسان ہیں۔ وہ جانتے
ہیں اُن کی سیاست جس حرام و ملائی کچھ نہیں۔ اعتماد نے اپنے ہم
وطنوں کو درخوش جائزوں اور بخوبوں کے ساتھ جھکتے رکھا۔ لہذا
بلطور حکمت اگر انہوں نے جند سمجھنے سجدہ میں مجھی خدا کے برتر کے
سلسلے کوئی نہ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

ایک بات پنڈت جی نے بڑی ہزیر اور قربانی۔
”رس سے یورپیں حاصل کی جو رس میں بھی اشیوں کے

لور خدا سے کھفری حکمت پر خندہ زن
چکو کوں سے یہ چارخ بھجا یا نہ جائیں گا

اب نے درکار کے افلاطونوں میں سے ایک دریافتی فلم
کے افلاطون یعنی کامریٹ ڈیشم احمد صاحب کا لمحی مانپے ایک حصوں
یعنی کیونزم ”کو فرخدا اور اسے کریم آپ بھی مولوی ملاؤں کو
کافر خیراتے ہیں۔ آپ نے پہلے دنیا کے مختلف ممالک ہر کو یونیٹ
پاکی کے مہمان کی تعداد بتانی ہے پھر ان مظالم کا تذکرہ کیا ہے
جو مختلف ممالک میں کیونٹوں پر کٹے گئے اور آخ کار پیغامدہ دیا ہے
کہ کیونز میں کوئی شکنی ہی کو شکنی کریں۔ مگر یہ فرد اور مقدوس
چارخ بھجا یا نہ جائے گا!۔

ایمان سے کہتے علم و عقل کی اس سے بہتر قلابازی آپ نے
کیس دیکھی ہے؟

بخارک ہوا سے عرب پاک کے مقابلے
ذروہ اب کی سال حضرت محمد علی ذریعہ علم پاکستان تھیں جس کے
موقع پر لپٹے قدم بہت لادم سے فواز رہے ہیں۔ سلطمن ہو ہے
کہ عالی جاہ ذا نجیب کا چاند دیکھ کر دار میں مونڈن اترک کریں گے۔
اور بھر الشام اللہ قربانی کے بعد اس ترسی کو ہاتھ لگا کیں گے۔
تھی کہا تھا کسی ہنسنے۔

بے پر بھوتیری میلان نیاری!

تاریخ میں ایشارہ قربانی کے بے شمار نعمتیں ہیں میں
آنی بڑی قربانی ایسا نہ ہو دست ایشارہ کہ ایک ذرہ سنت ذریعہ
علم اپنے ہنسنے کی تمام طاقت اور فوج پیلس اور امریکی تھیار
لکھتے ہوئے بھی اپنی زندگی کے ایک محبوب ترین شغل ایک داشتی
عادت کو حسن جو صبحی مہول پیزیز کے ساتھ پوسے دس روزنگت ک
کرنا گوا را کہے ہمیں دلخواہ گا۔

رشک کرائے امیت سلسلہ کا آج بھی تیرے دریان را
ق کے ایسے دیسے جاہد موجود ہیں!

جماعتِ اسلامی قائم کے نائب ہے میں کو رس
ذہبی کا دشمن ہے۔ کافر سدہ افسوس ہے۔ میکن ہیں عرض کرتا ہوں ک

"اے دی جی اپنا تھیود۔ میرا چھاؤ دی تھا بجا یا ہے ہی خسروں میں"

مرگیں؟

میں بالکل نہ بھیو سکا کہ "اپنا تھیود" کون ہوتا ہے۔ پوچھا ہے۔

"مرلا بخش۔ وہ گورکن۔ یعنی قبر میں کھوئے والا جو خلہ

بندوں میں رہتا تھا؟"

"ہاں ہاں دی جی۔ گیسا پاک عنازی تھا بجا ہے۔"

"تو آپ تھیود کے کہہ رہے ہیں۔ کیا مرتے وقت وہ کافر گیا ہے؟"

"اے دی جیسیں بھائی" مولوی صاحب تھقہ رکارڈ ہے:-

"خود کھو دا کرتا تھا تا۔ گورکن دخسرہ بھجو پڑھ گئے ہیں۔"

اب ٹھاکر حضرت کا گیا مشتری ہے۔ خیر ہی نے درجہ درجہ

اُدھر کی باتیں کر کے طلب کی بات چھڑی۔ پہلے تو قدر ہی کہتے

ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی اور تمیں بھی کھایں۔ میں جب ہیں نے

ذمہ داری عنازیں عرض کیں تو ہم دور نہ ہے پر وہ رکھیں گے تو ہیں بھی

خواجہ غلام کستیگر کر دے پہنچا داں گا کہ آپ بھی بھی ان کی جوان

صاحبستزادی سے خفہ نہ فرمائیں۔ تب ماہری اور فن کاری کے

ساتھ ہوئے:-

"بات ہے ملائم تو ہو سیدھے بلکہ سادھو۔ اللہ کی گائے

منزہ ہی معاملات میں بغیر عقل و اجہاد کے کام نہیں چلتا ہے۔ میں نے

بیٹکتے تین طلاقیں دیں، لیکن قسم تو میں طلاق "نہیں" کی کھارا ہوں۔

طلاق واحد ہے یعنی ایک طلاق۔ اور طلاقیں تھیں ہے۔ یعنی

تین طلاقیں گو اپنے سے ملوث میں پوچھا کر دے سنواں جھوٹی مخالفت زدی

کی کیا ضرورت تھی؟" میں ساتھے میں آگیا۔

"تے تک آپ مجدد اُف پور ہوئیں صدی ہیں۔ بخشی دو دوہو

وائے کے معاملہ پر مجھے ہیرت بھی سمجھا بیریت جاتی رہی۔"

شوق سے پوچھا۔

"کیا معاملہ؟"

میں نے تفصیل بتائی کہ بخشی دو دوہو دو دوہے کے یہاں ایک ان

اس کے بہت سے گاہک بحیچ پڑ کر ہے تھے کہ تو دو دوہیں پانی

ملاتے ہے۔ بخشی میں سکھار بھاکھا کہ ہر گز نہیں میں دو دوہیں بیٹھی نہیں

لاتا۔ گاہک بھاکھے اپنا سرکھا کر پہنچ گئے تو میں نے بخشی سے کہا

کہے اتنی شماریں پڑھاتے ہے اور جھوٹی قسمیں کھلتے خدا کی نہیں

پر بوسے بازی ہوئی رہ چکا"

اس کے بعد فرمایا تھا بات اگرچہ روئی میسا برخواہ

کے مطابق ہی سمجھے۔ لیکن ہندوستانی ہرستے کے ناطھیں

بے پسند نہیں کرتا۔"

غضب کریتے ہیں آپ بھی۔ ایسا ہمیں کیوں ترازی پتگلڈاری
ستہ بازی شرب باری حشکر رنگی بازی ٹھلم ٹھلہ ہو تو کچھ نہیں
اور روس بچالے ہیں صرف بستہ بازی۔ یعنی کوئی عرض بوس بازی
ہوتا بھی آپ ناک ہوں چڑھائیں۔

غیر ہی فیضت ہے کہ اپنی ناگواری کا باعث اپنے صرف
ہندوستانی ہوتے کھپڑے۔ ورنہ خدا غماست اگر کسی اخلاقی فہیدے
کھوئی نہ ہی اصول کی شریعت ازدواج نظر کو باعث ٹھرا دیتے تو کچھ نہیں
کی لال کتاب ہیں آپ کے آئے "خطراں"۔ کھدیجا جاتا جس کا مطلب
یہ ہوتا کہ ابھی آنکھاں صرف بستہ خدا غماست اور اخلاق و شرافت کے
کچھ جسمیں باقی ہیں۔ خدا اس طلب سے ہر اشترکی مجاہد کو بچاتے ہیں۔

مولوی عطا الرحمن تقدیمی نے برس ۶۰۰ میل

حلف اٹھا پا کہ اخنوں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی۔ حالانکہ تین
موس قسم کے گواہ حلقوں کے ہے تھے کہ اخنوں نے ہمکے سامنے تین
طلاقیں دیں۔ تھمت کی بات مقدمہ مولوی صاحب بھیتے۔ اور میں نے
اپنے تینوں گواہوں سے ملوٹ میں پوچھا کر دے سنواں جھوٹی مخالفت زدی
کی کیا ضرورت تھی؟

تینوں نے میک دفت تھیں کھاکر تباکر دہ بالکل بچ بول رہے

ہیں۔ اور واقعی مولوی صاحب نے ان کے سامنے طلاقیں دی تھیں۔

اب ہزوں سے پہنچ کے سامنے وہ مجھوٹ بول رہے ہیں۔

اب میں مولوی صاحب کے پاس آنچا۔ کافی نکیتے میک

لگائے تھوڑی رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر تباک سے فرمایا۔

"آؤ جھائی طلاق ایسے دوں میں دھلانی دیکھے"

میں کو دھب جیجی گیا۔ فرمایا۔

"اچھے وقت پر آئے۔ مولا کش کی نماز جنازہ پڑھانی ہو ساختہ

چلیں گے۔"

"کون مولا کش ہے؟" میں نے پوچھا۔

جمهوریت فرازی میں شکر کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ جو روایتی ازی اور کیس پہنچی کر ایک طرف اس سے رعایا کی خوبی کا ایسا بخشنہ ہے اور جالیں پیاس کروڑ خرچ ہیں کیا۔ حالانکہ اگر کتنی وحشی ایک روایتی کی کس پڑتا۔ ظاہر ہے کہ جو جماعت حکومت کی بوجل کاڑی کو اپنے کاندھوں کے سبکے نہایت محنت کشفت سے بخیج رہی ہے۔ اسے اتنا ترقی ضرور خواہ اجلاس کی خاطر رعایا سے ایک دوسری کمز صول کریتی۔ لیکن شاباش اس کی رعایا پر دردی اور غریب نازی پر کہ نہیں کہا۔

درستی طرف حکومت کے تصویبی خدمتگاروں نے یعنی سرمایہ داروں کی ذہنیت کی تکیں کے لئے خرچ لاکھوں کے بیڑھیں رکھا کیونکہ سرمایہ داروں کے نزدیک لاکھ سے کم رقم، رقم ہی نہیں ہوتی۔ اور جس اجلاس کا بوجان کے بخیج کاندھوں پر پوسیں لاکھوں سے کم خرچ ہونا ان کی محنت تھیں ہے۔

تیرستی طرف مسلمانوں کی پاس داری بھی کی گئی۔ کیونکہ معاشر یونیورسٹیوں میں اور حکومتی مدارس میں اور حکومتی مدارس میں رکھیں رکھا کی شرخ سے خرچ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس اور اندوہ مسلمانوں سے ملی چوٹی ہے۔ اور اسلامی اصولوں ہیں سے کم بخشنے پر اعتماد رکھتی ہے۔

چوٹی طرف ارینی صدائتوں کو بھی پال نہیں ہوئے رائے کو پہلے باڈشا ہوں اور دزدیوں کی مغلوں پر مطراق، عیش و شناط اور نام و خود پر لاکھوں روپیہ صرف ہوتا تھا۔ اب باڈشا ہوتا نہ ہے، وزارت تو ہے، وزارت کی سماں بغیر شاہی مطراق کے کیسے قائم رہ سکتی ہے۔

تو خدا بھاگ کرے اس مرے دلے کا جس نے ناگھی سو بھاگ کھدی تھی کہ۔

” موجودہ جمیوریت اور شہنشاہیت ایک ہی خیلی کے پیچے بیٹھے ہیں ۔“

اطلاق ہے کہ ۔

” سپریم کورٹ اک اٹھیانے سمجھی اور دزبان کی اجاتیدی ۔“ کوئی مصلحت نہیں سپریم کورٹ گھنٹے کی ترباتی کی بھی اجازت

ڈلتا۔ کہنے لگا مل جی جھوٹ پولے والا کافر۔ میں نے تو جس تھیں کیسے ہیں۔ مجھے بڑا غصہ آیا کہ کجھت کا دودھ آدھا تھا تی پانی ہوتا ہے اور میری تھی خود بچھی۔ ہے کہ اذمی بانٹی پانی سر دودھ دو ہے اسے۔ اپر یہ سچائی کا دوہی۔ جھلان کر کہا کہ بدمساش اُس دن میری تھی تیرے یہاں چھاچ۔ لیکن گئی تھی تو اس نے خود بچھا کر تو نے بالٹی سر پہلے کو آدھا پانی بھر رکھ لیے اور بھنس کے تھن کے نیچے رکھ کر دودھ دو ہے لئے کہنے لگا۔ جیساں کب اس سے نکار کر رہا ہو۔ دودھ میں پانی ٹانے کی قسمیں کھاتی ہیں۔ پانی میں دودھ ملانے کی توہین کھاتی ہے اس کے چھوٹے پر پری بخوبی اور صورت میں دو سیس جیران رہ گیا کیا اللہ تیر جاہل اللہ اتنی مغلن ہیاں سے لا یا۔ آج کھلا ہے کہ یہ سب خود کا فیضان گرم ہے۔

مولوی صاحب ذو منصب اندراز میں سکارے۔ فرمایا۔ ” بھجی ہات یہ ہے ایک دن کم بخت بیگت رام کے یہاں کی سیر بھرتا ہی گرم گرم جیساں لایا اور رئے لگا کہ حضور دودھ کے کام میں پیچھے نہیں پہل رہا۔ پانی مل کے یوں تو لوگ قسمیں مکانتے ہیں اور جھوٹی مقصوں سے ڈر لگتا ہے۔ تب میں ملے اسے یہ شرعی بیٹھا جایا اور خدا کا شکر ہے اس میں اسے بڑا نفع ہوا۔ جب سے اب تک یہن چاروں فعدام اور فرنی اور دودھ وغیرہ بھی چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے جو بھاہی لوگوں میں احسان مانے کا جذبہ ہے گیا ہے۔ اسیروں کا تو یہ حال ہے کہ وہ آپ کے خان بہادر صولت خان کو تھی جملہ تو زین دیتے۔ دورات وظیفہ پڑھات جا کر اُن کی تینیوں ہو یوں نے چوٹی شادی کی خوشی سے امارات دی۔ خان بہادر صاحب پر تو کئی کئی بھرپور کہتے تھے۔ بھرپور کے مخفی ماڈ بھی کھلاتے تھے۔ مگر جب کام نکل گیا تو محض یہاں سر دی دے کر شہید ہو۔ کبھی مانا ہوں تو بھرپور سے کہلائیتے ہیں باہر گئے ہیں۔“

انگریز کے دور میں بھارت جس قدر مغلس تھا، خدا کا شکر ہے کانگریس کے دور میں اس کی تاثی ہو گئی ہے۔ حال ہی ہیں کانگریس کے اجیری اجلاس پر ڈھانی لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ صرف ڈھانی لاکھ۔ پانچ لاکھ کے آدمی۔ ایک کروڑ سے بھی چالیسوں حصہ کم۔ خور تو کبھی نادان لوگ کانگریس سرکار کی

وزیر وی بھی کے دو شیش نا اتوں پر ہوا کرنی ہیں۔ ذریعہ شاید خدا کی سب سے زیادہ قدر مخلوق ہے۔ جو کارہ لکھنا جانے یا نہ جانے وقت صورت ایک غریبی بیان کی مشقت پر محور ہوتا ہے۔ جتنا کلمے کے ساتھ ساتھ بال پھر کی پر درش کا فکر چاہئے کیا سوں حد تک گھلے سے رکھتا ہے کہ جب تک اپنے آئے والی ہیں پھر تک کے حقول کذا دسے کا انقماض نہ کرے رات کی نہند اور دن کا چین ہر چیز تھا ہے۔ غریب کتنا ہی تھکا ہوا ہو گئی ہوتا ہے اور ہمارت کے لیے صحیح و شام ہوا تی جیاں دوسرے سیشن ٹرینوں کے چھوٹ میں اگر فشار دھاتا ہے۔

بھارت کے مقدوس سیکولر ایم کی شان بانی بھنگ کے لئے ہر وقت آپا چوکت رہتا ہے کہ ذرا کہیں مسلمانوں نے نا ایتیت یہ صلاۓ کی اکثرش کی اور اس نے ٹیلیفون پر ٹیلیفون کھڑک کا کیا۔

غرض ایک دیجی وزیر کی ذمہ داریاں اور صرفیتیں، اور پرست نیاں گناہ اعم خرچ جا چاہتے ہیں۔ خیرت اسی میں ہے کہ اکھیں ہد کر کے وزیر ویں کی جان دیاں کو دعا میں دستی ہائی۔

پہنچت ہر دو کو ہر سلسلے میں اور ہر موقع پر بلاد بھر پولے کا خط چڑی ہے۔
گستاخی بھات۔ یہ خاکسار کے الفاظ ہیں۔ بلکہ اکثر ہم ہر لوہیاں کے گھر ارشادی کی ہے۔ کتنا شاندار ہے آزادی تقریب و تحریکا یہ نہوں!

اس سے بھی شاندار نہیں اُن کو تصنیف کتابوں میں ملتے ہیں جو نصرت تصنیف کی لگتیں بلکہ بھی اسکوں میں خلود بھی کر لیتیں۔ ان میں مسلمان اکابرین کے نئے گایاں بھی ہیں۔ پیغمبر ویں کے نہیں اتریں اس کے نتیجے بھی ہیں۔ مسلمان کے نتیجے بھی ہیں۔

یہی وہ نام نہاد آزادی ہے جو بھارت کے سیکولر ازم پاپے شہروں کو عطا کی ہے۔ میں ایک اچھوت قوم حس کا لکھنا "مسلمان" ہے اس عطا کے دائرے سے ذرا دھر کھی لئی ہے۔ کیونکہ اس کی بخت کے پاس گالیوں اور بذیابیوں کی بھلے مقل و علم اور نازمی و محکمت کے لیے زبردست چڑھتے ہیں کہ اگر اسے مکمل آزادی دیدی گئی تو شجاعت کے معصوم بھارتی سُنْدھ ہو جائیں گے۔ اور ملک بد کیا جائے

دیتا ہے۔ سپریم کورٹ فساد کرنے والے مسلمانوں کو جیل بھیجنے ۱۵۰ قانون کو پھانسی پر لالکا نئکی بھی اجازت دیتا ہے۔ سپریم کورٹ مسلمانوں کو بھارت میں امن چین کی پسروی بھانے کی بھی اجازت دیتا ہے۔

یعنی جن خداوندان نعمت مکے با تھیں قانون اور طاقت کی ہاگ ڈور ہے اُن کی مرغی اور پسند اور پالیسی کے آگے سپریم کورٹ کی اجازت کیا تیربارکتی ہے۔

پاکستان میں جنوبی افریقہ کے لوگوں ہی نہ تھا

لیا جا رہا ہے۔

بھوپالیا جائے۔ ٹیوارے کے بعد سے ہندوپاک دو دن بہادر ویں کا معمول رہا ہے کہ جنم کیسے گھیشا تو سزا و خدا جیش اور خاص ملی کو۔ قصور پر بیلارام کا تومار اجلسے چین لال اور سیستان اور معلوں رفتہ رفتہ عادیں بجا کرئے ہیں اور عادیں بہت کم لوگ ترک کیا کرتے ہیں۔ پس بھارت میں آپ اُنے دن منٹ اور دیکھتے رہیں کہ اخواز کرنے والا ہے قتل رقاب اور کائنیں لٹڑ جو ہیں۔ تھر بھر کے مسلمانوں کی۔ پڑھتے ہیں رہاہ پچھے مسلمان۔ گھٹے ذبح کرنے کا الرام جن قسمی ہے۔ میکن لٹھ اور چھوڑوں سے تو اپنے ہر دیجی ہے۔ اُن لوگوں کی جو مقدوس بھارت کے مقدوس شہروں میں گائے کی قربانی کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔

پاکستان میں بھی ایسی ہی بے شارشالیں آپ تلاش کر سکتے ہیں بس فرق ہے تو اتنا کہ دیاں ترک زیادہ تر جماعت اسلامی والوں پر گواہ ہے۔ دیپے ہی ہم ذہبوں کی اگر نہیں ناپی جا رہی ہیں۔ اور یہاں مسلمانوں پر نظر کر رہے ہیں جو ہمی خدا ہے۔ کینہ اور جلیں ہے۔

تعقیباتی مدد اس کے سامنے روپیہ کراس کے

سکریٹری نے کہا ہے کہ۔

"پہنچ سر کار کے ذریعہ کیسے عادیت کو ذمہ دار ہیں۔ پھر جو جیکے ہے اسیں دس۔ ذریعہ کو تو مدد اور یاریاں سنبھالنے کے لئے ہوتے ہیں۔ سریلہ کا عادیت تو خیر حادثہ۔" تھیرا۔ ہندوستان گیر فدادات اور فتنہ گردی کی ذمہ دار یاں بھی برآہ ہی است یا بالا سفری کار

کانپور کے مسلمانوں کو کانپور کے ایڈمشن فریٹر

کا حکم۔

لپٹ پرست اور پچھے مکانات اعلیٰ اور جدید تعمیر کراؤ؟
بہت بھیک۔ شہر کو خوشنا اور ترقی یافتہ بنانے کے لئے
اسی طرح کے اور بہت سے احکامات دیشیاں ہیں۔ مثل اعلیٰ درجہ کا
لباس پہنون لیکس کے شو استعمال کرو۔ سہری گولڈن چشمہ لگاؤ۔
فیوری باہمی خوشی باندھو۔

جیسے مسلمان یہ سب کچھ بھی کریں تو حکم دیا جائے ہے مسلمان ہجوم
نیچے خدا یا کسی دیوبندی ناظری ہے۔ ہر جاری قرار پڑتے سن خاندان
ایک موڑ کا لازمی خریدے۔

سے چھٹے حصہ حضرات تودہ جاہی ہرگز پہچاٹ کھا کر پڑے
بھیکیں یا لئنڈر یا ان جو میں ان سے ہر ماں شہر کی مقامی و زینتیں
کوئی نہ رکھنیں آتا۔ یوں کوئہ دھیرے شہزادے۔ اور شہزادہ ہر واک
ہمان شہزادہ است!

اگر کے ایکس گاؤں پر پاکستانی پاہوں
خانہ بند اور دیواریں کا حل۔ گاؤں کی تین ہزار آبادی پر پوتہ
نے اتنی بار اشک آور گرسن استعمال کی۔ چاروں زکی ریچ عورت کو
اس کے مکان سے اٹاکر ہاہر بھیک دیا گیا۔
لہجہ ایکیں کونٹگا کیا گی اور بعد میں تینی ہوئی دھوپ ہیں
بخاری گیکیں۔

سمجھئے آپ؟ کتنا صرف اتنا ہے کہ سب کچھ مسلمانوں کے
نظر بندیاں ہیں۔ نادر شاہی احکامات ہیں۔ حوالہ کلام یہ ہے کہ اسلام پر
جاہری دعویٰ ہے کیونکہ اسلام دعویٰ کے خلاف جنگ لڑا ہے
ہیں۔ کیونکہ قانون قرار دینے میں چونکہ امریکی بھی خوش
الاحروم مسلمان بھی خوش۔ ہذا بے فکری سے قرار دیدیا گی۔ میکن مسلم
کے خلاف ہلی جنگ کرنے میں امریکی موجودہ پالسی سے بھی مکارا
ہے۔ حساب آخرت سے بہ پردۂ اخدا کے خوف سے بے نیاز فضک بنؤں
چوتلے۔ اور اقتدار کی گرسیاں بھی چون جلنے کا خطرو ہو اس سے
یہ جنگ بڑی فتحداری اور ازداری کے ساتھ لڑی جاوی ہے۔
سو مال ان کی شاگردی کریں۔ گذشت جنگ ہیں ولائی فوجیں جو میں
کچھ ہو۔ لٹکے دل سے ہر ماں "جاہد" ہوتے ہیں۔ لوگوں جو میں
لکھی گئیں۔ آج ہماری دیسی تو میں اگر اسی طرح کسی طک کو شمع کریں
تو اور پر کی مقدار مطلاع کی روشنی ہیں کیا ان کا عمل امریکن اور دیسی م

خدای اپنی صفاتی حاکیت و اقتدار کے نہک نہیں داخی ہو جائے گا۔

خدای نکیسے اگر کوئی مسلمان کی حضرت یا لدرا کو خوبی کہنگے تو یہ
یا ہندو صرم کی تاریخ اور ہندو اکابرین کی شان ہیں تدریس مناسب
باتِ الکھا جاتے تو اُس نالائی کا تو بچھے گاہے بننے کیا جس شہر ہیں
وہ درجہ ہے اس کے ساتھ مسلمان باشدبے آزادی تحریر و تقریر کے
انعام میں تحفہ ہے عرب و ضرب سے نوانے جائیں گے۔
وگ کہتے ہیں "رس سے آجی پر درہ لٹکار کھا ہے"

میں کہتا ہوں۔" ہالے دیش کا کاغذی پر درہ اسی میں
پڑے سے تیادہ ضبوط اور خوشنا اور نظریہ ہے۔ تادا اعلیٰ اعلیٰ

مشتری پاکستان کے بعد غربی پاکستان میں دیجی
بھی کیونکہ پارلی کو خلاف قانون قرار دے ریا گیا۔
مولیٰ طاشاید خوش ہوں گے کہ پاکستانی خداداد کا دم

دیندار اور موس پہنگے ہیں۔ جبکہ تو کیونکہ میسٹر اسلام دشمن نظریے
کو دفع کیا جا رہا ہے۔ لیکن خوش ہونے سے پہلے یہ بھی غور کر جو کوئی ایمان
دو ریگ کا نام دو رکبیں شاپر امریکے کے عین میں تو نہیں پڑا۔ طاقتِ الحجہ
اور چالبازی کے ذریعہ اصول و حقائق کا توڑ کرنے کی پاسی امریکی ہی
کے کارخانوں میں داخل رہی ہے۔ امریکی ہی ہوں اور ڈالوں اور بھی
ذہب پرستی کے خروں سے کیونکہ قانون قرار دیا چاہتا ہے مالاگا اصول
کو اصول سے دلیں کو دلیں سے شکست میں نہ لے افراد کیونکہ دشمنی کا جانش
میں امریکے کے کچھ چھپے ہیں۔ لیکن پاکستان میں ان کے لئے جیلیں ہیں

نظر بندیاں ہیں۔ نادر شاہی احکامات ہیں۔ حوالہ کلام یہ ہے کہ اسلام پر
جاہری دعویٰ ہے کیونکہ اسلام دعویٰ کے خلاف جنگ لڑا ہے
ہیں۔ کیونکہ قانون قرار دینے میں چونکہ امریکی بھی خوش
الاحروم مسلمان بھی خوش۔ ہذا بے فکری سے قرار دیدیا گی۔ میکن مسلم
کے خلاف ہلی جنگ کرنے میں امریکی موجودہ پالسی سے بھی مکارا
ہے۔ حساب آخرت سے بہ پردۂ اخدا کے خوف سے بے نیاز فضک بنؤں
چوتلے۔ اور اقتدار کی گرسیاں بھی چون جلنے کا خطرو ہو اس سے
یہ جنگ بڑی فتحداری اور ازداری کے ساتھ لڑی جاوی ہے۔
چون جنگ ہے۔ لٹکے دل سے ہر ماں "جاہد" ہوتے ہیں۔ لوگوں جو میں
کچھ ہو۔ لٹکے دل سے ہر ماں "جاہد" ہوتے ہیں۔ کیا ان کا عمل امریکن اور دیسی
پاکستان کی ہے؟

(معارف الحدیث)

اسلام، ایمان اور احسان

(زمول امام منظور نعمانی)

مَلِيْلَ شَرِّقَالِ بَنِ عَصْمَرُ أَتَدْعُونِي مِنَ السَّائِلِ وَقَدْنَتْ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَشْكَمَرُ قَالَ فَيَا شَهَادَةَ حِجْرِيِّينَ أَتَأْكُمْ
يُعَذَّبُكُمْ وَمِنْكُمْ (رواہ سلم)

(ترجمہ) حضرت ہریں الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ واسی حدیث کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مجلس مبارک ہیں جو ہمارے کام ایک جمیع تھا۔ اور حضرت اُن سے خطاب فرمائے تھے۔ فتح، کہ چنان ایک شخص سلطنت سے بخودار ہوا۔ جس کے پڑھنے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے۔ اور اُس شخص پر سفر کا کوئی ارشیحہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ جس سے خیال ہوتا تھا کہ کوئی ہیرودی شخص نہیں ہے۔ اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی اس زوار کو کبھی اتنا تھا جو جس سے خیال ہوتا تھا کہ کوئی باہر ہو آؤ گی ہے تو یہ شخص ماحضرین کے ملک میں سے گزرتا ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آگر وہ انور اس طرح بیٹھ گا کہ اپنے کھٹکے آنحضرت کے گھنٹوں کو لادیتے اور اپنے ہاتھ حضور کی والوں پر رکھ دیتے اور کہا۔ مگر بھی بتلا ہے کہ "اسلام" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "اسلام" یہ ہو یعنی اس کے اور کان یہ ہیں کروں و زبان سے، تم یہ شہادت ادا کرو کہ "اُبیذر" کے سو اکوئی "الا" رکھی ذات عبادت و بیرونی کے لائق نہیں۔ اور تجھے اس کے رسول نہیں۔ اور تمازق قائم کرو اور ہرگز ادا کرو۔ اور ما رخصان بند کروزے رکھو۔ اور اگر

(حدیث حبیر بن حبیب) هنْ حُمَرَيْنِ الْحَطَابِ دَرْ حَمَّةِ الْمَعْنَى
قَالَ بِسْمِهِ أَخْنَى عَنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّكَ يُؤْمِنُ بِهِ مُؤْمِنًا مُؤْمِنًا مُؤْمِنًا مُؤْمِنًا مُؤْمِنًا
الشَّيْءَ بِشَرِيكٍ سَقِيلًا وَالشَّيْءَ بِلَا شَرِيكٍ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا التَّغْرِي
كَذَلِكَ إِنَّهُ مَنْ أَخْدَى حَتَّى يُحْكَمْ إِلَى الْمُتَّغَرِّي حَتَّى الْمُتَّغَرِّي
عَلَيْكُمْ هُوَ سَلَمٌ فَإِنْدَمْرَ كَبِيْرَيْهِ إِلَى شَرِيكِيْهِ وَذَهَبَ
كَمْ يَعْلَمُ عَلَى أَعْذَادِيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ بِمَا تَعْرِفُ
الْوَسْكَامِ؟ قَالَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأُوْسَلَامُ مَا أَنْ تُشَهِّدَ أَنَّ لَكَ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَقَيْمِ الْمَسْلَوَةِ وَتُوْقِنُ الْأَكْوَافُ
وَلَهُمْ سَهْمَانَ وَلَتَحْجِمَ الْبَيْتُ إِنْ أَسْلَمْتُ
إِنْ يَكُوْنُ سَهْمَانَ وَلَتَحْجِمَ الْبَيْتُ إِنْ أَسْلَمْتُ
وَلَيَسْرَ فَكَمْ قَالَ نَأْخِدُهُنِّي عَنِ الْوَيْمَانِ؟ قَالَ
أَنْ تُوْجِنَ بِالْأَنْوَارِ مَلَكَتِكُمْ وَكَسِيمَ وَرَسُولُمُ أَنْتُمْ
الْأَخْيَرُ وَتُوْرِتُ بِالْأَنْوَارِ سَخِيرُهُ وَتُوْرِتُ بِقَالَ مَدْعَى
قَالَ نَأْخِدُهُنِّي عَنِ الْأُخْسَانِ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ
اللَّهَ كَمَا تَأْكُلَ شَرَاوَهُ فَإِنَّ لَمْرَكُنْ وَنَيَّاَهُ بِرَافَ
قَالَ نَأْخِدُهُنِّي عَنِ الدَّيْعَةِ؟ قَالَ مَا الْمَسْؤُلُ
عَنْهُمَا يَا عَلَمَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا، قَالَ نَأْخِدُهُنِّي
عَنْ أَمَانَهُمَا بِعَصَابَهُمَا أَنْ شَلَدَ الْأَوْمَسَهُ وَرَبِّهِمَا
وَأَنْ تَرْكَيْهُمَا بِالْمَعْنَى وَالْمَعْرَأَهُ أَنَّهَا كُوَّاً أَشَابُوا
يَمْطَأُو لَوْنَ فِي الْبَيْتِ إِنْ قَالَ شَمَّ الْطَّلَنَ فَلَيْسَ

اَنْهَمَرْتُ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پاٹ اور کا بیان فرمایا ہے۔
اسلام، دو شرمسے ایمان، نیشنٹسے احسان اپنے ہے قیامت کے
متعلق انتباہ کہ اس کا وقت خاص اللہ کے سوا کسی کے علم نہیں
اور پانچوں قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی بعض علامات۔
— ان پانچوں یہ زمان کے متعلق و پنچ اس حدیث میں بیان فرمایا
گیا ہے وہ شرع طلب ہے۔

(۱) اسلام کے مل سمیں ہیں اپنے کو کسی کے پرد کر دینا۔
اور بالکل اسی کے تابع فرمان ہو جانا۔ اور اللہ کے مجھے ہے
اور اس کے رسولوں کے لئے ہوتے دین "کاتام اسلام اسی تو
ہے کہ اسیں جنہے اپنے آپ کو بالکل سولاکے پرد کر دیا ہے
اور اس کی مکمل اطاعت کو اپنا دستور زندگی قرار دے لیتا ہے۔
اوہ یعنی ہے اصل حقیقت دین اسلام" کی۔ اور اسی کا مطالبہ
ہے ہم سے فرمایا گیا۔

وَإِنَّهُمْ لَكُفَّارٌ إِذَا دَخَلُوكُنْدًا أَمْلَأُوكُنْدًا مَرْجَهُمْ
وَمَهْمَالَ اللَّهِ وَهُنَّ الظَّاهِرُونَ - اپنے اسی کے سلسلے "سلم" یعنی مطبع
بوجیاد، اور اسی اسلام کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

"وَمِنْ أَخْشَى وَيْمَانَهُمْ أَمْلَأُهُمْ أَسْلَمَ وَنَجَّمَ اللَّهُتُّ
وَإِنَّهُمْ سَمِيعُونَ" اور اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جس نے اپنے کو خدا کے پرد
کر دیا اور وہ اس طرح "سلم" بنہ ہو گیا، اور اسی اسلام کے متعلق
اعلان فرمایا گیا ہے۔

وَمِنْ يَكْبِسْعَ غَيْرَ الْمُسْلَمِ وَيَئِنَّ لَكُنْ يَقْبِسْ
وَمِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَخْرَى وَمِنْ الْمُحْسُونِ وَدَأْلَ هَرَنْ (۱۹)
دینی جس نے اسلام کے سو کوئی اور بھروسہ کرنا ہما لوہہ ہرگز قبل
نہ ہو گا۔ اور وہ آدمی آخرت میں بڑے گھلٹے اور ٹوٹے والوں میں
سے ہو گا۔

بہر حال اسلام کی "اصل روح اور حقیقت یہ ہے کہ جنہے
اپنے کو کلی طور پر اللہ کے پرد کر دے۔ اور ہر پیسو اس کا مطبع
نشر مان بن جلتے۔

بھروسہ انبیاء علیہم السلام کی لائی بھروسی شریعتوں میں اس
"اسلام" کے لئے کچھ مخصوص ارکان بھی ہوتے ہیں جنکی حیثیت
اس حقیقت اسلام کے پیروکاروں کی سی ہوتی ہے اور اس

جی تجھیں اللہ کی قدر استطاعت نہ کرنے ہو تو مجھ کر دے۔ اس
وارد سماں نے آپ کا یہ جوابہ سن کر کہا۔ آپ نے کہ کہا ہے۔
— رادی حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے ہر کوئی کو اس پر تعجب ہو اک
یہ شخص پر چھا بھی ہے۔ اور پھر خود تصدیق اور تصویر بھی کرتا
جا آتا ہے۔ اس کے بعد اس شخص سے عرض کیا۔ اب بھروسی تبلیغی
کہ "ایمان" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ
کو اور اس کے فرشتوں اور اس کی مکتابوں اور اسکے رسولوں
اور یوہم آفرینی روزی قیامت کو حق جانو۔ اور ہر خود و شرکی تقدیر
کو بھی حق جانو اور حق مانو (یہ سلکر بھی) اس نے کہا آپ نے
حق کہا۔ اس کے بعد اس شخص سے عرض کیا۔ مجھے بتائیے کہ
ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت
و بندگی قدر اس طرح کر دیجیا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ کوئی کا اجر
تم اس کو نہیں دیکھتے ہو پر وہ تو تم کو دیکھتا ہی ہے۔ بھروسی شخص
کے عرض کیا ہے قیامت کی بایت بتائیے دکھ دکب دلچسپی کی
آپ نے فرمایا کہ جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کو سوال
کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ بھروسی نے عرض کیا تو
مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتائیے؟ آپ نے فرمایا اس کی ایک
نشانی تو یہ ہے کہ لوٹھی اپنی مالک اور آقا کہتے ہیں گے۔ اور دوسرا
نشان ایک ہے کہ تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جتنا اور تن
پر پکڑا ہیں ہے۔ اور جو تقدیر است اور بھریاں چڑھنے والے ہوں
وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے
پر باڑی سے جلنے کی کوشش کو رہے گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے کہ
یہ باتیں کر کے یہ نہ وارث شخص ہو گا۔ بھروسی کچھ فرصلہ دیگر یا تو ہمیز
نے بھروسے فرمایا۔ لے عمر ایکی تھیس یہ پڑھئے کہ: سوال کیسے والا
شخص کون تھا؟ یہی سے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا بھل بھی یاد
چاہئے داسے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جیز رسیل تھے۔ تبہری اس
بلس سماں اس نے اپنے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا ذمہ بخواہیں۔
— دی حدیث "مصحح سلم" کی ہے۔ اور مصحح بخاری و صحیح سلم
بتیری کی دائرة حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے
بھی مردی ہے۔
— (شریحی)، اس حدیث میں سماں کے سوال کے جواب میں

سب کو ان کی سچائی کے اختاد پر حق جان کر لئتے کام اصطلاح شروع ہیں ایمان ہے۔ اور پھر کسی حرم کی کسی ایک بات کو ان انسان اس کو ختنہ بھضا ہی اس کی تذکری ہے۔ جو آدمی کو ایمان کے دائرہ سے نکال رکھر کی موجودی داخل کر دیتا ہے۔ پس آدمی کے مون ہوتے کئے یہ ضروری ہے کہ "حکم اسلام" ایمان چھوٹو نے نہیں بنایا۔

بیہ الرشوان وین عزیز اللہ" کی دینی تمام ان چیزوں اور حقیقوں کی جو اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے تصدیق کی جائے اور ان کو حق مان کر قبول کیا جائے۔ لیکن ان سب چیزوں کی پوری تفصیل معلوم ہوئی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کے لئے ایمان کے لئے احمدی تصدیق میں کافی ہے۔ البتہ کچھ غافل ہم اور بیزادی پیڑیزیں ایسی بھی ہیں کہ ایمانی دائرة میں آئنے کے لئے ان کی تصدیق تحقیق کے ساتھ ضروری ہے۔ چنانچہ حدیث زیرِ تصریح میں ایمان سے متعلق سوال کے جواب میں جن امور ذکر فرمائی گئی ہے (عنی اللہ ملائکہ، اللہ کی کتاب میں اللہ کے رسول) روزی قیامت اور ہر خیر و کشہ کی تقدیر، تو ایمانیات میں سے یہ وہی اہم اور فیزادی امور ہیں۔ جن پر تھیں کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے۔ اور اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر صراحتہ اور تحقیق کے ساتھ فرمایا۔ اور قرآن پاک میں بھی یہ ایمانی امور اسی تفصیل اور تحقیق کے ساتھ مذکور ہیں۔

سورة بقر و کے آخری روکوٹ میں ارشاد ہے۔

لهم خواص اللہ کے کمی پیغمبر کی حیات تقدیم میں براءہ راست ان کی زبان سے ان کی بہادریت اور تعلیم ہیں ان کے لئے قرآن کی ہر ہزار بات کی تصدیق شرعاً ایمان سے پیغمبر ایمان سے خشنہ اللہ کی طرف سے بیان کریں۔ اگر وہ ایمان کی ایسا یہی ایک بات کا بھی انکار کریں گے تو مون نہ ہیں گے۔ لیکن جب پیغمبر اس دنیا میں نہ رہیں تو صرف ان ہاتھوں کی تصدیق کرنا شرعاً ایمان سے ہو جن کی شکر دشہ کی گنجائش تھی۔ دین کی ایسی تعلیمات کو خاص ملکی اصطلاح میں ضروریات ہیں کہتے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا شرعاً ایمان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کا بھی کوئی انکار کرے تو مون نہیں رہے گا۔ اور اگر فہرست مسلمانوں اور اسلام سے اس کا خلاصہ کرو جائے گا۔

حیثیت کا انشودہ نہایہ اور اس کی تازگی بھی ایسی ہوئی ہے۔ اور دعویٰ تعمیدی امور ہوتے ہیں۔ اور ظاہری نظر ایسی "ارکان" کے ذریعہ نظری و ایمانز کرتی ہے۔ ان لوگوں سکھ رہے ان جھنوں سے اپنا ایمانز استور حیات "اسلام" کو بنایا ہے۔ اور ان کے دریمان جھنوں نے نہیں بنایا۔

تو فاقہم الائیہ ایمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے "اسلام" کا جو آخری اور مکمل دستور ہے اس آیا ہے اس میں تجھیس خداوندی اور رسالت محمدی کی شہادت۔ نماز۔ رکوہ۔ روزہ۔ اور جمیع اللہ کو ارکان اسلام "قرار دیا گیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں دار ہوا ہے۔ سبق الامراء مم جھیٹ خصیص ان کو دینی اسلام کی بنیاد ان پاک چیزوں پر ہے۔

بہر حال یہ پاک چیزوں میں جن کو آپ نے پہاڑ اس حدیث میں اسلام کے جواب میں بیان فرمایا "ارکان اسلام" ہیں اور دوسری گویا "اسلام" کے نئے پیغمبر موسیٰ ہیں۔ اسی واسطے اس حدیث میں ایمانی کے ذریعہ اسلام کا تعارف کرایا گیا ہے۔

(۱۲) ایمان کے اصل ہی کسی کے اختبار اور اعتماد پر کسی بات کو حق مانتے کے چیز۔ اور درین کی خاص اصطلاح یہ یہاں کی حیثیت ہے کہ اللہ کے پیغمبر اسی حقیقوں کے متعلق ہو جائے وہ اس اور آلات اور اک کے مدد و مددستے مادواد ہوں و کہے۔

بنا کیں اور ہمارے پاس جو حلم اور جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائیں ہم اسی کو سچا مان کر اس میں ان کی تصدیق کریں اور اس کو حق مان کر استعمال کریں۔ بہر حال شرعی ایمان کا متعلق اصولاً امور ذہبی ہی سے ہوتا ہے جن کو ہم اپنے آلات اور احسان کے ذریعہ مدد و مددستے مانوادیں و کہے۔

تالک اکان وغیرہ کے ذریعہ معلوم ہیں کہ سکتے۔ مثلاً اللہ اور اسی سفات اور اس کے احکام اور رسولوں کی رسالت اور ان پر وحی کی آمد اور مدد اور مدد کے متعلق ان کی اطلاعات وغیرہ وغیرہ۔

تو اس قسم کی صحیحیت ایسی اللہ کے رسول میں فرمائیں ان

لہ فی الہیتیں و معاشرت بھومن لذات دیکھا صارعین سودہ بی سعف ۲۴۔

لہ اسی واسطے ایمان شک ساختہ باقیتی، کی قید بھی لگائی جاتی ہو جکہ

قلل متعلقہ یونہون بالغیہ ۱۶۔

خوب سے انجام دیتے ہیں۔

ٹلائکر کو متعلق ایک شیخ: اٹلائکر کے وجود پر پیش کر اگر وہ موجود ہوئے تو نظر آتے۔ سخت جاہانزیب ہے اور اس کا جواب اس میں کتنی بھی چیزوں ہیں جو باوجود

مور جو نہ کہ ہم کو نظر نہیں آتیں۔ کیا زمانہ عالی کی خود بینوں کی ایجاد سے پہلے کسی نے پانی میں، ہوا میں اور خون کے قدرہ قطرے میں وہ حرام دیکھے تھے جن کو خود میں سے آج ہر لمحوں لا دیکھ سکتے ہیں۔ اور کیا کسی انسے بھی ہم اپنی روح کو دیکھ سکتے ہیں میں تو جس طبقہ ہماری آنکھ خدا پری روح کا دیکھنے سے اور غیر خود میں کے پانی وغیرہ کے حرام کے دیکھنے سے ماہزہ ہے۔ اسی طبقہ میتوں کو دیکھنے سے بھی نہ قاصر ہے۔ اور پھر کیا اس کی کوئی دلیل ہے کہ جس ہیز کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے وہ موجود نہیں ہو سکتی۔ کیا ہماری آنکھوں اور ہمارے حواس نے پہلی عامہ موجودات کا اعلان کر رہا ہے؟ ایسی بات خاصی کہ اس نہایت میں جیسا کہ روز روشنے امکانات ہو سہے ہیں۔ کوئی بڑا منہجی کہہ سکتے ہیں۔ دراصل انسان کا علم اور اس کے طبقہ ذرائع پرست ہی ناقص اور محدود ہیں۔ اسی کوئتہ آن جیز فرمایا گیا ہے۔

ڈنما اور قیسمیت گورن اللہ عالم را اللہ تسلیم ہو (بیہقی ۲۰): اور اللہ کی تکاپوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ قیم کی جائے کہ اللہ پاکتے اپنے رسولوں کے ذریعہ و قاتاً و قاتاً پر ایمان نہ بیجے۔ ان میں سب سے آخر اور سب کا قائم قرآن ہے۔ جو پہلی سب کتابوں کا مصدر اور پیغمبر ہی ہے۔ یعنی ان کتابوں میں جتنی ایسی باتیں تھیں جن کی تبلیغ و تبلیغ پیش اور ہر زمانہ میں ضروری ہوتی ہے وہ سب اس قرآن میں ملے لی گئی ہیں۔ گویا یہ تمام کتب ساریہ کے ضروری مضمونیں پر مادی اور سب سے مستغیر کر شیئے والی خدا کی آخری کتاب ہے۔ اور چون کہ کتاب میں اب محفوظ ہی نہیں ہیں اس سے اب صرف یہ کتاب ہدایت ہے جو سب کے قائم مقام اور

"امَّنَ الرَّسُولُ مِمَّا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ فَمَنْ يَرَهُ فَإِنَّمَا يُنَزَّلُ لِلرَّسُولِ فَمَا يَرَهُ مَنْ يَرَهُ فَإِنَّمَا يُنَزَّلُ لِلرَّسُولِ" (بیہقی ۲۰)

"وَمَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَمَا أَنْذَلَ لَهُ فَلَا يُنَزَّلُ لَهُ وَمَا يَنْهِيْهُ وَمَا يَنْهِيْهُ كَذِيفَةُ الْأَنْوَافِ فَلَمَّا حَصَّلَ مَنْزَلَةَ كَذِيفَةِ الْأَنْوَافِ أَنَّهُ يُنَزَّلُ لَهُ" (ضارع) ان امر شیخ شاگرد ہیں سے "قدیر خیر و شر" کا ذکر قرآن پاک میں الگیں ان احادیث میں آیا ہے یعنی وہ سب سے حق پر قرآن پاک نے اس کو بھی صراحت بیان فرمایا ہے ایک حد ارشاد ہے۔

"حَلَّ مَنْ مِنْ جَنْدِ اللَّهِ" (ضارع ۱۰)

دوسری جگہ ارشاد ہے:-

"لَمْ يُرِيَ اللَّهُ أَنْ يَعْذِرَ يَوْمَ يَنْزَلُ حَصَّةَ الْأَرْضِ إِلَيْهَا كَمْ وَمَنْ يَرَهُ فَإِنْ يَرَهُ فَإِنَّهُ يُنَزَّلُ هَذِهِ حَصَّةَ الْأَرْضِ" (واسع ۱۰۷)

اب تھصری بھی مسلم کیجا ہے کہ ان سب پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

سو اللہ پر ایمان لانے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے موجودہ دن اس کی شریک مخالفات اور بدبختیں ہیجنے کا قیمتی کیا جائے۔ عیب و نقص کی ہر بات سے پاک اور ہر صفت کمال سے اس کو تصفی کیجا جائے۔

اور ملکشکر پر ایمان لانا یہ ہے کہ مخالفات میں ایک سبق تو عیجیت سے ان کے وجود کو حق بنا جائے اور قیم کیا جائے کہ وہ اشتری کی ایک پاکیزواد حتم خلوق ہے (فیلہ ہذا مکرمون) ایجاد میں اسی شر اور شرارت اور عصیان و بیخاوت کا خصیری نہیں بلکہ ان کا کام صرف اللہ کی سندگی اور اس طاعت ہے۔ "لَا يَحْصُونَ اللَّهُ مَا أَمْرَهُ وَمَا يَنْهَا وَلَمْ يَعْلَمُوا مَا يَوْمَ الْحِسْنَاتِ" (قریم ۶۰) اس کے متعلق کام ہیں اور ان کی ذریعہ اس ہیں ہیں جن کو

اس سے ہر ذہب میں خواہ وہ انسانوں کا خود ماختہ ہو یا اللہ کا بھیجا ہو۔ ”جز اوسرا“ کو بطور فیضانی عقیدہ کے شیئر کیا گیا ہے۔ انسانی دنیا نوں کے بلائے ہوئے ہاں ہب بیس اس کی شکل تبدیل و خروج پر بڑی لگتی ہے۔ یہاں خدا کی طرف سے آئے ہوئے ادیان و نشری ہب بگی کے خلی اس پتھروں میں کسی موروث دینی شریعت نشر کی ہو گئی جو سلام بتاتا ہے اور قرآن پاک میں اس ہم اس تدریس تسلیم کی روشی ذاتی لگتی ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا احتجاج اور انتہائی حکم کا ایک کھجور ہو گا جو ان قرآنی دلائیں برائیں کے سامنے آجائے کے بعد جویں حشر و نشر اور بعثت بعد الممات کونا محن اور مصال یا مستبعد بھی کہے۔

اور ایمان بالعتقد“ یہ ہے کہ اس بات پر یقین لا یا جائے اور ایمان جائے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے دخواہ وہ تیر ہو یا شریعہ وہ سب اللہ کے حکم اور اس کی مشیت سے ہے۔ جس کو وہ پہلے ہی سے کر کر لے ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ تو کچھ اور چاہتا ہے اور دنیا کا یہ کارخانہ اُس کی مناسکے خلاف اور اس کی مرخصی کو اعلیٰ الرغیب جل رہا ہو؛ ایسا مانے من خدا کی انتہائی عاجزی اور جاپرگی لازم تھے۔

لیہاں اسی ایک خط کشیدہ نظرہ میں مسلمان تقدیر کے مشکل تینیں پہلو کو سمجھنے کے لئے سمجھ سکتے والوں کے واسطے ایک مفترگر کافی رائی اشارہ کر دیا گیا ہے۔ امام غزالی نے اس مخنوں کو پرست شریعہ بسطے بیان فرمایا ہے۔ حضرت مولانا شبیر الرحمن نے صحیح علم کی شریعۃ الحجۃ میں اسی حدیث حجر میں کے ذیں میں امام غزالی“ کاہو کلام اور اس کے معلومہ امام ابن القیم اور شاہ ولی اللہ سے جو کچھ اس مسئلہ کے متعلق نقل کیا ہے اہل علم کے لئے وہ سب قابل دید اور لاقیت استفادہ ہے۔ اس مسئلہ پر اس سے زیادہ جامع اور طاقت بخش کلام میں سے مسئلہ کی تمام مشکل گزیری کھل جاتی ہوں۔ کہیں اور راقم اسطور کی نظر سے ہمیں لگدا۔ جو اہل علم اس مسئلہ کے بارے میں اطمینان اور شفیعی حاصل کرتا چاہیں وہ شرع المهم ہی کی طرف رجوع فرمائیں۔ جو نکرہ عالم اور دخواں حضرت کے لئے ان دونوں مباحث کا بھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سے ہم نے یہاں ان کا ذکر کر کرنا مناسب نہیں بھہما۔ اور صنانچہ بھہما ان کے لئے آسان ہو ہم مسئلہ اس

سب سے زیادہ بھکل ہے۔ اور زمانہ آخریک اس کی حفاظت کی لازمی اسی لئے خود اللہ تعالیٰ تسلیم ہے۔

”لَيَأْتِنَّ أَعْنَى شَوَّلَتِ الْأَيْنَ كُوْرَاثُ الدَّارِ لِعَوْقَلَفُونَ هـ۔“ اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا ہے ہے کہ اس دلائی حقیقت کا یقین کیا جائے کہ افسوس نے اپنے بنیوں کی ہدایت درہ مطلق کے سے وقت اور مختلف ملائقوں میں اپنے برگزیدہ بنیوں کو اپنی ”ہدایت“ اور اپنی رضا مندی کا استردے کر بھجتا ہے۔ اور انہوں نے پوری امانت و دیانتی کے ساتھ خدا کا دین پیغمبر نبی کو پورا خدا دیا۔ اور لوگوں کو راہ و راست پر لانے کی پوری پوری اسی

کوششیں کیں رہے۔ سب پیغمبر اللہ کے برگزیدہ اور صادق بنیے سے چند کے نام اور کچھ حالات بھی قرآن کریم میں ہم کو بتاتے گئے ہیں اور بہت سووں کے نہیں بتاتے گئے لئے نہ تنہ حقیقت ”فَهُمْ حَمَدًا مَكْبِلَتُ وَمَنْهُمْ مِنْ لَمْ يَعْصِمْ عَلَيْكُمْ (سورة ۸۰)“

بہر حال خدا کے ان سب رسولوں کی تصدیق کرنا اور عکیشیت پیغمبری ان کا پورا پورا احترام کرنا ایمان کے شرائط میں سے ہے اور اسی کے ساتھ اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ کہ اللہ سے اس

سلسلہ نبوت و رسولت کو حضرت محمد مصطفیٰ واللہ علیہ سالم پر ختم کر دیا۔ آپ خاتم الانبیاء اور خدا کے آخری رسول ہیں۔ اور ابھی تک

تمکپ پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے بخات و فلاح آپ ہی کو اتباخ اور آپ ہی کی ہدایات کی پوری پوری ہیں ہے۔ حکی اللہ وحیت عکیشیت و عکلہ مسائل الاشتیاع و ملکوں سبیلیں و عکلہ مسائل ممنون اسیں انبیاء کو خدا کے اخْسَانِ ایلی یَوْمَ الْقِيَمَتِ ہیں۔

اور ایمان بالیوم الآخر یہ ہے کہ اس حقیقت کا یقین کیا جائے کہ یہ دن ایک دن نظری طور پر فنا کر دی جائے گی۔ وہ اس

کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت سے پھر سارے مفرد و کو جو ایک اور یہاں جس نے جسیا کچھ کیا ہے اسی کے مطابق جزا ایسرا اس کو دی جائے گی۔

علوم ہرنا چاہئے کہ چونکہ یہ وہ ذہب کے ساتھ نظام کی بنیاد اس جشت سے جزا اسی کے عقیدہ پر ہے کہ الہ اکی اس کا قائم نہ ہو پھر وہ کسی دین نہ ہب اور اس کی تعلیمات و

ہدایات کو ملتے اور اس پر عمل کرنے ہی کی ضرورت کا قائل نہ ہو کا

کام کرتا ہے۔ یعنی ان دونوں قتوں کے طرزِ عمل میں فرق ہوتا ہے۔ اور مام طور سے یہی ہوتا ہے کہ جس تقدیر دلی دیمان اور محنت اور خوبصورتی کے ساتھ وہ آنکھوں کے ساتھ کام کرتا اور جس خوش سُبھی سے وس و بت و ظالعِ خدمت کو انجام دیتا ہے۔ بلکہ کی عدم موجودگی میں اس کا خالد وہ نہیں ہوتا۔ یہی حال بندوں کا یہی حقیقی ہوا لئے ساتھ بھی ہے۔ جس وقت بندوں یہ محسوس کرے کہ میرا وہ مولا حاضر ناظر ہے۔ یہ سے ہر کام بلکہ میری ہر ہر حرکت اور ہر ہر سکون کو دیکھ رہا ہے تو اس کی ایک خاص کیفیت اور اس کی بندگی میں ایک خاص شان نیاز مندی ہوگی جو اس وقت نہیں چونکی جب کہ اس کا دل اس

(۲۳) "احسان"۔ اسلام و ایمان کے بعد سائی سنت ہے۔ سوال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "احسان" کے متعلق یہ تھا کہ "ما لا يکھش اے" یعنی "احسان" کی کیا حقیقت ہے؟ پس "احسان" بھی ایمان و اسلام کی طرح خاص دینی اور بالخصوص فرآنی مطلاع ہے۔ فرمایا گیا ہے:-

"بِكَلَمِهِ مَنْ أَصْبَرَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ"۔

فَلَمَّا أَجْزَرَ وَأَعْنَدَ كَيْدَهُ رَبَّهُ رَبَّهُ جَسَّنَتْ إِلَيْهِ أَنْتَ كَوْخَكَ سِرَدَ كَوْخَيَا۔ اور اس کے ساتھ "احسان" کا وصف بھی اس میں چوڑا تو اس کے رب کے پاس اس کے لئے خاص اجر ہے (اسی طرح) دوسری جملہ فرمایا گیا ہے:-

وَمَنْ أَحْسَنْ بِذِيَّةِ مُمْتَزٍ
أَشْلَرَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

دِيْبَنَدَ - قیمتِ مجدد پارہ بارہ روپے صر یا اور المذاود۔ یعنی حکیم الامت مولانا حافظی کے محسوس و تقب محسوس۔ یہ اور اس سے اچھا ہے۔

دین میں کوئی چون سکتا ہے۔

تکمیلِ عقین یعنی خلاصہ سانس،۔ از مولانا اشرفت علی قیمت چار روپے۔

جس سے اپنے کو خدا کے سپرد کر دیا اور ساتھی دہ میں رہنی صاحب۔

تفسیر موضع القرآن،۔ قیمت سورہ روپے۔

سچر نما حائل شریعت،۔ ترجمہ از مولانا اشرفت علی قیمت آٹھ روپے۔

خیر احوال اس کامل یعنی ترجیح نزہتہ الحجاس،۔ بہترین و عظیم احسان بھی ہے۔

ہماری زبان اور ہمارے کام بھر عسر۔ قیمت بارہ روپے۔

خواہ دیں لہ "احسان" کے ساتھ مکتبہ بھلی و یونیورسٹی میں صلح سہارنپور (لوپی) کی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے لئے تراویث فیان لہوری کی ترویج ہے۔ لیکن یہاں جس "احسان" کا ذکر ہے۔ وہ اس کے علاوہ ایک خاص مطلاع ہے۔ اور اس کی حقیقت دی ہے جو حدیث ریاضتی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ یعنی خدا کی بندگی اس طرح کرنا جیسے کہ وہ قیاد دقادیں اور دجالیں و الجرودت ہماری آنکھوں کے ساتھ ہے اور گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک خاص مطلاع ہے۔ اور مطلب بھی بیان کیا گیا ہے۔

درجہ، احسان اس کا نام ہے کیم اللہ کی بندگی اس طرح کر دیو یا کہ اس کو دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ اگرچہ اس کو نہیں دیکھتے ہو مگر وہ تو تم کو دیکھتا ہی ہے۔

سلہ حدیث کے اس نکتے کا ایک اور مطلب بھی بیان کیا گیا ہے۔ دیکھ دی جی زیادہ مشہور ہے۔ اور وہ یہ کہ بیاد کرو اللہ کی اس طرح کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ پس اگری مقام درشاہرہ حق کا، تمہیں حاصل نہ ہو تو پھر عبادت کرو اور اس طرح اور اس کے ساتھ کرو دیکھ دیکھ رہا ہے۔ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا یہ مطلب یعنی ہیں ان کے نزدیک دیکھ رہے ہیں

اس کو یوں سمجھتے کہ غلام ایک تو اپنے آقا کے احکام کی تفصیل اس وقت کرتا ہے۔ جب کہ وہ اس کے ساتھ موجود ہو اور اس کو نہیں ہے تو کوہ مجھی طرح دیکھ رہا ہے۔ اور ایک درستی اس کا اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ آنکی خیر موجود ہیں

اور اسی داعم کی ایک روایت میں اس موقع پر یہ الفاظ بھی آئے
ہیں کہ "الْحُسَانَ أَنْ تَعْمَلَ بِهِ سَيِّئَاتَكَ حَسَانَ الْمُلْكَ"
جس کا ترجمہ ہو گا کہ احسان اس کا نام ہے کہ تم ہر کام اپنے
سے اس طرح کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ الحسن ان دونوں
روایتوں سے یہ بات اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ "احسان"
کا تعنی صرف "نماز" ہی سے نہیں ہے۔ بلکہ انسان کی پوری نعلیٰ
سے ہے۔ اور اس کی صحت یہ ہے کہ اللہ کی ہر حادث و بندگی
اور اس کے ہر حکم کی اطاعت و فراہم داری اس طرح کی جائے۔
اور اس کے موازنہ میں اس طرح ڈرایا جائے کہ گویا وہ ہمارے
سامنے ہے۔ اور ہماری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔

(۲۷) "السلحة" یعنی قیامت۔ اسلام اور ایمان
اور احسان کے متعلق سوالوں کے بعد اخیرت مصلی اللہ علیہ وسلم
سے سائل نے عرض کیا تھا "فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْحَسَانِ" (دینی
تجھے قیامت کی بابت بتائیجے کہ کب آئے گی)۔

اپنے جواب دیا:-

"مَا الْمُسْتَوْلُ هُنَّهَا بِأَعْلَمِ مِنْ أَنْتَ أَشْيَى" (دینی جس
سے سوال کیا جا رہا ہے اس کو خود اس بارہ میں سائل سے زیادہ
علم نہیں ہے)، یعنی قیامت کے وقت خاص کا علم جس طرح سائل
کو نہیں ہے مجھے بھی نہیں ہے۔ اسی حدیث کی تصریح یہ ولی عزیز
ہے (وچیج بیوی بڑی بڑی ہے)، اس موقع پر یہ الفاظ اور
"فَيَحْمِلُ لَا يَعْلَمُهَا الْأَقْوَامُ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَعْلَمُ
السَّائِقَةَ" وَيُنَزَّلُونَ الْغَيْثَاطَ وَيَقُولُمُ مَا فِي الْأَرْضِ حَمِيرَةً
وَمَاءَنَدِرَقَ لَهُنَّ مَا ذَا تَكْسِبُ شَدَّاً أَوْ مَانِدَرَقَ لَهُنَّ
سَائِي أَشْرَقِنَ تَمْوِيلَ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ حِسْبَيْنَ وَمَنِ رَسَّالَ
لَهُ (ترجمہ) قیامت کا وقت ان پانچ چیزوں سے ہے جن کا لام

کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا ہے، یعنی
صرف اللہ کی کے پاس ہے قیامت کے وقت خاص کا علم اور یہی
نماز کرتا ہے با ارش (یعنی اس کے علم ہے کہ بارش کب اور کہاں
ہو گی) اور وہ جانتا ہے اس کو جو جوں میں ہوتا ہے اور کسی شخص کو
پتہ نہیں کرو کیا کریجا۔ اور کسی شخص کو پتہ نہیں کیوں زمین میں مکر کو
ایکی قیمتی اللہ کی ان بالوں کا پورا جائزہ والا ہوا رکنی پوری خبر کھوکھدا ہے۔

(ایکسا بتاہ) مدینت کے اس بگٹیے کی تصریح و توجیح بہت
سے حضرات اس طرح کرتے ہیں کہ گویا اس کا تعنی خاص "نماز" ہی تو
ہے۔ اور کو یا اس کا مطلب ہے کہ نماز پر غنائم و خوش
سمجھ دی جائے۔ حالانکہ حدیث کے الفاظ میں اس خصوصیت
کے لئے کوئی ترسیہ موجود نہیں ہے۔ حدیث میں تو "تَعْبُدُ" الْمُغْنَى
ہے جس کے سے مطلق عبادت اور بندگی کے ہیں۔ لہذا اسماز کے
ساتھ آخرت کے اس ارشاد کو خصوص کرنے کی کوئی وجہ نہیں
بلکہ اسی حدیث کی ایک اور روایت میں بھی "تَعْبُدُ" کے
"تَخْشِيَّ" کا لفظ بھی آیا ہے۔ یعنی (الاحسان) ان تَخْشِيَّ اللَّهَ
حَسَانَكَ شَيْئًا اَوْ تَخْجِي جَسَدَكَ" کا ترجمہ ہو گا کہ "احسان" یہ ہے کہ
خداست اس طرح ڈر لو کو یا اس کو دیکھے ہو اکھ۔

(تعجب عالیہ صفحہ گذشتہ) اس تین عبادت کے ذریعوں کی طرف
اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ عبادت مشاہدۃ حق کے ساتھ ہے۔ جو
مقام ہے عرفان کا ملین کا، اور دوسرا یہ کہ قابو عبادت اس قصور
کے ساتھ کرے کہ میں اللہ کے سامنے ہوں اور وہ مجھے دریکھ رہا ہے اور
مقام ہے درجہ درجہ کے مابعدوں اور عارفوں کا۔ یہ مطلب کہ یہ بعض
ہے اور شہر ترین شارعین حدیثے لے بھی بیان کیا ہے۔ یہیں
یحیاں ناقص حدیث کے الفاظ اس کو ادا نہیں کرتے۔ اور اقرب
دہی مطلب ہے جس کو اس تاجزے ترجیح میں اختیار کیا ہے۔ اور
امام فوہی نے شرح مسلم میں "إِنَّمَا مَلَكَ مَسْكَنَتِي نَّتَّاجِيَّةً" یعنی مسجد
بغاری میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور اس کی بنوار پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصالح یہ پھیرتا ہے کہ۔

"احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی بندگی اس طرح کر دیجیے کہ اسکو
دیکھ رہے ہو۔ میکو نہ الگ رہی تم اس کو دیکھتے نہیں ہو۔ مگر وہ تو تم کو دیکھتا
ہی ہے۔ اور جیب وہ تم کو دیکھ رہا ہے تو ہر عبادت اور بندگی اسی
ہی وجہی چاہئے ہے کہ مولا کے سامنے چلتے ہوئے ہوئی جائے ہے۔
کیون کہ ملام آقے کے سامنے ہوتے ہوئے اسی سے تو کام بھی طرح
کرتا ہے کہ وہ آقا اس کو دیکھتا ہوتا ہے۔

بہر حال حسن عبادت میں اس تو شرمو لا کا بندگو
دیکھنا ہے۔ اور وہ حقیقی ہی ہے۔ واللہ اعلم

سے تغیر فرمایا ہے کہ "عورت اپنی ماں کہ اور آتا کو جھنگی"۔ یعنی حضرت سے جو لاکی پیدا ہو گئی وہ بڑی ہو کر خود اس مان پر اپنی حکومت چاہتے گی۔ اور کوئی شک نہیں کہ اس نشانی کے طور کی ایسا ہدایت ہو چکی ہے۔

اور دوسرا جو شانی حضرت نے بیان فرمائی گئی "جھوکے نشان" اور بکریوں کے پرخانے والے اور پئے اور پیچے محل بخواہیں گئے تو اس طرف اشارہ ہے کہ قربتیامت میں دخیری دولت بالاتری ان ارادتیں کے ہاتھوں میں آئے گی جو اس کے اہل تھہوں گے۔ اور ان کوں اور پئے اور پیچے شاندار محل بخواہیں گے اور شفت ہو گا اور اسی کو وہ سرما یہ خود مبارکت گھبیں گے اور اسی میں اپنی اولوی العزیزی دھکائیں گے۔ اور ایک دوسرا پر بازی لے جانے کی گوشش کریں گے۔

ایک دوسری حدیث میں اسی معنوں کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

"إِذَا أَرَتَتِ الْأَمْرَ إِلَى عَيْنِ رَهْبَنِي فَانظِرْهُ إِلَى الشَّاغَةِ" رسمی جب حکومتی اختیارات اور مناصب و معااملات نااہلوں کے سپر ہوتے لگیں تو پھر قیامت کا انتظار کرو۔

زیرِ شرح حدیث کے آخر میں ہے کہ اس سائل کے پلے جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ یہ سائل جریں امین تھے۔ اور اس نے سائب بن کر اکے تھے کہ اس رسول دو جواب کے ذریعہ مجاہد کو دین کی تعلیم اور دیکھیر ہو جائے۔

اس حدیث کی بعض روایات میں یہ تصریح بھی ہے کہ حضرت جبریل کی آمد اور لکھنگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف کے آخری حصہ میں ہوئی تھی۔ (صحیح البخاری و مسلم) کو یہ تین سال کی حدت میں جس دین کی تعلیم مکمل ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نے جاہا کہ جبریل کے ان معالات کو جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پورے دین کا خلاصہ اور ایسا باب بیان کر کے صحابہ کے علم کی تحریک کر دی جائے۔ اور ان کو اس امامت کا امین بنادیا جائے۔

واعذر ہے کہ دو دین کا مصالح میں ہی باتیں ہیں۔

(۱) یہ کہ بندہ اپنے کو بالکل اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار

صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر غراسی کے بعد کی قیامت کے بارے میں صریح مسلم سائل سے زیادہ نہیں ہے، یہ مزید افادہ فرمایا۔ کہ یہ وقت قیامت تھی ان پاچھے پنزوں میں سے چھٹے ہیں لے سخن تھیں کریم کی اس آیت۔ اِنَّ اللَّهَ هُوَ شَهَادَةٌ أَنَّ اللَّهَ عَلِيهِ اسْتَأْنَدَهُ میں، اعلان کردیا گیا ہے کہ ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس کے سوال ان کو کوئی نہیں جانتا۔

شارعین صدیقین کا حل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے سوال کے جواب میں بھائیے غفاریت کے کہ جسے اس کا علم نہیں تھا پر ایہ بیان دکر اس بارے میں ہمتوں عنک علم سائل سے زیادہ نہیں ہے، اس نے اخیارِ زادیاں لے لوگوں لوگوں کو علم ہو جائے کہ کسی سائل اور کسی سوتول کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اور آیت قرآنی تلاوت کی کے آپ نے اس کو اور زیادہ حکم فرمادیا۔

(۵) حملات قیامت۔ وقت قیامت کے سخن مکمل کو بلا جواب پانے کے بعد سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھا۔

"فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَانَةِ إِعْلَمٍ" (ب) جسے قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتائیے ا۔ اس کے جواب میں نہیں مخفیت نہ دو خاص نشانیاں بیان فرمائیں۔

ایکت پر کہ "لادڑی اپنی ماں کہ ادا تا کو جھنگی" اور دوسری یہ کہ نادار اوس نگلے جھوکے لوگ جن کا کام بکریاں چڑھنا ہو گا، وہ بھی بڑی بڑی شاندار عمارتیں بناتے رہے۔

پہلا جو شانی آپ نے بیان فرمائی اس کا مطلب ہے جیسی حدیث نے کہ طبع سے بیان کیا ہے۔ راقم کے نزدیک سب سے زیادہ راجح توجیہ ہے کہ قرب قیامت میں مان باپ کا نفر ایضاً حام ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ لادڑیاں جن کی سرست میں مادر کی امامت اور فرمادی واری کا حضور ہے، فالب ہوتا ہے اور جن سے مان کے مقابلہ میں سرکشی بظاہر ہوتی ہے اسکی اور متعدد ہے۔ وہ بھی نہ صرف یہ کہ اون کے مقابلہ میں نافرمان ہو جائیں گی، بلکہ اتنی اس طرح ان پر حکومت چلانی گی جس طرح ایک مالک اور صدہ اپنی تدریجی بادرنی پر حکومت کرتی ہے۔ اسی کو حضرت نے اس عنوان

عطر لگا۔ اور اسی نے اس حدیث کو ملائے "ام المسن" سمجھی کہا ہے۔ کوچا جس طرح قرآن مجید کے تمام اہم مطالب اور مصائب پر بالا جال حادی ہونے کی وجہ سے سورہ فاتحہ کا نام "ام الکتاب" ہے۔ اسی طرح یہ حدیث اپنی اس جامع جنتیت کی وجہ سے اُم المسن کی جائے گی حقیقی ہے۔ اور اس کی اسی خصوصیت کی وجہ سے اُم المسن کو پسی جملہ العذر کا تابع صحیح علم کو مقدمہ کے بعد اسی تالیفوں "مصابع" اور "شرح السنہ" کا اغاز اسی حدیث سے کیا ہے۔

یہ حدیث حضرت علیؓ کی روایت ہے جس طرح کہ یہاں فعل مبین صحیح مسلمین ہے اور صحیح علم اور صحیح بخاری دلنوں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہ واقعہ مردی ہے۔ اور دوسری کتب حدیث میں اور بھی چند صحابہ کرام سے یہ واقعہ روایت کیا گیا ہے۔

بنادے اور اس کی سنت میں کوچی زندگی بنالے۔ اور اسی کا نام اسلام ہے۔ اور ارکان اسلام ہے اور ارکان اسلام اسی حقیقت کے ظاہر ہیں۔

(۲۲) اُن اہم فیضی حقیقوں کو مانجاے اور ان پر تفہیم کیا بلکہ جو اللہ کے مفہیروں نے بتائیں۔ اور جن کو مانتے گی دعوت دی۔ اور اسی کا نام احسان ہے۔

(۲۳) اور المتصف بفرماتے تو اسلام دامیان کی مشتبیہ طور پر لیٹے کے بعد کی تیسری تجھیں منزل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سبقت کا ایسا استھنا اور دل کو مراثیت حضور و شہود کی ایسی کیفیت تضییب ہو جائے کہ اس کے احکام کی تعمیل اور اس کی رہنمائی پر ایسا شہادت مذہبی تکمیل کر گواہی پورے جمال دہلوں کے ساتھ وہ چاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور ہم کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اسی کیف و حال کا نام احسان ہے۔

اس طرح اس سوال و جواب میں کوچا پورے دین کا خلا صارف

حضرت السن بن مالک

(باتی از صفحہ ۲۶)

حضرت ثابت البنا فی سے فرمایا تھا کہ ذکر ہوئے اخْفَرْتْ هَمْنَانِ اللَّهُ طَلِيفَةَ طَلِيفَةَ کاموئے مبارک ہے، اس کوئی اپنی ہان ہر زیادہ بوزیر رکھتا ہوں، جب میرادت قریب ہو تو اسیں اس قاتی دھپا کو جھوڑ رہا ہوں اس وقت اس بڑک اور مقدوس مردے مبارک کو میری زبان کے شیخ رکھ دیتا، چنانچہ جب دفات کا وقت آیا تو اپ کے علم کی تعمیل کی گئی اور اس قابلِ رشک حالت میں رسول کا یہ خاتم اپنے ہذا اور رسول سے ہمیشہ پشت کے سے جا ملا۔ واتا اللہ و فاتا الاعیانیہ و کراچی عوامت۔

صلی اللہ علی الرَّبِّ وَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شماز پر جی ہے، سب ہم تمہی پنچے اب تھنا صرف میں رہ گیا ہوں۔

شلائقین فدا دندھاۓ کی طرف ہے آپ کی سمجھی طلبی ہر چیز پر ہم پوری ہر چیز تھی اور زندگی کی تمام منزلیں ملے ہو جی تھیں اب صرف صرف کاچڑہ دینے سے البتا باقی تھا جناب نے بیماری شروع ہوئی اپنے کے شاگردوں اور عقیلیت مذدوں کو کچھ سامنہ رکھا اور حضرت مسیح اخیت کی تیاری میں مصروف ہیں، چنانچہ خادم رسول کی عیادت کو دور دوسرے بوگ لئے شروع ہے۔

ایک سارہ عالمت حضرت جس انس رضی اللہ تعالیٰ تھے:

السافی زر کی پر عقیداً اخوت کا اثر

سید افضل، علیہ السلام

کوئی سی کرتا ہے، اس کے مذہب اور فتویٰ اور احادیث کا طبقاً اس نے وہ انسان کی ساری ہماری کارکردگی کیتی ہے۔ آنحضرت شاہی ہے کہ جب سے انسان چھوڑ دیجئے اس وقت سے اس کی ان طبقہ قدر و قبول کیا تھی اُن کی ایسی پیشہ کیا۔ بلکہ کسی کوئی جیشیت سے اسے ضرور ہاتھوں بٹا جائے، میں یہی تزویز کرتا ہیں اُن جنس قیادی انسان کی مالی قویں مظاہرہ کرنے لگیں یہ قادری بخوبی بدلیں گے اسی خفت سے خفت ہوتے گیں۔

اب نعمیت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ انسان کی ہر حرکت یہ پاہنڈیوں ہائکی جائے گی ہیں، اس کی ناشست در حقیقت محدود رفت، خود دلوں، تجارت مذاہعت اور رکتا گول وغیرہ جو ہر قانون کے حرج پر کارجو ہے اور اس سے ایک ایج ہٹا جو جسم شمار کیا جاتا ہے، لیکن حال ہے کہ ان پاہنڈیوں اور قاتلی ہڈیوں کے باوجود وہ گھر منقوص ہیں اس میں مسکون کی خست کیوں نہیں شامل ہوتی اور انسان میں اور مسکون کے انداشت سے جگد کیوں نہیں ہوتا جو ہر دینہ طلبی کی رخوف اندھست طاری ہے کہ فی الواقع اُن افراد نہیں انسان ہیں اُن اُنداشت اکلام کی زندگی اور بصر کی طے کیا یہ مستند گواں ہے ایہ فتنہ پھیل کر ایسا ہو جائے مفترضہ پھیل کر کچھ دلت و فست اس عالم کے نئے جوں ہیں وہ دیکھا جائے ہے کہ اُنہم انسان کی ختم مسائی را لگائی تا بتھوڑی ہیں اس سلط کی ساری مدد و ہمدردی کا راستہ ہو جائی ہے ۹ یاد بخوبی اُن مسکون کی دشمن ہیں گئی ہے، اگر ہمیں تو ہمیں خدا تعالیٰ نے کہی تمام فائدہ خود انسان اپنی مدارج و پیروز کے ۷ مرتب کر لئے ہے۔ اور پھر وہی

اس کائنات میں صرف انسان ہی کی ایک ایسی نیت ہے کہ جس کے افراد کے احوال افضل، اگفار کو کرو اور کامل صرف ان ہی افراد کی مدد و نیتیں رہتا بلکہ دیگر ہائے کام پر بھی وہ مہابت نہ ہو سکتی ہیں، اگر کوئی شخص نیک ہے، سمجھائے، دیانت معاوضہ مانند رہے تو اس کی بخوبی جہاں لے سے بنا تی شمولیتی ہیں وہاں اور وہ کوئی نمودہ اور بہترین نہ کوئی نہیں کرتی ہیں کہ ایک صالح اور نیک شخص کی زندگی ایسی ہوتی ہے، اس لئے ایک شخص کی اصلاح اور درستگی دوسروں کی اصلاح کا سب سان قی ہے اور اس طرح ایک شخص کا بکار بخصل اسی کی ذات اُنکے مدد و نیتیں رہتا بلکہ دوسروں کے بکار اور خرافی کا سبب بنتے ہیں، ہم تو یہ اُنکے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے حکمات و مکات بھی ذمہ انسان ہی پر کیا سمجھی بلکہ ساری کائنات پر شما نہ ہوتے ہیں، وہ ملپٹے اعمال سے سارے عالم کو فتنہ و فساد کی اما جلا کو ہمی کر سکتا ہے اور اُن مسکون کا گھبوارہ بھی بنا سکتا ہے، اس کا درجہ و مسلسلہ کائنات کی ایک ایسی ہم کڑی ہے کہ جس پر مدار و کائنات ہے، اور اس عالم کے تمام اتفاقات کے قدر کی خستہ رکھتے ہیں، اسی حقیقت کو قرآن مجید نے ان العالیاتیں بیان کیا ہے ظاهر النساء اذ في المبارق يلتفت بما كذبتها بآیندی الشفاف ترجمہ:— انسانوں کے ملکوں کی وجہ سے پھیل کر اُنہوں نے اُنہوں نے کیا تھا انسان کی بیگناہ روی اُنہوں نے انسانی انسال پر جب تک انسانی انسال اور اُنہوں نے کیا تھا اس کے اعمال کی تحریک نہیں کی جاتی، اور اس کی بے راد روی کو دکھانی نہیں مبتا اس وقت تک کہ وہ اپنی مقامات سے ناجائز اکاؤنٹنے اور ان مالی

و اقدیم ہے کہ دنیا نجیگی انسانی تقویں کا اعلان کریں
کیا ہے، دنیا بھی گی، اس کی تباہ و مافی صلاحتیوں اور مسلسل
توں کا احاطہ نہیں کر سکی ہے، اس نے انسان کو ایک مہمن
جیوان سے پر بھر کر نہیں جانا ہے، لہذا اس نے یہ کہہ لیا کہ جس طرح
ایک جان کے اعمال کو ظاہری بندشون کے ذریعہ بینکہ باستثنی
ہے، اسی طرح انسان کے اعمال پر بھی قدیم نکانی جائیں گے
اور سچے یا اگلی ہے کہ صرف ظاہری بندشون کے ذریعہ مکوبے
ماہروی سے ہناکہ کر سکتے ہیں لیکن جائیں گے حالانکہ اس کے
خیالات و فکار پر بہرہ نہیں لگایا جاسکتے، اس کے گوشہ نہیں
کے کار ناموں کو کوئی سی، آئی نئی نہیں دریکھ ملت، وہ الگ کوڑ فرب
پر ٹھیک ہے تو کوئی قوت بینکہ بوجاؤں کی ملکاہی کو روک سکتا، اسے
 تمام اعمال پر گرفت بر گز نہیں، ہم فکر کی جو چوت کہہ سکتے ہیں
کہ دنیا اپنی طاقت سے انسان کی بیہاد روی دیکھتے قائم رہے۔

مزہب کی نسبتی

ادمیودی کی مالت ہیں گر کوئی جانانی
کر سکتا ہے تو وہ مذہب سمجھا، وہ ان سے اخذالیوں اور تابعوں اور بیویوں
کا انسداد ہی کیا محنی ہا ملک فتح قیم کر دیتا ہے، اور ان تمام مناذکوں
ہا ملک ہند کو دیکھ لے، اس سے سوت پھر بھوت بچوں کو ریکھ لیں گے
وہ انسان کی صاری تقویں کا صحیح اعلان کر لگاتا ہے اور اس کا صحیح
صرف بتاتا ہے اور اس کی تمام اخلاقی بیواریوں کی صحیح تشخیص
رتا ہے اور خوبی اس کا ملکیتی سمجھی بتاتا ہے، لیکن دنیا کی سہ بھی
اور بدغیری بیشتر سے دیکھی گئی ہے کہ اس سے اپنی بیواریوں کا صحیح اعلان
کر لے سے کوئی کیا ہے، اس سے اپنے صحیح بہنہا کو کیمپنیوں کی اپنے
منشائی اندشیوں کو بدھکالی کی اصرار کی، بخیر خواہیوں کو بدجواہ ہی
نیمالی کیا، یہی نہیں کہ دنیا نے ان جنسنوں کی قدر مانی جیسی کی بلکہ
ان کے عقیم انسان احسانات و اخلاصات کا بہرہ بالکل نئے طریقوں
میانہ اور الگ انھیں ہلاکت دبرداری کے سہیں قابوں میں گرتے
ہے کیا سے کہ نئے دوسرے ہیں تو ان کے پیروں میں لوچن بیویوں
ذال دری گئیں، وہاں میں اگر نے والوں کو پکڑ لے کر نہ ہے
میں تو ان کے بالغ قلم کر دیتے گے، الگ انھوں نے راستے کو چوتھا کوئی
سے باخبر کرنے کا نئے زمان کھوئی ہے تو ان کی زبان کاٹ لائی گئی۔

ت اون گھنی کرتا ہے، بھی اس جس ترمیم کرنے پر بھروسہ ہے اسے اپنے
امریکے بھی مہذب اور مدنظر میں گھر کر دیں جب ہاں کے مظکرین

سے شراب کی مذکروں اور خراہیوں کو پُر نہ فرطائی سے شایست کیا اور
اس کے اسلام کے لئے حفظ تدبریوں سوچی گئیں، خداوم کو اس کے
مذہرات سے اگاہ کر سکتے ہیں پر پیشہ کیا گیا اور "المحمد شریف"
قالوںی دفاتر ہیں شامل کریں اگئی ایک ایسے باوجود دنیا کے
ماشدوں نے اس سے کوئی اٹھنیں لیا، مظکرین کے مابین میں
اداصلی دلائل پا دیں، ہمارا حصہ اسی اور اس طبق ایک بہتر لکھ کر اپنے
کے طرز میں نے ثابت کریا کہ انسان مذہب دشمن اس سے بلکہ
مشین جان لے گا۔

کیا ملت ہے کہ اپنے بھروسے اور اس کے ائمہ تمام
ملکیں نہ تاکادی رو دیا غزوں ترقی کرتی جا رہی ہے حالانکہ اسی
ٹاکست افغانیاں اور تہران کاریاں روزہ روزہ کی طبع داشت اور شکار
ہو چکی ہیں، تہذیب اپنے اپنے ایک جمیں اور کھیسے مانی قیمت کو
میست اور تاروک کر سخے الی ہے بیاری گوس اتنی ترقی کرتی جاتی چھم
یا ایج دنیا کے ہر مذہب ملک میں دنیا چوری، دغا، فدا و مکروہ
فریب اور جس سازی میں اور قالانہ متروع نہیں ہے، میکا
ان خراہیوں کے خم کر سکتے ہیں اپنی بیوی ماڈی ویڈی ویڈی
صرف نہیں کر رہیا ہیں، اور انسان کی ان بیانات خلائق پر قائم کوڑا
ہیں ملکا دیا گیا، پھر کیا ملت ہے کہ دنیا جس متصود کی طالب احمد
جس ملکی خواہیاں ہے وہ اس سے کوئی دوسرے، جو بعد کیتے
سے الہمنی اور سے اعتمادی کا دور دلہے ہے، صاری و نیا اس
میہبیت کا خاتم کر سکتے ہیں اپنی اپنی مدد صدر و قیصل ہو، ملک
اس کے علاج سے قائم رہے، تکہ عالم اپنی نکر دری کا اصراف کرچکی
ہے، انسان کی تمام تلاشی اس میدان میں بالکل بیکھرا اور ہے سور
ہو کر رہ گئی ہیں، اور اس کی بی بی اختری صد کو پیروی کی گئی ہے۔ جو اس
ہے کیوں ہے سادی تہذیب اور علاج مرض کو بعدکر نہ کیوں کرے
اٹ پڑھائے تھی جا رہے ہیں۔ گواہ مرض، جو تھا اگر یوں جو دن سما
کا مصالق ہے، اس سلسلہ کی تمام ہدود و بھروسوں اُسٹا ہی بھسے
ہیش کرتی ہے۔

پڑے، کیبا پڑا قصلہ کرنے تھے۔
جہاں کئے ہو جیا روتھراں مر جگوں اور عاجز نظر آئیں گے
اور کئے ہی ضعیفہ دناؤں سر بیڑوں کا مر جان دکھانی دیں گے۔ کئے
ہی طواہیت اپنی رو سیا ہیوں اور بد کنیوں کی وجہ سے تیر کو تار
ہوں گے اور کئے ہی غزوہ درج و حکم کے مالے ہوئے اپنی کامیاب ہیوں
پر خوش ہو جائے گے؛ اس دن کئے ہی کامیاب ناکام اور کئے ہی مزاد
بامراہ ہوں گے، اس تصویر کو قرآن مجید میں مختلف مقامات میں
 مختلف پیراںوں سے ظاہر کیا گے۔

دو لوگوں کا فرق

اس دل بھائیتے ملے تھے
دو لوگوں کا فرق سے جو زندگی تیار ہو گئی اس کے
متلقی خیال فریلیئے کی حصیت وہاں لادا ملکی ہے چیزیں اس کے
حقیقیہ رکھنے والا ہر کیوں کے گوشوں ہیں یہی بُرا تی کے خیال سے تقدیر الحمد
کا، ایک شخص جو اس تقدیر کیسا تھے زندگی بس کرتا تھے، اور ایک دوہرے
شخص جو اس خیال سے بالکل ہی قابلی سے ہے دلوں کی روشن
زندگی اور طرزِ حیات پر فرو رہا ہے، دلوں کے درمیان بخال ہوا
تفا دیتے گا، دلوں کے سوچنے سمجھنے کے ذہنگ، ترکت و محن کے
طریقے، عرض ہر چیز ایک دوسرے سے کسی صورت میں نہیں کیا جائی
پہلا شخص اپنے اپ کو ہر کام میں بالکل خود فتحیں کیا جائیں یہیں یہیں
کوئی حاکم دفتر تحریر و اسناد ہیں ہے، جس کے اعمال کی باز پوس کرنے
قابلی کوئی ذات موجود نہیں، اگر خاہی تاون کی پاہنڈیاں ہیں
یہیں تو ان سے چھپ چھپا کر وہ سب کی خلاف سلطنتی سکتا ہو جائے
علم بنت کسی کو نہیں بوسکتا، اگر اس کے پاس وقت و طاقت ہے تو
اس کی خواہشات کو روکنے والا کوئی نہیں، اس کی زندگی ایک
بے نکاح گھوڑے کی سی ہو گئی جس کا مقصد اپنا پیٹ پھرنا اور من
ماں اور توکی پس کرنا ہے، جس کے پیٹ لکھر ف، اس زندگی کے لامانو
اور لقصانات ہوں گے اس کے تردید ایک اس نیاتے ایک دوکنی عالم
ہے اور ہر یہی کوئی حساب کرنے کتاب یعنی دلا، اس کا نام درج کی
خانہ کے ہر گوشہ میں مل سکتا ہے۔ ہر طرف ہر شخص خواہ پھوٹا ہو
یا پڑا، عالم ہو یا صہاب، عالمی ہو یا خاص، اپنی اس، نفس پرست اور
اپنے ہی مقام کا ملے گا۔

اس کے مقامیں دوسرے شخص کی زندگی ایک تسلیمان زندگی

یہ دنیا کا قدر ہے اور اسے بھی دنیا اسی وہم کہتے کو نہ کر کے تھے
دنیا نے کمی یہ سوچنے کی رحمت کو راہیں کی کہ مذہب اسے کشم کا نہ
دیتا ہے، وہ ان بھائیوں کا لپٹنے پا س کیا ملاح رکھتا ہے، اگر دنیا
وہ سے کچھ ایک نہ سخی پس کر تی تو کبھی بھی ان خطرات و معاہدہ سے
دوچارہ ہوتی، مذہب انسان کو اتنا حکماطا اور قدردار بنا دیتا ہے کہ
وہ جو ایک کے دل میں پہنچنے نہیں پاتا اور بیان کی بھول بھیاں جس کم
نہیں پہنچتا، اس کا ایک قاعص نا فوجی لظہ رہتا، وہ اپنا ایک قاعص
ذکریہ حیات رکھتا ہے اس کے تردیدیک، ایک مخصوص ایں اور
طور و طرز ہے جسپرہ جیسا تھا انسانی کی تعمیر کرتا ہے، وہ زندگی کی کافی
کئے کچھ مدد و متعین کرتا ہے جس کے اندھی ہو وہ دوستی ہے، وہ
انسان کو سہ لکھ مکھوں پنالا کہ وہ اپنی مخفیہ دری، دکھان پھر
بلکہ اس کو اتنا دبی اور سطحیہ مکھا تا پہنچ کر اس کی ہر ایک دیکت
صرف مالک کے اشارہ ہے ہوتی۔ ۔۔۔۔۔

عَقِيدَةُ آخْرَتِ

اندھیں نہیں ہے کہ وہ صرف ان ظاہری
قیود اور پاہنڈیوں پر اختیار کرتا ہو بلکہ وہ اپنے ملکتے والوں کا نادر
ایک خاص تم کا عقیدہ پیدا کرتا ہے جسے وہ عقیدہ آخِرَت کے نام سے
نمودرم کرتا ہے، اس عقیدہ کا ملک یہ ہے کہ انسان کی زندگی فخر
اسی دنیا تک ہے وہ نہیں ہے بلکہ اس کے بعد ایک داغی اور
ابدی زندگی ملک ہے جو اس قدر انسانوں کو لپٹنے والا
کی جواب دیتی کرنے ہے، جہاں عمل انسانی کے ذریعہ ذلتے کا حالتا
لیجا چاہیے کہ، بھائی اور بُرا تی کے توسلے کے لئے میران فائم کیجئے گی
وہاں کسی کا حق نہیں باواجاہیگا وہ دنیا ملکیں ہے، بہاں انسان نے
حُسْنِ قِيم کا لائق بولایا ہے اسی قِيم کا دہاں پہل پائے گا، دنیا کی کوئی طاقت
دہاں کے خفیدہ کو دنیہ کو سکتی، وہاں کسی میں ہم مارتے تک کی
جزیت نہ ہوگی، اس عالم کے متعلق یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ
ظالم اپنے ظلم کے باوجود انعام دار کو ہم کا مستحق ہو گا، بظلمہ بیٹی بُری
و درماندگی کی وجہ سے اپنا حق پانے سے قاصر ہو گا، اور طبع و فرمائی
محروم، اور مکش دنا فربان ہو رہا ہے۔

آتِ جمعِ الْمُسْتَعِينَ حَمْدُهُ مَنْ يَتَبَيَّنَ مَا لَمْ يَتَبَيَّنَ تَحْكَمُونَ۔
دیکا ہم شر اپنے دل کو گل جھکا دل کے برا بر کر دیں گے، نہیں کیوں جو گیا

فریا ہامنے ہمکی سمجھی تماز نہیں پڑھی ہے، کہا ہاں۔ ارشاد فرمایا
جاؤ اس علیٰ کو اللہ تعالیٰ نے نماز کے قریب مصاف کر دیا۔
زیرا اس کے مقام کیا تھا تک ذکر کئے جائیں، اسلامی تاریخ کا ہر چیز
اس قسم کے نہیں واقعات کا آئینہ رہا ہے، مگر انست میں سزا کا
علم ہوتے ہوئے بھی انہوں نے اپنے قوم کا اعتراف کا دراس فرمی
سرکار کو خودی خدا کے مقابدیں ترجیح دی، کیا تھا کا کوئی تاثر
انہی مانند والوں سے اس کی جڑات ہیں اور ملکا ہے، لیکن اس کے پاس
الحق کی کوئی تظہیر ہے۔

ایک اور واحد اس وقت کی ذکر کئے جیسے ہیں، مسئلہ، جو
نہیں کے سارے قانون اور قانون سازی کی تحریکیں والا تھا۔

ایک ہمدرت در پاور سامت ہیں عاضر ہوئی اور ادھکاپ زنا کا
اعتراف کیا، اپنے مکوت، افتخار فرمایا۔ جب اس ہمدرت کی جانب سے
بے صادر اہم، تو اپنے ارشاد فرمایا اس وقت جا بکر کو حاصل ہے
وضع جعل کے بعد نہ کوئی پوری سیس اس پر فائدہ کی کوئی بھتیہ
یا گھا، حق اس کے قیمتیہ پر اس کو اعتماد دیہی گئی، جیسیں وہ
ہوا تو سزا کے شوق میں درپاور سامت ہیں، وہ باہر عاضر ہوئی، اپنے
فریا جب تھرتہ بمناعت فتح ہوتا، تمدن پر عاضر خدمت خودی کو خدا
اور عرض کرتی ہے یا رسول اللہؐ کے وقت یہ کچھ روحی تکھنے کے لائق ہو گی
ہے، وہی کافی کوکار کرتی ہے، اس کے بعد فران گنوی سے صحابی
کی ہاتھی ہے۔

وہ کون سا جذبہ تھا جو اس سے ہمارا سمجھی لات تھا، وہ کیسا دل بلائی
والا عقیدہ تھا جو اس میں سزا کوئی آسان کریتا تھا، لیکن حق اس
عقیدہ کی تحریکی طاقتی ہے، ہاتھ سے اس اندھے کا کیا طلاق جو بنی پرہنسے
اس میں ہی ناگوں کو کون علاج کرے جو تند سوتون پھر ہتھیار کے ساری
بیماریوں اور تباہیوں کا علاج جس نجگہ کے قریب تھا وہ اب متاثلی
النفات کی تحریکی ہے۔

یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ وہ کیا حقیقی سبب ہے جس کی وجہ
ادھی اللہ سوچنے لگائی ہے، کون سی علت ہے جس کی وجہ پر ہر طرز کی
فلطاطری قبضہ پڑ گی ہے۔

فرعون اس کا علاج | اور جو اپنی جگہ پر ناتاہلی اکا حقیقت ہے

جیگی اور اپنا ہر قدم پھونک کر رکھے گا، اس کے لئے کوئی سی
آنی، لیکن کی ہڑوت نہیں بلکہ اس کا یقینہ خود سے پناہ نہیں
سے محفوظ رکھے گا، اس کی ساری سُنگ و رواں تصور کے ساتھ ہو گی
کہ میکے نے ایک ضایعہ حیات ہے اور ہری بر حرکت کا ہجاء بھے۔
اپنے مولیٰ کے روپ و ذیلتے ہے، جس اپنے آقا کے حلف و روزی کے
کسی صورت سچے نہیں ملکتا، اس کے لئے دن اپر جیسے ہی تعمیر جھا ہے
بھیگا رہتی آغا فیض دشمن تھیں تھیں اور اپنے اور اپنے قتلیں۔ یقین
جس قدر، غلب سے گا اسی اسی قدر پہنچے اعمال میں فنا طب ہو گا،
اوہ بندش ہتھی ہی ٹوٹی ہے تو جائے گی اتنا ہو، وہ بے کام ہوتا
چاہے گا۔

چاہے روبرو اسی کی کشتیر سے واقعات ہو جو دیہی جبکہ
ذریعہ دلوں دنگیوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے واضح خطوط
بھیج سکتے ہیں، اور اس حقیقت کا مجھ اندرازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو
دشمن کا تصور ہے حیات انسانی میں انقلاب و تغیرت ہوتا ہے۔
وہ طبیعی اکھدست صحتی اور شرمندی سیم کے پاس کسی معلومین
اختلاف کرنے پر ہے اسے ہیں، آپہ سے دلائل بڑا ہیں کہ اس کی
ایک کی حقیقی فیصلہ صادر فرمائیا، اس کے بعد اس کے لئے دوسرے دوسرے
بھی کتمیں ہیں کوئی اپنی پرہنسہ نہیں اور زور پہیاں سے فیصلہ
آجائے اور یہ اس کی حقیقی فیصلہ کر دوں، لیکن یا دیکھیں میکے
فیصلے اس کا حقیقی ثابت نہیں ہو گا، اور اس کے لئے اس نال کا
لیٹا ہا اور نہ ہو گا، اس سے قبیلے کو دلائل دیں اس مالک
جو اسپر دینا ہو گا، اس تصریح کا اثر دلوں پر اتنا ہوا کہ پرہنسے نے
مال کو کھنے لئے کھلے کر نا اشراف کر دیا، اور ان میں سے کوئی اس
کوئی عوالت اپنے پاس کوئی ایسی نظر رکھتی ہے۔

ایک صحابی اپنے کے پاس دوڑے چوڑے آئتے ہیں کہیں نہ
ایک ہورست ناہما نر فاکہہ اللہ طیا ہے، مجھ پر خدا کا حکم نا فذ فرمائیے اپنے
دینا ریسیا کسکا بھر لیا، انہوں نے دوبارہ دوبارہ دوسرے دوسرے کیا
پھر لی، اپنے اپنا دے کوئی بھر لیا، جب صحابی کی ہاتھ سے اصرار ہوا
تو اپنے حقیقتی حال دریافت فرمائی، انہوں نے کہا یا مولی اللہ
ایک ہمدرست عاری ہی جس نے سر راہ اس کا بوسہ لیا ہے، اپنے

ذکر ہے جو امورت تک دنیا امن اور بین کا تصور تک ہیں کوئی
ایک اور شخص جس کا مقصد اپنے افراد کا حصول اور اپنے خواہش
کی تکمیل ہو، ایک وہ شخص جس کے ہر کام اور ہر حرکت کی وجہ میں یقین
کا فرمائیں کر سکے ابھی ہر حرکت فعل کا جواب دینا تو کیا اور ان میں
فرق نہیں ہے، ہاں فرق ہے اور بین فرق ۔

یہی ہیں کو عقیدہ خلافت سے دیتا امن ملکوں سے ہم کیا کار
ہوگی بلکہ اس کے دریں حقیقی ترقی کے زیر ہمیط کرنی چاہئے گی۔
قیامت کے نصویر کے بغیر سچی اور حقیقی ترقی تھانہ نہیں ہے، ہاں
ترقی سے وہ صیاد ترقی مراد لے لیا جائے جسیں انسان اپنے ہی
جیسے انسان کی بلکہ کتاب انسان فراہم کرنے میں آگے بٹھ
جائے تب یہ شک ترقی ہی ترقی ہے۔

آگے بڑھتے ہوئے اس کا جو ہاتھ ۔ یہاں تک ترقی
کے مصوب ہیں کہ مطلع حقیقتہ اختیار سے معین ہوتے ہیں۔

احساس فرضیت احساس ہے، اگر کسی فرد یا جماعت اپنے
فرم فرضی کو جانا اور مند مل کر پہنچ دی تو سمجھے کہ ترقی کی راہ
پر وہ فرد یا جماعت کا فرمایا ہو گئی اور اس کی راہ میں کوئی دھلکی
خالی ہیں پہنچتی، اگر مائل پڑھی تو اس کے اقدام کو دکھنی سکتی
کیونکہ فرضیت کا احساس اوری کو کسی کل ازاد یا ہمیں دیتا وہ
جیو ہوتا ہے کہ پر طور اپنے ذر کو اکبرے طبعی طور پر وہ وہ
اصول قوانین کی اعتماد کو دینا لازم تریخیات قرار دے لے گا اور
اس سے سرخواز اخراج فرم کرستے ہوئے وہ تھر اٹھے گا۔

اویسی کے اندر فرضیت کا احساس اس وقت پیدا ہوتا ہے
جب کہ ہے کام یقین ہو کہ اس کے بین پر کامل پتوں کی مارچ ہو
اور اس کی گلیں امید و یقین تو قسم ہاتھ ہوتی ہے، جہاں وہ قانون کی
خلاف ہڑتی کرتے ہوئے گرتا ہو، وہاں قانون کی ابتدا کرتے
ہوئے اس کے قائد بخشندر کی بھی ترقی رکھتا ہو، فرم کارنگاپ
جس طریق سے لرزاد تباہ اور اسی طریق نیک کام کرنے پر امید و رجا
کی جعلکار ہی ڈھنگی تحقیقی ہاتھ اس افلاطون کی ساتھی بیانی کیمیری
ہر حرکت پر ہر جزا اور سزا کا درجہ پر کاغذ وہ کبھی نوجیت کی نہیں اور
کسی مقام میں کی گئی ہو۔

وہ یہ ہے کہ اس انسان کی نگاہیوں سے قطبی اسلام مقصداً جعل
ہو گیا ہے جس کے لئے اسے خلق تھے تی عطا کیا گیا ہے، انسان نے یہ
سوچنا ہی بھجوڑ دیا ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ وہ کیوں
اس دنیا میں آیا۔ اس کے شیئے سائے اس اپ جیات کیوں اسلام
کرنے ہیں؟ اس کائنات کی ہر چیز کیوں، اس کی خدمت ہمیں ہے
صرف ہے؟ کیا زندگی صرف، ایک حرکت کرنے والی کاروباری ہے کہ وہ
بیرون ہوئے یا بھاطر پر اسے پورعی جائیگی؟ اس کے انسان نے
بس بھی کچھ لیا ہے کہ ہمیں صرف زندگی کیواری ہے اور اس زندگی
گزارنے کے لئے اس اپ و سائیں فرمادہم کرنا ہے، خواہ وہ کسی
صورت سے چھوٹے۔

چکار سوچنے اور سمجھنے کی سیدھی راہ انسان کی نظر و سمع اور
ہو گئی ہے، اس سے ازان کا نادری فکر پڑھی تو جسی راہوں پر گئی ہے
جس کا نتیجہ دی ہلکا جو لادی طور پر نکل سکتا تھا، اس کی پر ترقی کیاں
جان بن رہی ہے، وہ کم تباہ رہے اپنی تماہی کے لئے، وہ نہ تنے
اسکو ہاتے بنا، ہاتھے اپنی ہلاکت کے لئے وہ زدہ ہے جیسیں دیکھا دکھا ہے
خود کو تم کرنے کے لئے، اسی نئے نئے مشین میں بنائے ہیں، خود اپنے نیے
پر چھپا اڑائے کرئے۔

جیسا ہم نے ابھی کہا یہ سب کچھ اس سے ہے، یا یہ کہ انسان نے
اپنا مقصد زندگی فرماؤش کر لیا ہے، مذہب انسان کی زندگی کا مقصد
اللہ تعالیٰ کی کامی احاطت و فرمائیزداری قرار دیتا ہے، اس احساس
مقصد کی مکمل و تکمیل قیامت کے بغیر قطعاً ناممکن ہے، حقیقتی قیامت
کو اگر مذہب سے فاش کر دیا جائے تو مذہب، ایک "ظہر" میں ہمکرا
رہ جاتا ہے، جس نے مصلی زندگی پر کوئی اخونہیں پڑتا، اگر زندہ بکے
قاوی حضرت کو برقرار کھا جائے تو یہی میلان کی وہ درجہ خستم
ہو جاتے گی جس کی اساس پر وہ قوموں اور افراد کی تکلیف و تغیر کا
کام انجام دیتا ہے، اور حضور قیامت کی دی ہو گئی جو دنیا کے
اور قیامت کی بوجوہی ہے، اور انسان کے اندرونی خود پر مرضی خشی شوہنہ
پائے گلی ہے جس کی وجہ سے سارا جام فتنہ و فساد کا ماجھا نہیں
ہوا ہے۔

قیامت کا تغیرہ انسانی خود فرضی کے حصہ کو بخیج دین ہے، مذہب
چیکناتا ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ جبکہ اس فرضی کا خاتم

مال کا راستے سے بیفی کری

ترقی کا ایک اہم اصول فناہیت کا
مال کا راستے سے بیفی کری جلد ہے ہے، اور جب نکل کی تو اسی
تاریخ اور دنہ دنہ ہے وہ قم بھی زندہ ہے، اور جوں ہی بہذہ تراں کی قم
تھے محفوظ ہو گیا اس کا وجد ولی عظیم ہو گیا، قیامت کا حصہ ہاں لٹھی
اوہ جان سپاری کا ایک لاملاستہ جنبد دل وہ ماغ میں بھڑا ریا ہے،
کیونکہ اس کی رندگی کا مستعار اس قانون کی اتباع پہنچنے پر وہ ایمان
رکھتا ہوا اسے پھر جان اس قانون کی اعتماد کرنے ہے خواہ اس کی
جان ہی کیوں نہ ملی جائے، اس نے تو افرت کی کامیابی وظلاح کا
سودا اپنی جان لگ کے وقف کر لیا ہے۔

اُس انسان کی برولت وہ اپنے پرکامیں مال کا راستے
ستقتوں ہو گا، اسے یہ سچنے اور لگ کر نہیں بھی خودت ہی خوبیں پڑے گی
کہ میسحد اس کام کا انجام اُس صورت میں برداشت ہو گا، کیونکہ ناکامی
ونا مرادی کا توہاں گزد ہی خوبیں، اسے جس چیز کے سمجھنے کی خروجت
ہے، وہ یہ ہے کہ ایک مجھے کام کرنا ہے یا نہیں، مگر کرتا ہے توہاں جان
مال کی باری لکھ کر کی اسے کرے گا اور ہر منزل پر وہ اپنی کامیابی
ہی کا یقین رکھے گا۔

کس جگہ میں ایک ہماری آنحضرت سے فرماتے ہیں یا رسول
گرس، اس جگہ میں ناجاہد اُن کی طبقاً، اپنے خوب ویاجت
اور خدا کی خوشبوی۔ یعنی تھی محالی کھاتے ہوئے کہ کامیاب کر
سیداں جگہ میں کوئی رہتے ہیں، اوہ جان جان اُفریں سکے خواست
کر پیٹے ہیں۔

ایک وہ شفعت جو قیامت پر جان نرکھتا ہو اور اس نہیں ہیں
اپنی رندگی کو منصر پاتا ہو اس کے احمد و یحیش و دلوار ہیں پیرا ہمکہ
کیونکہ وہ زیادہ سے زیادہ اس دنیا سے فائدہ افسوس کی طرح ہر کیا
اوہ ناظموں کا حسابی کے پڑھنے لئے کیمی کے بعد مگر قدم ٹھوٹھوٹھے کا اور سالمی
بر قدم ہو رہے گا کہ اُن میں اپنے اس مقصود میں بالآخر ہو جاؤں
کثیری وہ سادی جو پرہیز و اکالاں جائیں، اس لمحے اس کامل کسی
ایک مرکز پر جم ہیں ہو سکتا، اور کوئی قوت اس کی الگ جدوجہد کو لے کر
مقصر پر جاہین ہے کیتھی، یعنی یوں آنحضرت پر مقدارہ رکھتے ہوئے اُن کی بعما
منزل، والانہلے منزل دو دنوں تینجی خیسڑیں۔

معنی ہم راہ است وہم غومنزل است

پر کیفیت حقیر اُغڑ کیلئے کسی طرح ماضی خوبیں ہو سکتی،
کیونکہ نہیں کے اندھر کوئی ایسا اھما طبع ہے جیسا ہیں جوں کے ذریعہ
السان کے ہر فعل شیخ پر گرفت کی جائے اور ہر کا وجہ پر انعام
اکام سے فنا تھا اسے ہر اسیا میں مواتع فرامہ ہوتے جائیں گے
جہاں وہ ہمیں دامید سے بالکل ہے پر خاہوگا مصدرا مقامات ایسے
ماضی ہوں گے جان کوئی انکھے دیکھے گی، جہاں کوئی کام
اس کی بارہ فاریوں کو جھیٹتے ہے، جہاں کوئی باختصار کے علاوہ
گرفت نہ کر سکتا ہے، اسی طرح اوری جہاں اپنا ذاتی مقام ہو تو یہ کی
کیا اپنے تھوڑے کو سکتے ہیں کہ وہ اس حالت ہیں یہی قانون کی بدوں
ہیں وکھارہ بہ کام، میں حقیر اُغڑ کی خسرت کے لامان کی بیباہی بالکل
الگ موضع پر جو گئی ہے۔

اس کے مانند وار

الذکھاہی، اسے اپنے قانون کی اتباع میں
کسی ماڑتی امید و خوف کی قطعاً خودت خوبیں پڑتی، اس کے دل و
مذکور ہے تو یقین دھپا ہو جائے کہ جو اس کام کرنا ہے مکمل کام پر
گرفت ہو گی اور اس گرفت سے میں کسی صورت سے ہی نہیں ملے
وہی کوئی قوتیں نہیں دے سکتی، اس فلاں کام سے مجھے
اُن ناچاہے ہیں، مگر یہاں کسی گوشیں بھی نہیں سے اس کا ارکان
یہو گی اُسی گرفت میں اپنی جاؤں گا اور پھر اس ارکان کو جنم کا
لئے تیجی سمجھی ملکانہ پڑے گا۔

تسلیم کا یہ تجھ پر ہو گا کہ اس عقیدہ کا ملٹے والا گورنی کام
اُسے گاؤں یہ کچھ کر نہیں کر سکے گا کہ اس کام سے اس کی ذاتی خفت
وابستہ ہے یا اگر کسی کام نے دل کے چاہوں لئے نہیں ہو سکا کہ
اُس کی ذات کو خودت کا ملٹش لاحق ہے، بلکہ اس کا ہر قدم
انسانی فرضیت اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اُٹھے گا۔

قانون کیسا انہاں کو سکونی

جنکا لازمی تیج پر ہے کہ
ضالعط کے ساتھ انہاں پر بیدا یو جھائے اعلیٰ اس کی ہلکا ہیں تکڑوں کی
یک جائے لپھنے مقصود پر جم ہائیں، اس کا انتہا بیٹھنا، چنانہ ہمزا سونا
چاہی مرضی، ہر جو کوئی ایک ہی قانون کے تالیخ جو اس کی صلی
لگ دے دیا یہی سمت پر مصروف ہو جائے۔

عقیدت کے گیا تھا وہ جو دسیں اتنا ہے، وہ کیا سمجھدہ تغیرت اکابر ہے یا اور
گذر یا اسکی کو پڑنے کیں کریے آیا اور کیسے گیا، کیا کوئی بات اسکتبھ کر
ہر عقیدہ کے ملتے والوں سے کبھی انتہ کی اخلاقی نظریں سرد ہوئی
ہیں؟ کیا اخلاقی دخادر کی اسی طرح ہاں مالی ہوئی ہے؟ کیا کسی زور دست
پر ہمیں سالم قدم روا رکھا گیا؟ ہاں رقم کے تاج و حکمت ان کے
لئے تحریر لئے؟ کیا کہتے ہوئے انسانیت سے کوئی زخم ہوا، اس کی کوئی بیان
اخلاقی کی محوی میتوں فلکیں کہ کہا تھا؟

ثیامت کے عقیدہ سے جس لیزد کا دل دملخ روشن ہو
وہ اپنی فوج کے نئے احکام صادر فرمائیا۔ ریجمنجمنی ہوں کون
قتل کر داد د کی بولے اور کسی عدت کو تسلی کرو، تکمیل کو کہ
بڑھا کر دے، زندگی بیوہ و دار رخت کو قتل کرو، اور دشمنے ضرورت
کی بحال کر دے، زندگی بیوہ و دار رخت کو قتل کرو، اور دشمنے ضرورت
کی بحال کر دے ایسا طبقہ حیات میں بندھی ہوئی ہوتی ہے جس سے
جو دنیا سے الگ تعلگ ایسی خیا دات میں بھرت ہوں گا انہوں
ہرگز قسر میں دکرو دت

جس کا لیڈر دشمن احضرت ﷺ خودت ملنے میں شہید
روز صرف رہنے کے باوجود دس باتیں کئے کوتا جو کہ خدا
تعلیٰ الگ بیری نیکیوں اور بُرا نیکوں کو بربر سزا کر دے، الگ بیری
جنت میں بیسی، نیکیں دوزخ سے بچائے تو یہ اس کا افضل
اور انعام ہو گا۔

انتہ کی باتوں کی تغیرت خوت کے عقیدے کے بغیر
مشکل ہے، اس عقیدہ کی بروامت جرائم بلا خلاق و بدلکار رخی
نیکی سل اور صالح ہے اگری، جو رانی تھی دعافت و پاکیازی کی پھر بد
ہو گئی، جس کے افراد جو راول نیکیوں تھے لوگوں کے اعمال کے
خلاف مبنی گئے، جو فتنہ و فساد اور تبلیغ و غارت کے مریض تھے،
اسن و امان کے دامنی قسماً پاسئے۔

الغرض میں ان کے خاتم اخلاقی میوب، غمیبوں میں
بدلے گئے۔

یہ ہے وہ تغیرت جو عقیدہ آفتستہ سے حیات انسانی میں
دوستہ کرنا تائیں۔

قوت و عزمیت جس کا لازمی نہیں ہے کہ ایک
عون کے اندر ایسی قوت و عزمیت پیدا
ہو جائے جو ہزاروں کی فوج کو بھی نصیب نہ ہو سکتی ہو، اسی نے
آپ و مکھیں میگر ماں قومیتے جس قوم دنیت کے درمیان سمجھتے
ان کے پاس ہرگز استقلال کے بکثرت ماقابلیتی نہیں مل سکتیں
یہی وہ عزم و جہت تھی جس کی وجہ سے ان کی ٹکا ہوں ہیں
فع اور سپاہوں کی بھرپور تسبیحیں اور پیغمبروں سے کہہ دیوارہ وقت
نہیں رکھتی۔

فاتحون کی کامل انتی سب سے پورے حکم کے اس عقیدہ
سے آدمی میں وہ اخلاقی جو ہر بھرتا ہے
جس کی وجہ سے وہ ملکوتیت کا مہال بن جاتا ہے کوئی کس کی زندگی
ایک فاتحون اور ہذا بڑی حیات میں بندھی ہوئی ہوتی ہے جس سے
وہ بھی یا ہر ہیں محل ملکتا، جس کی وجہ سے دامن اخلاق و تہذیب
کی صورت اور کسی وقت میں بھینٹھٹھے ہمیں پاتا۔

ہمارے پیش نظر و مقام فاتحون اور اخلاقی بھرپور تسبیحیں بھی
میں ہمیں نے جیسی زدنیں دیں اسماں کو تہذیب دالا کر دیا، ان کا
راہ پر اقبال ایک ایسا طوفان تھا جو ملکوں پیارا یا اور مداری آیا بیٹھا
کوئی نیا ناس اور مدار کیسے ہوئے خوش نشاں کی طرح بہلے گیا، اسی
چارسے درود چینیز و مکاندر کی جیزو و کشمکشیں اور قیباڑیوں کی تاریخ نہیں؟
کیا ہمارے سلطنت پیغمبر اور پیغمبر کے کارنے نہیں ہیں؟ کہاں ہمیں نے
ایسی فوجوں کے مسلمانوں کیں اخلاقی خوبی کو درکھلا کر دیا؟ ایسا ادا دار، رعنی
شہروں کو اسرار دیران کیا گواہ پا کری ایسا ادا دار کی جسی ہی نہیں شہروں
کو ہاگ ایکانی، مدارلوں کو مدار کیا، ایسا دلیں کو ایسا ادا داری فوج کے
میں آلام و جیزہ جو والی کی تکمیل کیسے ہوئے دیواروں دو شہزادوں کی
حصت کے بیگنے چوڑیوں کے، غرض اسی المموجات ایسا کھلوا
کیوں نہ تکمیل ایکنی اخْلَهُ اَذْلَةَ د جب باشہ کی باری
میں داخل ہوتے ہیں تو اسکے میز زین کو دیں کریمیں، کاہر اسماں نہ ہیں
یہ سب کوئی کسی نے مخفی اپنی باعث و حالت اور حکومت قائم کر کیکے
دنیا پر اپنا سکباری کرنے کے لئے، ان اخلاقیات کی پشتی ہی اس کے ملا دہ
ذاروں کوئی سبب کا رفرانہ نہیں تھی وہ دوستہ کے ہیں۔
اس کے مقابل میں اس اقبال کو پیشہ فخر کیجئے کوئی قیاس کے

باب صحبت

حکایت سرگرم

از دو قسم خود یعنی زبیری و امری

لوٹا: — بھی یہی پرچیں میں قسم کا مخصوص بظاہر ہے جو انتقام ہے۔ لیکن صحت کی اہمیت و ضرورت سمجھنی لظریح ناظرین کے نیچے اس بخوبی کو مخفی بگھانی، مشاہدہ گواہ ہے کہ جماں صحت کے نیزین اور دنیا در قوس کے کامپلی ایجاد محسوس ہے تھے اسیں، بلکہ اکثر حوالات ہیں اصحاب اور دماغ اور تجیبات مانکار انک حدست نہ ہادہ تاثر ہو جاتے ہیں، چنانچہ اسلامی فرقہ کو تائیگے نہ حالت کے لئے بجاں صحت مندوں دماغ کی ضرورت ہے، ہاں تباہ اور درجست جنم گھما اور لیکہ خود رہی ہے، افسوس ہم خود اس بخوبی کے دل کو نہیں ہیں۔ اس ماس کو مستقبل جیشتوں دینا اسی صورت میں مکن ہے جبکہ اس پرک رکھنے جانشی حضرات تاج فرمائیں۔۔۔ سیمی خطمی زبیری صدایک لکھنہ مش تکمکار پڑنے کے ساتھ ساتھ ملٹی بیل گھری بیلی بیکھی ہیں۔ بخوبی سے وعدہ کیا ہے کہ حقیتوں پاپیوں سے کوئی نہ کوئی مخصوص اس سلسلہ کا ارسال فرماتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایسا نے ہبہ کی تو فہیں اور استلافت عطا فراہمے (دعا)

لاؤ پولیس سے فرمائی ہوئی بھکر بستے ہیں اس مرض پر جزو دستیاب ہوئے جس کی وجہ سے اس قسم کی تربیت سے بچنے آئی اور پڑبند رکھنے کے طریقے ہو جاتے ہیں۔ میری اتفاق کفر و اعدام و اصلی بھکر کے مالودین تو ہے کہ وہ ان کو شکری ہوئے ہے ماعول کی مطابقت اختیار کرنے کا بہن سکھائیں، اگر سزا کی ضریت لکھوں بوقوس کے استعمال ہیں بھی خلی و صحبت نہ کریں۔

خندی اور امن کی طرح اس مرض پر کچھ بھکر سے بھکر برپا نہیں۔ دیکھوں کے دریں یعنی دیکھا گیا ہے کہ اگر ایک لاکی میں دشتیاں اور کی علا مات ظاہر ہوں تو کچھ عرصہ بعد صدری لاکی اسی اس مرض میں بھکل ہو گئیں، جس تو کھکن کی خاصیت پر قدر ٹھاکی نہیں ہوئی۔ اور وہ یادہ تر اسی لکھنی کی خاصیت ہے کہ اگر کشتہ اکھست دالی پر دو شریٹ لکھنی پر جاتا ہے، اس کے صفت کیسا تھیں، مخفف اور اس اور ضعف اور قسم وغیرہ کے اثاث پیدا ہو جاتے ہیں، ضعف اور کی وجہ

بیشتری اخلاق اور قیمت، ایک حصی مرض کی نظر میں اگرچہ مرض دیا ہو تو کچھ بخوبی ہوتا ہے، لیکن بخوبی شہر را ہٹھے بچھو بخوبی میں میں اور اس کا راستی دوڑان دکون کیجی، اس تھہ کے درمیے پڑنے لگتے ہیں، اڑھہ سال سے چالیس سال تک بڑی عمر تک پھر اس مرض کی شکار بھی بخوبی دو ملکیں میں کے مالودین مرگی با مراری، مالیوں میں بستا جوں، یا شرائی ہوں، یا اتنا لکھا دیا جائے کہ مالا، ان کو بخوبی اس مرض میں اگر قرار پہنچا جائیں۔

اسباب عشقی تھوں کا استثناء اور میں میں میں شہزادی خلافات کا طلب، راغبی صحت کی کشتہ، جوان لاکھوں کی وصیت کشادی دہننا اس مرض کے عام اسباب ہیں، گزرا اصحاب کے بچے جن کی تربیت مزدوس ہوئی ہوئی اور وہ راویں کے نیزین اس

مخفت رجھی مرض پیدا ہو کر اماضات حکم کے ضعیفہ ہو جائے گتے قبض
سوہنہم، نئے شکم دا چاہا، قبض دھیرہ شکل لانی ہو لا احتیاط المرازم
دشمنا، کے درے پڑتے گتھیں۔

علامات

میں ششم کیا جاتا ہے، چنانچہ پیغام حالت میں مریضہ
کے ماں میں کوٹھیں کسی قد نہیں کروں ہوتی ہے، پھر تھوڑی
دیر کے بعد اس کو ایسا صحن ہوتا ہے کہ بیٹھے ایک گورن سا
الٹکڑا پر کوچاہا ہے اور پھر لیں جا کر اسکے خیال پس سر پریدہ
اس کو نیچے آتا رہتے کی کوشش کرتے ہے اور کسی جیزروں پر لانی کی می
حیکات کرتی ہے، اس کو اپنام ھستا ہو اس اعلومہ ہوتا ہے، ولی کی
دھرنک تیر ہو جاتی ہے اور ایک ڈاپوچ بارگ بے ہوش ہی ہو جاتی
ہے، جب دوڑہ میں کی ہو جاتی ہے تو در درخان دھیرہ موسس

ہجستے گتھے اور پیشاپر قیق دیکھتے خارج ہوتے گتھے ہے
شکر بر صورت

یا زور دوڑ سے ہنسنا شرم کرتی ہے، سید
کاشتی چوپا را دوں کی کشیتی ہے، سر کی پھون کی جانب جھکا دیتی ہے اور
سچھ کو اگے کی جانب الجھاسنکی کوشش کرتی ہے تاکہ میں
جو گولار کا چوہا اس اعلومہ ہوتا ہے وہ مل جائے، تمام مرن کو ترقی
مزدود کرے ہے، جلوی جلدی اٹھی بیٹھی ہے، بعض دھر کے مال
لچھا، کپسٹھا ہوا نا درپیاروں سے سرخواز ناء تباردا و نکوکلتے
کی کوشش کرنا، اول فول بکنا دھیرہ بھی دیکھا گیا ہے، جب
دورے کا زور ختم ہو جاتا ہے تو مریضہ باپتھے اور کانپنے لگتی ہے
باتھ لگانے سے چونک پڑتی ہے اور فاموش پڑتی ہے، اگر کار
تھیقہ نہ کر سس دیتی ہے اور بہش میں کجا تا ہے، بہش میں نے
کے بعد پیشاپا پکشت آتا ہے، اگر مرض شدید ہو تو دین میں کجی
میں دورے پڑ جاتے ہیں۔

بعض بھور توں کو تین تین ہانہاروں میں جھکا دیکھا بلطفہ
ایسی حالت میں دوڑوں کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے ایک دوڑہ
تھیجہ ہے جس پتا کرد درمترخ ہو جاتا ہے، امریجی لانی لانا
سے کچھ کو چام علامات سب مرضیوں میں بچاں ہیں اسی جاتی ہیں
کسی سید کی کبی میں زیادہ ہوتی ہیں، اور کسی محدث میں کوئی علامت

اور کسی محدث میں کوئی ملامت زیادہ نہیں ہوتی ہے، پیر اس
مرض کا درود کبھی غنید کی مالت میں شروع ہیں ہوتا

علامات کی اظاہت

کی کرتے ہیں اور جن بیویت و خیرہ کا
سماں خیال کر کے اس بھاری کے جتنا مرضیوں کی پیدا کرتی
اں کا خیال ہوتا ہے کہ اس کو پیر صاحب مریض کے سر کی تباہی
یا کوئی پیدا نہ رج مریض کے سسم میں گھس گئی ہے اسکی وجہ پر
سے اسکر تک کرتی ہے، اسکی وجہ پر کوئی میکروں قسم یا اسکے خوش
اعنم دوگ بھی ایجاد پیاری بخوبی کا علاج تجویز کر دیں اور جھاؤ
پھونک کے ذریعہ ہی کرتے ہیں اور دھوکہ اور پنڈتوں اور جھاؤ
بھکانی ماذن کے پھونک پھنکرائی کو دو حصی کافی ہیں ضلع کرتے ہیں
اور مریضہ کی دندنگی بھی خراب کرتے ہیں۔

تعیین یا فتح دی شور خواتین کو چاہیے کہ وہ تمارداروں کے
دل پر دماغتے ایسے کہ اور پھر خالات کو دکھ کر کے مرض کا باقاعدہ
حلق کرتے کی ترغیب دیں۔

معینہ تداہیز اور دوہرہ کی حالت میں مریضہ کو ہوا دار مکان جیسیں
لگائی کی جاتی ہے، کی بندش قراڑ جعلی کر دیں، سر کی پچھی ٹکیں
خشی کی حالت میں مریضہ کے پھوپھو سر دیا کی جھیٹیں ماریں، جا
عرق مکلب پا عرق کوڑہ جھوٹکیں، بازوں اور پہلوں کوک کر
پاندھ دیں، اوسا دعا درجہ در ایک ایک بھی اکھیشی میں لایں
اور پھر جن قدرے پانی کے ماؤ کریشی کو مریضہ کی ناک کے سامنے
رکھیں، باہر ٹکنگیں نہیں، یا انڈھک اور گوٹل اگ پر فال بخراں کا
دھوان ناک ہیں یہو تھامیں، مریضہ کے کام سے منٹا کر فوب
رکھ دوستی پیاسیں، ان تواریخ کو مریضہ کو جلدیوں اہم اسماں
رہا، محبت کر نہیں پاؤں یا زیادہ تر مکھانیوں کو مریضہ کے پاس
درہنے، بیٹھا چل جائیں۔

دوسری دو چھوٹے کے بعد پیش کیا مستقل عمل اس کا اسما
کے مطابق بھی پڑا اور ہی تھے، جو اطمینان سبب مرض کا لامعاڑ کے لئے
ہی طلاق شروع کر دیتے ہیں اور ایک بھی اور ایک بھی کو اسی طلاق پر بھکتی دیں
وہ کامیاب نہیں ہوتے، اسی لئے اسے لامعاڑ کے صرف
میتھا تباہی پیش کر دی جائیں۔

دالوں میں۔ موگل کی طال و میں بھٹی اداوار ہر کی دال
خیز ہے۔ بھٹی۔ دودھ۔ یکعنی۔ بالائی۔ آم۔ امرود۔ انگور۔ صیب
سترو۔ دنارا در سوسی کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔

چینی۔ ادوی، ماش کی دال۔ بسورد کی دال۔ بجٹی
کنکنی [۱۰]۔ بیسنس کا گوشت۔ چاہ۔ تیل۔ ترشی۔ ادا۔ پھلی

ادوار۔ لال مرچ۔ اپس۔ پپار۔ اور گرم مصالح کا استعمال نہ کریں۔
اگر ان میں سے کسی چیز کے کھانے کی خبری لا جو تو

بہت کمی کے ساتھ کھائی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیز بیٹا کے غرب
اہلاتی اور خیر بیان غلوں کو روکیں۔ شفیر نامہل غیر میں۔ بیادہ
دیافی محنت سے بچیں۔ بیش و عشرت کی زندگی کو چھوڑ دیں۔ غیضہ
غرضہ اور لکرات سے سچائی کو بچائیں۔

ضروری اٹک [ایک بات یہ اور سمجھ لیجئے کہ "ہمشیر پاٹک"

زادے حریق اور دیگر مراض نکام حصی
سے کسی بھی حد تک مشاہدہ نہ کریں، اس سے مذاہدہ سے بچنے
کے لئے پڑبیں لشیں کر لیجئے کہ ریبہ کا سھولی سی بات ہے وہ دینا، یا
ہبنا، غذا کا خواہوں کا دکھائی دینا، ڈادا فیٹکھلیں کا لفڑا۔

یا لفڑا مادوں کا سستا۔ پیٹ سے گولا سالا مٹنا اسکیں
بیو پلک کر جانا، بیوک کا زائل بھیجا اسی جھیٹ کی جھوٹ علامات
ہیں، اگر بیٹھے بالکل بیووش ہو جاتی ہو۔ مذہبے کف کھلانا ہو، بیان
ماہش باریکی پس کر گھنٹر دو تو الیں طاکر روزا نکھلا دیا کریں۔ اگر
وضھ جمل میں لکھر جہاہ سے زیادہ عرصہ ہو تو پنڈہ بیس ملن کھلا کر
ترک کریں درجنہ ضعیض حصل تک بے دوام اسی رکھیں۔
جس کوی مرض ہو تو اس کو دھیل دی۔ ذکوئی جو کر

کو دھکھائیں۔ اور ذکوئی دادا یا کے ذریعہ استعمال کرائیں، دفعہ
کے وقت تو مناسب تھا ہر سے کام لیں بعد کو مصطفیٰ دوی، یا یک
ماش باریکی پس کر گھنٹر دو تو الیں طاکر روزا نکھلا دیا کریں۔ اگر
وضھ جمل میں لکھر جہاہ سے زیادہ عرصہ ہو تو پنڈہ بیس ملن کھلا کر
ترک کریں درجنہ ضعیض حصل تک بے دوام اسی رکھیں۔
انجام مرض [بچا چوڑا تلبے، الجد اگر ملیں تھوڑے گندوں
کے چھوٹیں نہ پرے اور سبب ہدایت و مشایر مصالح متنقہ هزاری
سے رہا استعمال کرے اور صلاح بھی صحیح تشخیص کی کے اذال مرض
کی طرف متوجہ ہو تو پھر مریضہ کا صحت یا بے ہوجانا کو سکھنی ہے۔
لوكی۔ تردی۔ بلڈس۔ شلم۔ پرول۔ چندرا۔ پاک

غندرا [سماں۔ خرد۔ گوشت ہون۔ بھری کا گاشت سبزیاں
کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔ سالبود۔ ریب۔ علائی کھبڑی بھی
کھل کتے ہیں۔۔۔

لکھنؤ کے مشہور عطر بیات۔ جیداً باودکن

واقع پھولی کمان سے خسیریدیئے

ناصر عطر [لکھنؤی ہناب عطر

اسنو۔ پور۔ بیرائیں۔ ناخ۔ بیسٹ۔ پ۔ اٹک۔ لکھ پیٹ
لکھوں۔ جان۔ دیرو۔ جمل سایان بھکاری کی طباہے۔

ستقل عروان

کھو کھو لے

نقد و تبصرہ

ترتیب اسی درجہ تہایت عالمیں اور سادہ ملٹیجنری کسی بھی ناٹک کو اپنا مطلوبہ
معقول ترجیح کے بسانی ملتا تھا۔ خلاصہ کو وکھاہے "گلستان" کو عربی میں
لکھنے کیزیں۔ فراز "گ" کی تحریک کیا تھی۔ ایک کالم میں گستاخ دو کے
کالم میں اس کا ترجیح "ماچن" اور تصریح کالم میں اس کا ترجیح "مچان"
مل جائیگی۔ الفاظ کے ساتھ یقین کا تکھدیت امتیزیں کئے ہیں۔

کتاب اگرچہ اپنے موضوع پر بہت زیادہ بیسہ نہیں، اول وقت کا
وقتہ بے بایان فی الحقیقت کسی نہیں سے صحیح بلکہ اسی سمجھا ہی نہیں جاوے
تایم میں افسوس نہیں ضروری اور وہ اور وہ الفاظ کی حق دلائل میں کافی جوڑ
بریزی سے کام لیا ہے، بیش ما لیبہ الفاظ کتاب میں ملے ہیں جو موڑ دہ
زیاد کی سماں فروہ بیات کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتے ہیں، مثلاً
"گزٹ"۔۔۔ "عنیت"۔۔۔ "گز"۔۔۔ "غزار"۔۔۔ "گلوبڈت"۔۔۔ "منہانغ"
"گل"۔۔۔ "اصیص"۔۔۔ "غلور"۔۔۔ "فان"۔۔۔ "گول" کیہر۔۔۔ "ستھون"۔
وغیرہ۔۔۔

مولف نے اپنے "افتتاحیہ" میں "التفاس" (ارجع و ملک) کا
کا انذکرہ کیا ہے۔ لیکن یہاں سے خیال میں "اردو و فاری وکھنی ترجیح" و
تقریر کی ضروریات کو جس و خوبی سے بڑی کارکنی ہے اسکا اثر
عشر بھی مذکورہ دو لذیں لغتوں میں تھیں پا جاتا۔ اثر قابلیت کو اف
کو جنابے خیر دے اور کتاب کو اتنا تعظیب بنانے کی مرکزیت کی ہے ت
اس فتنہ سیطی میں مزید کاوش و جدید یہاں پر۔

ہماری فرنیا احمد سعیدی تایف جنابی الفضل حسین ام۔۔۔
ایم۔۔۔ فی۔۔۔ ناٹر۔۔۔ علیہ جاہتی اسی
نام پر۔۔۔ بہ۔۔۔ صفات علیکا۔۔۔ کامل سفید۔۔۔ کھانی۔۔۔ پیاں مولانا
تمیست ہے۔۔۔

اردو و فاری وکھنی مولف جو افضل عہد المحتفظ
بلیواری۔۔۔ ناٹر۔۔۔ صفیر احمد
حسن لختر۔۔۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء بادشاہ یاغ کھنٹو۔۔۔ میون عہد
تل سائز۔۔۔ کا قدر چکنا سفید۔۔۔ کھانی جھانی دیدہ ذیب۔۔۔ جلد پر
صوفیا زگر پوش۔۔۔ قیست پھر دے۔۔۔

استاد کرم جناب مولانا عبد العظیز صاحب کا آنکھ گل ای ایک
شاہنگار" مصباح اللغات تھے اپنی علم کے طفیل میں کافی محتول ہو چکا ہے
بلashہ "مصباح اللغات" جیسی خیم اور مینیدہ و قیعہ لغت کی تائیف
ٹاؤنگ کے نام کو حیات ہادیہ عطا کر رکھنے کی عنانک کافی ہے۔
خیال تھا کہ شاید کار، نام کسی وققی جذبے اور ہنگامی حالات کا تجھیں۔۔۔
یعنی زیر تبصرہ لغت کو دیکھنے کے بعد کہنا پڑتا ہے کہ فتنہ لندن کو لف
کا ایک گمراہ طفیلی خطف ہے اور اس باب کی تازہ کوششیں کسی فری
انگریز کے ہاتھے ایک مستقل دو طبعہ اور جوان کا نسبت ہیں۔ جس کے باعث
اُن کی بکھادشوں اور لکھتوں میں ایک طبق کا خدا۔۔۔ حسن گلبری اور
الحادریت پائی جاتی ہے۔

کتاب کے شروع میں جناب مولانا الحسن میں دینہ می کا
مختصر سایمیں لغتے ہیں اس میں اپنے اشارہ مبتدا یا کہ فونی سے
اردو یا اور دوسرے طرفی ترجیح کرنی، دوں کے لئے پیش نظر لغت کی تی
ضفروری ہے۔ پیش لغت کے بعد دو لغتوں میں مولف نے "عومن
معصف" کا فرض پر دیکھا ہے اور اس کے بعد مذکورہ مذکورہ کے بعض احکام
یہاں کے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ فتنہ لغت اور هر فون و فون
ہیں۔ لیکن ترجیح کرنے والوں کی اساسی کیفیت بعض ضفروری اور غادر
کوئی امور کا تفسیر ہیاں سے ہو رہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اس کتاب کی
افادہ میں اسی کیفیت ہے اس کا فیروزہ۔

مدرسہ ان سکے پڑھنے والے اسلامی ائمہ اور فکریں باشیں بھروسے ہوں۔ اور یہی مسلوب اگر ان کی ائمہ تعلیم میں بھی قائم رہے تو یقیناً ان کا امان و ادعا کیجی دوڑھا فر کے سوراں گلیں کوشون اور علم و مائنک کے گمراہ کی طبعہ وں کے ہے جیسیں و ملکے گا۔

سماری و مان (حضرت سعیم) میں درج یہ کہ حضرت یہ اور طبیعت کو نہیں کہنا ہے بلکہ اپنے اور پیپ اور زیر اپار پیراء میں بیان کیا گیا ہے بلکہ فتنہ اقسام و ممالک کے تہذیب پر مبنی اور ہم ہن پر بھی افسر روشنی قائم ہے۔ موسوں اور ملوکوں کے سبق میں مفید معلومات تکمیل و فتنی میا اسٹ پر بھی ہام ہم بحث کی ہے۔ حضرت افیکی تدوین اور میں کی اکٹھات میں ملوکوں کی خبرات کا بھی ذکر ہے، بہت سوچتے اور تصریح یہ ہے کہ دیں جس سے جس سے تباہ شدہ ہے۔

ہم پرے زندگی کے ساتھ مسلمان ہماں میں سے اپنے پکول کے نے ہنس کے اور اس جیسی و مسری کتب کے اتحاب کی منفارش کر کر اور جن پتوں کو اتنا فیکر مکول ہیں نامہ نہادیکار کو اس کے زیر پشکوئی ذہنیت اور ہندو اور ایشیا اور بیکی کے سلسلے میں ڈھالا جاسا ہے ان کے مان باپ کو لازم ہے کہ ساتھ ساتھ وہ ان کتابوں کو بھی پھیل کے خانگی مطالعہ میں بخین، کم سے کم اتنا تو پوچھ کر گراہی کے جواہر یہ ایک طرف سے ارسہ ہے اور مسری طرف سے ان کی ہوتا ہے اجھکشی میں گتا ہے۔

بالترتیب اور تواتر ان کتابوں کی فراہی کے لئے شائیں درستگاہ و جماعت اسلامی لاپور کے ناظم صاحب سے خطا دکھلت کریں۔ جماعت کے پاس مخصوص جس افیکی کی نہیں بلکہ اتنا تعلیم تمام موضوعات کے لئے اپنی پہترین کتابیں ہیں۔ جس میں سے ہر ایک میں دین و دین کا لایہ تو اون قائم رکھنے کی کامیاب کوشش کی جائی ہے۔

آسان ریاضی حضرت سعیم مؤلف: جناب شوکت علی
بی۔ اے۔ ایل۔ ال۔ ناشر: سکب

جماعت اسلامی، راچمودی، بی۔ صفحات ملکانہ۔ قیمت ۱۰/-
جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ کتاب حساب سمجھا جانا ہے۔
جن بصر صیات کا "بخاری نیما" کے تصریح میں ذکر کیا گیا وہ ایسی ہی
 موجود ہے۔ لکھتی ہو رہا ہے اور طوفانیہ مدرسہ کے خواجوہ فقہوں کے بجائے

کسی قوم کی تہذیب، پھر ماڈی ترقی، وہ معاہی ارتقا تاریخ دندریگی کے لئے بھی تسلیم جس قدر ضروری ہے فتح بیان نہیں پھر تسلیم میں بھی مہنے ریا وہ اہم وہ اہملا قی تسلیم ہے جو بلا ہر لمحہ میں سریعے سادھے معاہین اور کہاں بخوبی پڑھ برقی ہے میکن وہ درستقلی کے عالم المان علم کا بینا دی تپڑ برقی ہے اور اسی کے بعد وہ قوت پر ایوان علم کے استحکام کا ملاستے۔ جماعت اسلامی ایک اس اخبارات و سائل کے دریافت اسلامی اصول اور احتجاجت، تباہی کی روتوں متفق مراتب اولیٰ اولیٰ سعیدگی کیسا تحریک ہے جا رہی ہے تو و مسری طرف تسلیمی خود دیبات پر بھی اسکی توجہات خاص طور پر میزدہ ول ہیں جانپی اس کی طرف سے اب تک بہت سی کی میں اجلک کے ضروری مضمونات پر بخوبی کے لئے شائع ہو چکی ہیں۔ فالیاً "بخاری دینا" کے حصہ اول و دوم پر بھی بچھکی کی شانے پر ہم تبصرہ کو پکے ہیں۔ اب یہ تسلیمی حصہ چھپ کر یاد ہے۔ حضرت ایک موضوع پہنچتے ایک خلک مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ پھر اور دیسیں ہن لوگوں سے اس موضوع کی کتنا ہی مرتب کیں انہوں نے اس کی "عشقی" کو دیکھا۔ قابلِ علاقہ مرض ملک ایک ہزو لازم" سمجھ کر قابلِ توجہی نہ سمجھا تسلیمی کہ حضرت ایک ہیم مضمون کے حصول پر بخوبی کو اپنی طفلا نے غلطت سے جنگ کر کے ہوئے نہایت جیلیں اور سے اب و گیاہ ناسلوں سے گذرنا پڑتا ہے، اور جتنا کہ وہ اپنے عاطفہ اور کوشش کی وجہ سے حاصل کر سکے ہیں وہ ان کے ایوانِ ولیخان میں ایک نافرمانیہ ہمان کی شہنشیست سے قیام ہوئی رہتا ہے جس سے ان کی اتنا جمع او جدت کی کوئی اسی نہیں ہوتا۔

اس کے برخلاف جماعت اسلامی کی طرف سے ابتداء تسلیم کی تحقیق کوئی پیش کی جاہد ہیں ان سب میں یہ ماتشہر کہ سین پتوں کے لئے کوئی دل رکھنے کرنے اور بدل کر شفافی کی طرف دے کر کھلماں اس اس طرح خلک ترمذ میں ان کی غلطت میں رجس بس جاتیں۔ اسی کے ساتھ ایک اہم ترین اور تسلیمی درستقلیت ان کتابوں کی یہ سچے کہنے میں ماؤں کے جمادات اور تخلیقات کو کہ جو وہ درستقلیت غلطیات کے درجہ اور خلدا شناس علم سائنس کی ذات سے بیجا کو قرارے دے دیتے اس شرکی کی حاکیت طبق اور اسلام کے بینا دی اہم ترین بصر صیات کی طرف سے جاتی ہیں۔ غیر ضروری

ہمیں کے تصریح مرض کرنا ضروری ہوا۔
”اسلامی ادب“ اس وقت جن تاریک متذوں میں ہوا رہے
بیش نظر اس بیدان کے خالیہ دن کو پڑی ایسی اختیارات اور اعلیٰ نظری
لازم ہے۔ غیر قاد کو ششیں اور سطیعت اپنے بُرے سُرورات پیدا کر سکے
جیسے۔ چنانچہ یہ بُرے سُروروں کے ساتھ عرض کرنی لگے کہ ”صحیح“ ایک
ایسی تاریک سی ہے جو اسلامی ادب کے غالبوں کو پہنچنے اور اطراف
کرنے کا موقع دیگی۔

بنیں ملے اور اس میں پندرہ سو لوپر متر۔ گویا متنوفات
صرف سول صفحیہ۔ پھر اتحاب اتنا پیر میاری کہ تقریباً اکی بھی فلم
داخل تقاض سے پاک نظر ہیں آئی۔ چند شانس۔

ہنڈیاں وطن سے بوجھے جہوں میں
دھڑا یقانی میں ہوئے ہوں کیوں نہیں تکل (دشدا بیانی)
”دردہ ایقانی“ کے جھول سے قلع نظر کر لیجئے تب بھی اس پر تین
”تفقیہ“ کو کیا کہیں جو ”لے چھپے ہوئوں“ پہلے باتی جاتی ہے۔
کبھی خوت کردہ اپنا بھی رشکی شہستان ہمگا (جاہدی)
”لختاں“ کو تو بکون لا اور کسر لامہ دلوں طرح متشتم بکھلے
لیکن ”شہستان“ کو بکون باکھیں نہیں دیکھا۔
پاہلے یا گھوں پھر تو ٹھم کر دیتے گے اے زہادی۔

تفقید کی انتہائی بھوٹی ہحال ہے۔
موت کی انکھوں میں انکھیں فالکر (نیز و نسخ ابادی)
و ستو پھر سکرا ناز عدگی
”پھر“ کا کوئی محل چیز نہیں۔

حرکے لوز سے روشن ہوئی لکھا و جہاں
سیاہ بھی کی مدد و مات ہو کے رہی (حیرت جلال پوری)
”سدوم“ رات ہو کر بھی ”تھیریہ“۔ مفاصف معاشر الی
کے دریاں دلچار کھڑی کرنا کو کا میسٹ جی چو۔
گیادہ دو کر ساتی تھا تم سے بیگانہ
کرم نہ ازگی انتہات ہو کے رہی۔
و سر امصرخ بھر سے خارج نہیں۔ بہت فو کیا کشا بر
کتابت کی غلبی ہو لیکن کوئی خستہ نہیں یا کہ شاعر کوں اس الفاظ
کہا ہوگا۔

اس کے سماں میں طالب علم کے دماثی باخل کو اسلامی فنکارے
بہ اپنگ کر کی یہ بیان کو شش ایسی ہے۔ مثلاً۔

”مودتے عہد الفاطمی کے دن نظر و کا گھوں آنہ داشت
چھٹا کے حساب سے ۲۵۰ ناداروں کو دیا
بتاؤ اس سے کل کتنا گھوں باشنا۔“
یا مثلاً۔

”اگر فرجت ایک منشیں ایک آیت پڑتے
گویہ احمدہ بقرہ جیسے ۲۰۴ آیتیں ہیں کچھ مند
ہیں پڑے وہ میکات۔“

مشق کے سوالات دیکھنے کا مندوں ہے بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن
وہاں ”عہد الفاطمی“ اور ”ظلمکر“ اور ”سورہ بقرہ“ اور آیات کی تعداد
و غیرہ کی وجہ پر ایسی خرافات میں گی جو کا حق ذہنیت سازی اور
کمی ایسا ہے اسی سے نہیں۔ اور جیسیں لکھنے والے کمی خاص نظر کے
حکمت متعصب ہیں کیا۔ یا اسی ”میکلات“ میں کمی جیسی آیت کے
لیکوں نہالوں کے تحفہ مولیعین سے اپنے حرم اور تہذیب، بکھر کی
تہیم و ترقیب کے لئے اتحاب کیا ہے۔ اس کے پلکس مذکورہ مشق
سوالات مسلمان پر کوئی کمی متعلق سی وہ کاہش کے حسابی قاعوں کے
حلاء بھی کمی ایسی اسیں سمجھائی جائے ہیں۔

اس سے یہ دسمجا جائے کہ ساری کتابیں میں مسائل و
مکمل بھی کاہنگر ہے۔ مولف نے در حاضر کی عام ضروریات کا بھی
قدم پر قدم خال سکھایہ اور اس کا پڑھنے والا دیکھنے کا مندوں کتب
کئی نہیں فاولن سے ”کلر کی خصوصیات“ تکمیلی انشاء اللہ
بیچھے نہیں رہ گا۔

صیحہ [من سبجد]۔ طائب حجازی۔ شائع کردہ۔ مکتبہ علاقہ
یہ کتاب چند متنوفات اور چند نثر پاروں پر مشتمل ہے۔ جو عہد پر اس
لائی تھا کہ زیر تبصرہ آتا۔ لیکن اس کا صراحت کہ اسلامی ادب سے
ٹکے اور کوئی فتنہ نہیں پر شعر دیکھ۔

”بھ نے افکار کی رنگار کارخ مورڈیا
بھ نے تحریر کے اسلوب بدل لے ہو۔“
اسے ”اسلامی ادب“ کی تاریخی کے مقام پر کھلا کر ناجاہدی اور نہ

داغدار ہوتے ہیں۔ ملا وہ اذی "روشن" کا استھان، کمی شخصیات کے ساتھ استھان نہیں ہوتا۔ ہاپ دادا کے کارنلے، صداقتیں انفری و فقر و روش کیے جائیکے ہیں۔ خود ہاپ دادا کو روش کہنا بات نہایتی کی دلیل ہے۔

دفاتر خارج پر فریض کوں ملطیہ
ہاشت کفر کی کرتی ہے کہوں یونگنر پیٹا
(داخلہ)

"دفاتر خارجہ" فیر کسر و رضاافت کے پرہری کے سوا کہیں نہیں بولا جاسکت۔ "بیانات" کا لفظ بیان کسی طور پر اختیار مولانا کی طوفانی تحریر کا انداز پیدا کر رہا ہے۔ اگر یہیں اسلامی شاعری ہے تو اسلامی شاعری کو سلام۔

ان مثالوں سے انداز دیکھیا جاسکتا ہے کہ مجھ فتنے کا خروج اور خروج کا ادبی اسلوبی ہے کیا ہو گا۔ ہم انتہائی عاجزی ادب اور خصوص سے اپنے اسلامی ادبیہ میں سے کوئی بخوبی نہیں کی کہ خود قدر ملت اور جذبہ کا درکردگی میں مشق بعیرت سے دستہ ہو جائیے۔ "اسلامی ادب" کا ناول کیا دالیں گے؟ تحریر سے۔ اور جیوں کی اوس سے۔ ڈالدیوں کا تشارک۔ اس کی آبیادی میں دبر بڑا اور ناصاف ہائی استھان نہیں بونا جائیے۔ اسلام بالخصوص اپنی ہی کے ہاتھوں بدنام ہوا ہے۔ کہیں "اسلامی ادب" کو کہیں ہی مادوں پیشی نہ کیا۔

میہا کا تھیڈ نہیں پڑتا۔ ذمہ دار اہمادہ میا۔ خدق اشریف سیڑھہ۔ لے۔ لے۔

امیں صفات ہیں تا خون کی نخوں سے سیار پر تھر و گذا بھا اور ارادہ سماستہ ادب کی گواہ کن سے ماہدی کے علاقوں پر اور اور جو دشت

لیسا تا پناہاں کروں کیا تھا اس پہنچیں وہ پا مردی سے جائے ہے۔ حکیم نہیں جس پر ستر طی مقالات کے دریں تھیں کے لئے اگر کوئی بخوبی نہیں کیا جائے تو کہے اس کی تمام معروف اقسام پر سر جاصل گھکڑ کی گئی ہے۔ سچے مالوں میں اپنے اپنے قلمکار شامل ہیں۔ کوئی شے نہیں کہ اسلامی ادب کی لذتائید مکریک کو سمجھدے اور جیوں شکل دینے کے لئے صرف اضافوی اور شاعری اور جوہری کاتی نہیں۔ بلکہ علم و استدلال کے خواہ بھری رہنے پڑیں گے۔ جھوٹ مائری پسند ادب کے خصیفہ ملیر واروں کے مفہاہوں نہیں مفتالوں کی اشد ضرورت سے

ریشیں جو اس سے مری ناستار پیش
وہ دمای رنگ بیت خسرا بخدا ۴۰

تمی بیت کو ہالی رنگ بیت بکر کو شاہر نہیں اچھے ہے
مشقی اور سب سے دوقی کا شورت ہے۔ رنگ "بیان" بالکل اسی کو

مور کو من سے منتقل ہے دسید مابرے
یہ اڑاہ بے بس سے اپنیا نہ

میت دھار کا الگ بخیال سے کوٹھی کیتوں کی سب سکری
"اسلامی ادب" میں ہی جائز ہو گی تو یقیناً قطع ہے۔ معمولیوں
ہوتا ہے کہ تھاں

مرد کوئی سے قابو پڑے۔ سے اڑاہ بے بس اپنیا نہ
"گ" اپنیا کیا نہ خود اپنے فخر ہے۔

اک ہٹکٹ ساخا رنگیں جس لوگ (ضیغ ابعاد کری) سا" کامل ہیں۔ اس سے شی کا ہنکڑا ٹھہر کی مقصودہ ہوتا ہے۔ ملا کنکھیں جائیں کی لشتریت اور جیوں کو ابھارنے کا موقع ہے۔

ایہی وقوف اور صدقے میں جباوں (فیر فتح امامی)
تیاری پر جب سوئے کوئے پیسے (فیر فتح امامی)

بہکا صدر دیسا ہے جسے کوئی لرز "صدقة جاؤں" کا
عادرہ میں کر رہے ہیں تھریں سوکرنے کی کوشش کوئے
تیاری پیٹر تشدید کر جائیوں کو پوتے تو شناخت۔ لیکن تھریں سب
بھی یوں غلظی جلیکی۔ یعنی دتفا۔

پر شر کے کام زندگی دو حق ہیں جان و بیان زندگی دفعہ حق ایسی
جیزت ہے شاعر تھانی کے حدہ نہیں جانتا "آنا" اور "پینا"
ہم قافیہ نہیں۔

لشیب دیدہ گریاں ہے اب رو سبہ ہو رہا۔ (غیران)
"ابوہ سنتہ رہنا" کو "روتے ہو رہا" کوئی صاحب
زبان تو کہہ نہیں سکت۔ تھقید اور پھر اسی کو نکل کے دیکھیں کہ کے
رمیان میں اتم رکھیا

ترسے آبا رو سے تھی خوبی کو داد سے دش (غیران)
چہا کام مذہل گئی چہا اور حسید جو رہا
شکر بہت مشہور ہے۔ جس سے صرف بہتی شوہری

بہت سی مفہومی ترمیٰ کا میں تالین کی ہیں، میرے مکالمات ایک متفقہ سلسلہ کی جیشیت سے ان کے زیر تالین ہیں۔ چنانچہ "حضرت موسیٰ" اس سلسلہ کی جو سیکھ لے گئی ہے۔ اس میں اچھے بھی ترین روايات دلائیں کے سلسلے میں صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کی تفصیل، ان کے مالات کو اکٹ اور وہ بخوبی تفصیل کو نہایت ملاست، خوبصورتی کیا تھا میان یعنی اس کتاب سے پڑھنے والے کو درست بخوبی تاریخ علم میں ہمچنانچہ بخوبی پڑھ جائیگا ایسا کے طریق دعوت اور وہ بخوبی ترمیٰ کا فرق ہے۔ براہ مطابق اسلام پڑھنے کو یہ کتب اور اس سلسلہ کی پڑھنے سے مزیدہ ہائیں۔ لیکن یہی سے اکثر پڑھے جیسی اپنی کام میں دوسری کتابوں سے مبتدا ترین ہیں۔

پیغمبر انسانیت [۹۳]۔ الگ انسانیت عدی۔ صفات، عنت، قیمت دس انسانیت، سماں، حکم اصلاح و تبلیغ کیستہ۔ یہ کتب الحمد عصیٰ عدی کی ان پانچ تقریبیں مشتمل ہے جو مختلف پہلوں میں کی گئیں۔ ان تقریبیوں میں دو رعایتی سائل پرست انسانوں میں تقدیرہ تصریح ہے۔ اور اسلامی نقلیٰ تصریح کی دعا حست ہے۔ سلطنت دلائی بخوبی ہی دعوت اسلام میں دو فرمیت ہے گیہرے اور دعست بخوبی چالیہ ہے اور ان میں بدرجہ اتم مرید ہے۔ متر کے فاطمہ مسلمان ہیں ہندوستانی ہیں۔ ایشیائی ہیں بلکہ تمام دنیا کے سب انسان ہیں۔ توانی کی دعوت میں جو ہر گیر فرمیت پائی جاتی ہے جو جان تحریر دیں ہیں بھی ہے۔ بھی وجہ یہ ہے کہ جن جسموں میں ہی کی گئیں انہیں بخوبی تاشر ہر جماعت اور ہر عقیدے کے ووگ خیل اپنے ہنود بھی شامل تھے۔ اور سب سے نہایت سکون اور وہ بخوبی کہا تھا افریق سب کو شنا۔

در رعایت کا تحدیث کیا ہے ماس میں کیا نقاوس ہیں ان نفتانوں کو کیوں تحریر دی کیا جاسکتا ہے۔ ان سوالوں کے واضح اور سبق جوابات "پیغمبر انسانیت" میں ملتے ہیں۔ ہم ناظر ہے اس کتاب کے مطالعہ کی پہنچ مفارش کریں گے۔

اپنا پتہ ہمیشہ صاف رکھئے۔

اور فہارس کے فصل سے تحقیقہ میں ضرورت کو کافی حد تک پہنچا گیا ہے۔ جو لوگ بخانہ آہستہ ہیں کہ اسلامی ادب کے افسوس کا سچے مطلب کیا ہے۔ اس کے لئے وہیں مدد اور کتب کی تعمیم کس نوار نظر سے کی ہے ترقی پسند ادب، سیاسی ادب، جوست پسند ادب، جنگی ادب، اور ادب ہمارے ادب، فہریٰ کے بال مقابل اسلامی ادب کا کیا مفہوم، کیا جیشیت اور کیا عوقد ہے۔ تحقیقہ کیچے ہیں اور کس حد تک اس سے فیر با تجزیہ کا کام یا ماسکن کیا ہے۔ یہ سب جانشی کیلئے تحقیقہ بزرگ کا مطالعہ ہوتا ہے گا۔

اممی طبقہ ہے ایک کارناک مرکب ہے یہ اسلامی ادب کو دی مہار کیا دی پیش کرنے ہیں اور احمد اس سے یہ پھر اور تو کی امسید رکھتے ہیں۔ ساقہ ساقہ پہ بھی عرض کو سے ہیں کہ ملی ثقاہت دھانتی کے ساتھ حسن کوش کا بھی کچھ کھانا ضرور کھانا چاہیے۔ تاہم ممالیں ایک بھی ظلم دشمنی ہیں۔ ایک بھی انسان ہیں۔ تمام مخلوقین میں ملک و خلک ہیں۔ جو حقائق فحای اصلاح، خواری تعمیر اور رواہی فہرست کے جذبے سے پیش کئے گئے ہوں ان میں طریقہت و مصلحت اتنی شیرین اور گلزار ضرور ہونا چاہیے کہ ناظرین کے لئے یہی کزادی گولی ہن کرنا بھک جائیں۔ تحقیقہ تبرکہ اکثر مقالات میں یہ ریکھتے ہیں کہ مقاولہ کا نتے مانی الہیم کو پہنچیہ اتنا لگا کوئی اس طبقہ مجاہد یا ہے کرتا ہی ہر ہر جگہ پر المکتبہ اور دوہوڑہ نویں کے ساتھ گلی ختم ہو جاوے ہے جو کسی تحریر کی پہلے اولاد فرمیت اور دین برائی کے ساتھ ہے۔ مانا تحقیقہ کا موضوع ایک نعم عظیمی میں ہے۔ جس دین میں اصلاحات اور منطقی طرزیاں سے کام لیتا ہی گئے ہیں۔ لیکن اسلام پسند اور میں کے مانستہ ایسی کے اجویں ہیں ایسی مثالیں ناپابھی ہیں اور کوئی سے خلک ہمیں ہو ضرور ہے اس کی تحریر ترقی عالمی اور بیش جاذب ہوئی ہے کہ کہا یہی کوئی سکھ سزا بھی دقت نہیں ہوتی۔

پاکستان میں ترسیل اور کاپڑہ، احمد اور صاحب فہیں لائیں۔ جیکیں آباد و سندھ،

حضرت موسیٰ علیہ السلام مولف تھا جناب اللہ عزیز محمد عاصم الحسینی میری الحنات، صفات عظیم، جمیعتہ مولیعوں و شیعیوں دیگر، ملکت احمدیہ ملکت الحنات، احمدیہ دینی، ناظم مؤلف مسلمانوں کوئی اور طالب علموں کے کتنے

قرآن

ترجمے والے

بلا ترجمہ

قرآن۔۔۔ ترجمہ حضرت شیخ اہلسنت
تفسیر۔۔۔ علامہ شیخ احمد عثماں۔۔۔

یہ قرآن اپنی شہرت دمکبویت کے باعث کسی تعارف کا نہیں۔ آنکھ کے تمام مترجم دشی قرآن (وہ اس کی حیثیت تاروں میں چاندی ہے جس سیرت کیسا حسن صورت بھی کم نہیں۔ متن ترجید اور حوشی صب کے سب بلاک چھپے ہوئے۔ متن کی زین حنائی بلاکوں سے ابھاری ہوتی۔
ہریہ طیبی خوبی میں پہلے د جملہ اعلیٰ چوبیں روپے)

قرآن۔۔۔ ستار دشن حروف نہیں۔۔۔ ہر صفحے پر خوش نہیں۔۔۔

حروف گلے گلے، وشن۔ کاغذ سفید، نائیں لکش
نگن۔ حرکات نہایت عمدگی سے دنیہ ہو۔۔۔

صحت میں بے نظیر، چھپائی میں اعلیٰ۔ جلد کرچع
جس پر سنبھری ڈاتی ہے۔۔۔

ہریہ روپے آنکھ آئے۔۔۔

جلد کرچع

قرآن۔۔۔ ستار دشن حروف۔۔۔

زبر زبر نہایت نہود نہیت سے لگے ہوئے، حروف
صاف، وشن۔

بچوں اور موٹی نگاہ والوں کے لئے خوبی
چیز ہے۔ کم خرچ بالانشیں

ہریہ جلد کرچع پا انچ پرے

قرآن۔۔۔ ترجمہ حضرت مکرم الافت مولانا حافظ
مع حاشیہ صدیدہ۔ پا خبر حضرات خوب جانتے ہیں کہ مولا نا تھا انوی
کام گرامی آجائے کے بعد کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہیں۔
ہر مسلمان حضرت کے ترجمے پر ملکن اعتماد کرتا ہے۔ مزید خوبی اس
قرآن کی یہ ہے کہ شروع میں چند مغایر چیزوں شامل کی گئی ہیں۔
جن سے پڑھنے والے تجد فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تاریخ صحف
جز از ای قرآن قصص القرآن نکلم و مشایہ۔ احکام القرآن تاریخ
قرآن۔ تعداد کلمات د حروف قرآن د تعداد حرکات سکنات۔
سید لوں کی فہرست، پسہ مضافین ملیں اردو میں ہیں۔
کاغذ سفید، لکھائی چھپائی روشن، زین حفائی۔
ہریہ جلد کرچع دس روپے (جملہ اعلیٰ تیرہ روپے)

دینی علمی کتابیں

مکتبہ تحریک سے کتابیں خرید کر فرمی خدمت میں بانٹائیں

مکمل دنیا کی زیور

سما اور سیل عزم وغیرہ۔ قصص القرآن کی مکمل و مختصر تفسیر۔
قیمت پانچ روپیے۔

حصہ چھارواں۔ حضرت میمی اور حضرت حاتم الایخاڑہ اللہ عاصم
کے مکمل مختصر حالات۔ قیمت چھوڑ دی پانچ روپیے۔ قیمت مکمل
ست غیر مقدمہ تین روپیے افواہ نئے۔ ہر حصہ آنکھ الگ الگ بھی طلب
کیا جاسکتا ہے۔

ایک ناچارکوہ پیچیدہ یہ وال جوانی کا بیکن قتل جو بنت
بیک ناچارکوہ پیچیدہ یہ وال جوانی کا بیکن قتل جو بنت

تقریر کیا ہے؟

آئیے سے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی کی تصریح باری
(اردو) کا درج حصہ آپ کو دکھائیں جو اس عقدہ کی نقاب کشانی
کرتا ہے۔ عام شہر مذہب زبان میں دلشیں دلائل اور تقدیر کی الجھو
کا حصل۔ آپ مان جائیں گے کہ "تقریر" مکمل موضوع پر
آج تک اس سے بہتر نہیں آپ نہیں ہیں۔

لکھائی چھپائی کا غلام سعدہ
قیمت صرف اٹھ لئے۔

روزمرہ کے معاملات میں صحیح شرعی پہنچانی کے لئے اس
مشہور زبانہ کتاب کا ہر مسلمان گھر میں رہنا ضروری ہے۔ ہر مسلمان
خصوصاً عورتوں کے لئے یہ ایک نعمت ہے۔ بعض مصید
اصلتے جی کتے گئے ہیں۔ مثلاً شیدہ کاری۔ طبیعت ہری معمولات
محموکی۔ بسوار الحصنت (غیرہ وغیرہ)۔

کاغذ۔ کاتب و طباعت مدد مکمل گیارہ حصے۔ قیمت
میرے مقلد پندرہ روپیے (محلہ سترہ روپیے)

قصص القرآن

ایک عظیم اثر انگلی اولیٰ و خیرہ اور دوسران میں
حتله ذہل۔ حضرت ادم علیہ السلام سے یک حضرت مولیٰ دہار دن
مکمل تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و دعائات۔ قیمت چھوڑ پیچے۔
حصہ دوسم۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے یک حضرت میمی علیہ السلام
مکمل تمام پیغمبروں کی مکمل سوائیں حیات اور ان کی دعوت کی مختصر
نشریخ و تفسیر۔ قیمت صرف تین روپیے۔

حصہ سوم۔ اصحاب الکھف والریشم اصحاب لقریۃ انعامہ است
اصحاب الریس۔ سیت المقدس اور یہود۔ اصحاب الامداد۔
اصحاب الغیل۔ اصحاب بختہ والقریۃ بنین اور سیہ سکندری

امام اعظم ابوحنینہ کی مفضل سوانح حیات

سیرۃ الشفیان (دارود)

صلوٰن کی اکثریت امام ابوحنینہ کی پیری ہے۔ لیکن کم لوگ ہیں جو دین کے اسن اعلیٰ حسین کی ساری حیات کو واقع ہوں۔ «سیرۃ الشفیان» اسی کی کوپورا کرتی ہے۔ اس میں آپ کی زندگی کے مفضل حالات اور تجربہ، ایمان افراد و اتفاقات۔ اور عترت ناک دلچسپ کو اتفاقی صحیح کئے گئے ہیں۔ قیمت غیر مقدار دار دوسرے (بلدین روپے)

مختصر سیرۃ الشفیان

قمران کی صداقت

مجہر ان التنبیل (الدوہ)

دیگر صفاتیں ذہبی کے مقابلہ میں دوسرا مل لیں، ایک لاجوب تنبیہت جواب نایاب ہوتی جائی ہے، قیمت تین روپے (بلدین روپے مارہ تسلی)

عملیات کی کنجی

جو اہر خمسہ اصلی

جو اہر خمسہ اصلی اور وارثہ سے نایاب ہی، الفاق سے کچھ نہیں احتکے ہیں۔ توبیہ عملیات اجنات و مشیطین، حرمہ و مکات کے سخن علیت غریب چیزوں سے یہ کتاب حضرت ہے، دینا کی ہر چیز ضرورت کے نئے سیں مجہر عملیات و توبیہات موجود ہیں۔ کوئی کتاب میں موضوٰ مع پر آج گئے، اتنی مفضل طبلہ ہیں لکھی گئی، اور لطف یہ ہے کہ غیر مسلمی مشرک اذرا کو اُن سے ہمچنان صاف ہے۔

پیر غیر مغلب پا پیر دے
(بلد جو در دے)

ترجمان الحجۃ

حضرت ابوحنینہ کی مفضل سوانح حیات

ارشادات نبوی کا جامع اور متندر ذخیرہ و ریاض
جلد اول۔ اور دوسری آج ہنگامہ احادیث کے چند مختصر اور ناقص
نزاجم کے سوا کوئی متمم باشان کارنا ملے جیسا نہیں یا اگلی، یہ بڑا موقع
ہے کہ در ترجمان الحجۃ کے نام سے فرماتے حدیث کا عظیم الشان
سند شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی مفصل عبارات میں اعرابہ ساخت
ہیں اس میں تم ترجیحاً دلنشکی دو۔ شروع میں ایک بسط مقدمہ
ہے۔ جس میں ارشادات نبوی کی اہمیت افادہ ادا دیش کے مراثتہ
مکار پر بہترین بحث کے علاوہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقام راست
و موقوت اور وجہ اہم ترین عنایات پر تفصیل کیا گیا ہے۔ بعض شہود
آخر حدیث اور اکابرین ابتدی کے ملالات بھی شامل رکھتے ہیں۔

پیر دس روپے (بلد جو در دے)

جلد ثالث۔ خاصت بمعجزات کے بارے۔ «ترجمان الحجۃ» کو
مجہر اہمیت جدلوں میں تقسیم کر دیا گیا، چنانچہ جلدی اکٹاللیکان
والاسلام کے تمام اہم الاباض پیش کیے ہے، پہلی جلد کی سب تجوییں
اس میں موجود ہیں۔ پیر دوسرے (بلد جو در دے)

علامات قیامت

مصنف۔ حضرت شاہ رفعی الدین، بلوی رحمتہ اللہ علیہ
قیامت کب اور کس طرح آئیگی۔ مفضل جواب قرآن اور حدیث
کی رہنمی میں۔ قیمت میں۔

آداب النبی

حجۃ الاسلام امام مغاربی کا ایسا ایمان افسر و زرمالہ
جس میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخیاق، شماش اور
حلیب شریون و محرمات وغیرہ اختصارہ ملاست کیا تھیج کئے
گئے ہیں۔ بدیر صرف اُن

ملکہ نجیب و مکار لافعہ بھی کی مشترک اشاعت پر صرف ہوتا ہے

المصالح العقلية

اصلاح الرسم (داردو)

از حضرت مولانا اشرف علی تھا نویٰ، زندگی کے بڑے سبے شمار رسماں اور طریقے ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جو فی الحقیقت غیر سلامی ہیں لیکن ہم لا علیٰ کے سبب ایکی جزویٰ سے واقعہ ہیں، ایسے کم درجات کی اصول کے نئے حضرت حکیم الامت کی تصمیم بیشتر بیان ہے زبان عام فہم سیں، اخیر رسانہ صفاتی معاملات بھی شامل ہے کتاب مجدد، عن خوبصورت رکھنی تائیں، بدیکروہ پر یاد رکھنے۔

تسلیم الدین (داردو)

از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھا نویٰ۔ بہت آسان اردو میں زین کے ضروری احکامات کی لائیں تصریفات مشکل و برجعت کی تفصیل، تصوف کے نکات پر معلومات انگریز لفظوں سے تعریف شیخ، سلیمان اور دیگرا ہم مہاہث، خوبصورت مائل مع جمل قیمت ایک روپیہ بارہ تائیں۔

تفصیل الرحمن (حصہ اول)

مصنف، حضرت مولانا یعقوب الرحمن صاحب عثانتیٰ نئے عام نہیں اور لائیں اسلوب ہیں افسیر قرآن کا ایمان افراد مسلم حصہ اول اس اللہ، الحمد و حمد و نین کی تفسیر و اوضاع پر مشتمل ہے مفتر نے موقع پر موجود حضرت شاہ ولی نژادہ، حضرت مولانا نعمت احمد اور دیگر بلند پایہ علماء کی کارکفلا صبحی شامل کیا ہے۔

قیمت ۱۰ روپیہ (ملزوم)

احکام اسلامی کی حکمتیں

لکنوار و عالیٰ کیفیت حاصل ہو گا ان لوگوں کو جو یہ جان سکیں کہ اسلام کے قوانین حکم میں کیا حکمت ہے۔ قوانین حکم میں کیا صورت ہے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نے دو المصلح العقلیٰ میں مذکورہ ذکر کے مکالح بحق دشمن اور دیگر صورتیں کی مصلحتوں اور یا نکیوں پر عالم فہم ملکیں اور دوسری روشنی ملی ہے۔ غیر تبرکت سفر دخلت ہے۔

حیات المسلمين (داردو)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علیٰ نے اس کتاب میں ایکی آیتی جیزیں شاہی کیا ہے جو کو اخذ کر کے مسلمان کی زندگی صحیح سنتی میں اسلامی زندگی ہو جاتی ہے۔ جو امام اموں عفتادہ در اعمال و شہادات مختلف مذکوی کتابوں پر بھرے ہوئے ہیں ان کو بھاگ کر کے ہر شخص کے لئے تکمیل حقائق اور حکمیں حجاوت کی ملکل راہ آسان کروی ٹوکی ہے۔ بلکہ خوبصورت ماسکوں۔ قیمت ۱۰ روپیہ

ہدایت قرآن

اسلام اور سچے اسلام مسلم کے پیغام کی تاباک صداقت کو بھیج کر کے لیے ادا نہ کی ہے بلکل حدیث کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

التوحید

اسلام کی توحیدی غالیں بے ایمان افراد مصلحت کا خزانہ ہے۔

ہدایت ایک روپیہ۔

ہدایت عربی

لہاڑی آسان عالم فہم ادا نہ میں عربی پڑھنے لکھنے اور بولنے کے قادر پر مشتمل ہے کتاب عربی کے شایعیں کے لئے بہترین استاد ہے۔

کلم خود جا نہیں، قیمت ایک روپیہ چار تائیں۔

حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور خود لوگوں پر کے وہ بنی آمزہ ایمان الفوز واقعیٰ جنکے مطابع سے درج تازہ اور بینہ کشادہ ہوتا ہے، تازہ ایڈیشن عمر کرتا ہے اور طباغت اور سفید کا فتنہ جلوہ خوبصورت گرد پر اپنے ہوئے اور دوپے چار آسنے۔

اُردو عربی لغت کی ایک عظیم کتاب

مصلح المذاہ

پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو شمع

عربی اردو دکشنری

پھیل ہزار سے زائد قدریم و جدید عربی لغات کا
جامع و مستند دخیلہ

چند خصوصیات (۱) تقریباً تیس ہزار قدریم و جدید عربی لغات
و مذاہات کا جامع ذخیرہ۔

(۲) قوانین کوئی کے تمام لغات و اصطلاحات کا جمود۔

(۳) مصادر شام و خیرہ میں تمیل جو بیانات کی نشر کرے۔

(۴) ہر لغت کی مادہ سے قطع نظر ہنی اصل صورت میں انگریزی تکشیف
کے طور پر ترتیب۔

(۵) ہر عربی لغٹا اغراہ۔

(۶) ہر لغت سے متعلق ضروری امور و حدود و جمیعت تذکرہ تائید
باب و صد وغیرہ کی قرضھ۔

(۷) ہر لغت اشارات و رہنمای انتہا۔

(۸) زبان سادہ۔ شگفتہ۔

(۹) شروع میں قاعده عربی مشتمل جامع دعا۔

پھیل سوم۔ کتابت و طباعت اعلیٰ کا غرض فیکن۔ ضمبوط سرد مر رنگین
صفات منظہ قیمت غیر مقدم آنہوں پے (جگہ اعلیٰ دس روپے)

مولانا ابوالکلام آزاد کا بہت آموڑا فہم۔

قمر بکانی

مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک مشہور و مختصری صفت کے افسوس سے متاثر ہو کر ادا
کھا ہے۔ کتاب میں مشربی مصنف کا افسوس بھی شامل ہے، قابل
مطالعہ چیز ہے۔ قیمت ۱۰

مکتبہ تجسسی کی فہرست کتب مفت طلب فرمائی

ی عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی خصوصیتوں کے لاملا ہے بیشتر ہے۔
جانب ایک سے اردو میں لغات کے ترتیب اور شروع کا تعلق
ہے۔ آنکہ اس درجہ کی کوئی دکشنری وجود میں نہیں آتی۔ سابق
سال کی عرقی تحریک اور کوششوں کے بعد ہری قلعی کے ایکراں سے
ناؤ مصافت پہنچن۔ عظیم القراءت اصحاب ذوق کی خدمت میں
پیش کیا ہارہا ہے۔

المخرب جو عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سے
زیادہ ہماں اور دل پر کبھی ہاتھی ہے۔

مصلح المذاہ میں صرف اس کتاب کا پہلا اعلیٰ کشید
کریں گے بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی درجی بند
پاہی اور قسم کتابوں سے اخراج استباط کی تمام صلاحیتوں کو کامیاب کر
دوڑی گئی ہے۔ جیسے تو اس سماں الحسروں، اقرب الوارد
حجهۃ اللعنة، نہایہ این اشیاء میں الہمار۔ مفردات، امام راغب۔
کتاب الاحوال، عینی الارب صراح وغیرہ۔

مصلح المذاہ علماء طبلہ عربی سے پچھی رکھنے
 والے، انگریزی والے، اردو خواں سب کے لئے بسی مفید ہے۔ جلد
 خوبصورت اور ضبط حداUGH گرد پوچش۔ قیمت سو لرہ دوپے۔

اعیا القرآن

تیس لکھیں حضرت علامہ شبیر احمد عثمنی ای معاشرۃ الازاد و تصنیف
ہلیں ہوتیں کہ علاقہ موسویہ حرمہ احلام ہونیکے سامنے کہیں بادشاہ تھے
شواریان عالمیم، دیپدرا و ریپٹیل اسیں استدایا تکنی غرض ایک تحریر و ریجی
کے قائل ہیں، دھنائیں اسی ای قرآن کی تحریر پر اعتماد کی ہیں ایکہ وہاں
میکن جو ایات احادیث القرآن میں ملاحظہ فرمائیجہ۔ بدی صرف ۱۰

الانسان کی حقیقت

از حجۃ الاسلام امام فرازی رحمۃ اللہ علیہ قرآن و محدث کی روشنی میں
انسان کی حقیقت پر ایمان انفراد کلام، صفات علویہ تیزت اور

نصائح امام فرازی

امام فرازی کی تحریر کردہ چند فاصیحیتیں، کرذہ میں دریافت ہیں۔

بيان السنۃ والجماعۃ

اماں المحدثین حضرت امام طحا وی رحمۃ الشریعی کی تحریر
مایوس تھیف کا سلیس اور درود ہے۔ جیسا کہ نامہ سطہا ہر ہے، اس کتب
کتاب میں اہل حست والجماعۃ کے بیان وی عقائد کا بیان ہے۔ تیزت اور
تھیف

الفکار وغیرہ

مصنفہ مولانا شلی حلیہ الرحمۃ

حضرت گورن روفی کی سیرت حالت اور کام نامون پڑک یہ کتاب ایام
علمیں جسی مقابلوں مشہور ہوئی، و محتاج بیان نہیں، حقیقت یہ کہ
اسلام کے اس متوج اعظم اور طلیع جیل کی زندگی اور دو خلافت کی تفصیل
”الث دوق“ سے زیادہ اکثری اور کتاب میں خیراتی، نصر ایکی
سیرت اور اخلاقی و فضائل کا بیان ہے جو کہ جگہ کہتے ہے عہد
خلافت کے حیرت انگیز و اعجات، آنکے علمی کافی لذی اور سندی کا رنگے
اویشیں مدرس کوں کی صحیع تفصیلیں شامل کتاب ہیں۔
اصلی تواریخ کے سببے زیرین و مرکی تحریر کا درج جائیکیہ ”تفاریخ“
این قسم کی واحد تصنیف ہے۔ تازہ ایڈیشن مجدد و مصطفیٰ کو، قیمت ۱۰ روپیہ

ہدایات میں لانا سید سلیمان زندوی

۳۹۲ صفحات پر مشتمل مولانا سید سلیمان زندوی کے فاصیح ماذ
معجزہ ایضاً معاذین کا یہ سورہ ہے جسی فرضت میں مطالعہ کی جیزی ہے۔
میش لعلی درج کے معلومات سے لبریز معاذین گویا جیش
قیمت ۱۰ روپیہ ایکا شانہ زندہ درجے گئے ہیں۔
تیزت غیر بلند چاروپے (مبتداً پا پکھ رہے)

منہاج شاہ، بھکر کا پور

با ہر حضرات جاستہ ہیں کہ حضرت مولانا محمدقا اصحاب ناظمیؒ نے
ٹبہ بے ٹرس پا دیلوں سے مٹا ظریفے کے اوہ جیسی تخفیت ہے، ان کے
ایک اکرم اور جیسی تخفیت غرب مناظرے کی تکمیلیں دیتا ہے شاہ جہاں
میں ملاحظہ فرمائیے۔ ولائی اول عذر بخش پر اپ عشق عشق کی عائیں تو
بھارا ذمہ۔ قیمت حرف غر۔

لطیف حکاہ

عوام ہوں یا فاس۔ سب کی زندگی ہیں کچھ کہ لطیفہ میں آتے ہیں
یعنی شہرو خصیتوں کے لطیفہ اپنے بھی ماحظہ نہ رہائی، اس کتب
میں جن حضرات کی زندگی کے لطیفہ درج ہیں ان ہیں کچھ کے نام ہیں
علاء ملة تعالیٰ، مولانا ابوالکلام آزاد، حضرت وزیر شاہ صاحب، فیروز غان
لدن، مولانا محمد علی جویر، جانب عالم اللہ شاہ بخاری، شاہ عبدالعزیز۔
مولانا نامہ، مولانا محمد اشرف ملیٹھانوی وغیرہم۔

کتاب بلدر ہے۔ مع ڈسٹ کور۔ قیمت ۱۰ روپیہ

شہید اعظم

حضرت امام حسین

لے کر بڑا کاکل میں حسان کو بدھل۔ تڑپی ہے تجھے لا غریب گوشہ مہنول
اثر فام حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، حضرت امام حسین،
لادر و اقبال اکر پڑ کے مغلق تاریخی تحقیق، دروغہ روایات کا مورد، قیمت مر
اسلام کے اہم عقائد

كتاب الحوصیت (اردو)

۱۔ امام علیم حضرت ابو حیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
بعض اہم اصول و حقائق کی تشریح مذیلان عالم فہم میں صورت قیمت
فقہ المبتدئ (اردو)

۲۔ امام علیم الرضیف رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ فہم لشیں، قیمت

خلافاتِ راشدین

مولفہ مولانا عبد اللہ شکر حسین

ہر دن کئے طبقہ ملیوہ سات متزوال ہیں ہم فرمائیں، اوجس کا اروہیں تقطیع ترجیح بھی سات متزوال ہیں کہا دیا گیا ہے، یہ بھی ہر دن کے لئے ملیوہ ملیوہ مخصوص ہے، دعائے حرب المحرر شوری ہفت احراب شجرات چشت بکٹ وادیاں بدل دیں۔ اور یعنی اہم فوائدنا قدر ضرور ہے۔ کتابت درود تسبیح کاغذ سعید، بدی فیر بلند بھر (بلند درد ہے)۔

صحابہ کی کجاں مشاری

محاجہ نام سے چہ ہوئے جب تک حیرت انگیز واقعات رسول پاک کی عجتی ثڑھانے والے سچے قصہ، انتہائی دلچسپ اور نصیحت آمیز، قیمت آنہا ہے۔

محاجہ مخالف امام

خلافاتِ راشدین کے منتخب حالات و فضائل قیمت ایک دہہ اگلے

فضائل نکاز

قرآن و حدیث کی روشنی میں نماز کی خوبیوں اور فضائلوں کا جامد و درج فضل بیان قیمت ۱۵ مر.

فضائل تبلیغ

تبلیغ ہیں کی فضیلتیں ہیں اور ہر شخص اپنی مدد پر کس طرح اس ورنی فرضیہ کو داکر کے سعادت وارین حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت ۱۰

فضائل رمضان

رمضان کی عجتی اور روزے کی برکات و فضائل کا درج فائز تذکرہ قیمت ۲۰

تعلیمِ اسلام

یہ شہود کتے ہیں کہ طرح آج بھی اپ کے چوپ کی تسلیم کا بھروسہ دی جز بھے، وہ کسی بھی اسکول یا مدرسہ میں پڑھتے ہوں، اپ تعلیمِ اسلام انھیں ضرور ملا جائے کرتا ہے، اسلام کی جتنا ہی تعلیم اونچی تائیں کو لو کر یہ کوئی نہیں نقص کر سکتے، اس طبقہ میان کی خوبیوں، دوستی کا اونچی تائیں شرمند ہوتے ہیں، حضور اُنھیں چند وہیں ہوتے ہیں، چہارم، مکمل سیست مقدار دو دفعے، ہر حصہ اُنگ بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

مشناجاً مقبول

بع قربات عند الشد و صلوٰۃ الرسول

سینی:- ادعیّة ما ثوره و قرآنی دعائیں

جن میں تمام دعائیں قرآن شریف اور احادیث مسیح سے حضرت الحاج کولا نا شاہ مولانا شریف میں صاحب مظلوم نے صحیح فرمائی ہند کے

ایک معرفت کنہ الازم اور کتاب

البیان فی علوم الفتوح

سائنس اور فلسفہ باطل کے مقابلہ میں اسلامی نظریاً و اصول کی قیمت و حقائقیت قرآن کی روشنی میں

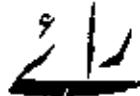
خدا کی ذات و صفات، تسامع ملائکہ، جزا و سزا، ثواب و عذاب، قبر، جنت، دوزخ، بیوت والہیام، ہمی کی روحانی قوت وغیرہ کی تشریح و توضیح، شکر کی اعترافات کا ازالہ، اسلام ہی کے دین کا ایں اور صراطِ مستقیم ہمی کے دلائل، فحاحت و بلاغت، استعارة و کسایہ، تاسیخ و شسوخ، قرآنی اصطلاحات اور اختلاف قراءۃ وغیرہ پر مختصر کلام۔

اس کتاب کے مصنف، تفسیر حلقانی کے مؤلف احمدہ المحدثین علامہ مولوی عبدالحق حلقانی مفسر وبلوی ہیں۔

علامہ ابو مشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں اپنی اہل کی ائمہ اس کتاب کے ہمارے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ صفات

کا فخر نہیں ہے مولانا سیدنا الحسینی چھپائی نفیس، ہدیہ چودہ روپیہ (محلہ پنڈہ روپیہ)

واضح ہے کہ یہی وہ نایاب کی بستی کو بعض فہرستوں میں بھی پوچھ لیجیگی، تصور نے لئے دستیاب ہے، ہیں جلد طلب فرمائیے۔



حضرت العلام مولانا اوزرشاہ صاحب کشمیری علیہ السلام

حضرات علماء حرام اہلِ صلام کی عالی خدمت میں بروضہ ہے کہ حضرت نے تفسیر حلقانی اور اس کے دو نیز مخدوموں کا مطالعوکیا اور کرتا رہا ہے، متعدد میں

جناب مفسر و حومہ نے علم قرآنیہ و حدائقی فرقانیہ دربار کیلماجراز و فضاحت و بلاغت اور طبقات خلیل و محارث اور مقالات اسلامیہ اور اخوازع دلائل احمدہ قادیہ

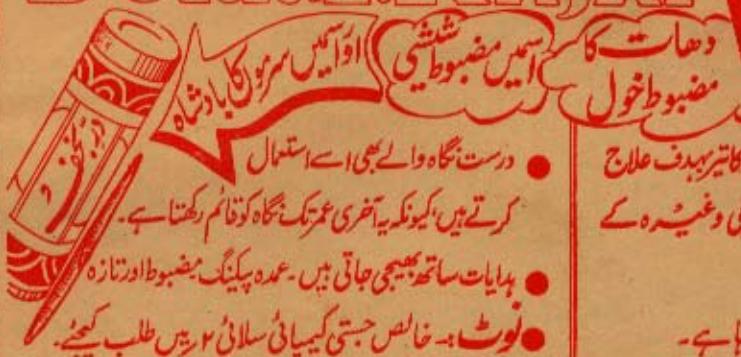
باطلہ و غیرہ پر زخم و خشور نشر و قیامت تخلیقیں و تحریکیں کیے تھیں اور ہادی بحث کی ہے، جسکی تفسیر اگرچہ ممکن ہے مگر واقع منہیں، پھر تفسیر میں علاوہ تفسیر قرآن حکیم کے

ہر ہی طرح کے معارف مثل علم اور لوح دسائی تکمیل تھیں اور ایک دو ایک خاتم تھیں اس کی شرعی و دریشہیات کا لفظیں ذکر کئے ہیں، اور نارنج و جزر اور نیز پھر و حاجت

نہایت تحقیق سے دستی گئے ہیں، اہل علم کے نئے تفسیر خلصے دلنوں ہمیں اور حاجت رواری ہے۔ احمدہ اوزرشاہ کشمیری عطا اللہ عنہ

سلیمان کا پترہ ملکیتہ تجلی دیوبند ضلع سہما رپور پوری۔

DURR-E-NAJAF



دُرِّ نَجَافٌ

وھات کس سیم مضمبوط شاشی اوایں مضمبوط خول

- اندھے پن کے سدا آنکھوں کی تسام بیماریوں کا تیرہ بیڈف علاج کرتے ہیں، کیونکہ یہ آخری عمر تک نگاہِ کوئام رکھتا ہے۔
- پدایاں ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنک مضمبوط اور تازہ لپے پینت اسٹھنا۔
- بارہ سال سے بے شہاد آنکھوں کو فائدہ بہنچا رہا ہے۔

چند تعریفی خطوطِ حکیمیں ملاحظہ فرمائیے

بڑا رائے دو تکارکے اس سرسر کو استعمال کریں۔

سا بوجوالا سرلن حسناں عظیم مراد پاہ و میر کرنل
سر بوجف اسکوں کی چاریوں کیلئے بہت قائمہ مدد ہے
میں نے سر بوجف کا استعمال کیا تہذیب مفید پایا۔
خانجہ در مولوی حاجی عیم محمد علی خال صاحب
عرف کر میاں ریس عظیم

شیخ الحدیث حضرت ولانا حسین احمد صاحب مدینی

ڈاکٹر طفیل سیار خال صنایعہ بھی اتنی نیم تھی

زندہ حجۃ کو غلامہ ہیشندر

سر بوجف آنکھوں کی چاریوں کیلئے بہت قائمہ مدد ہے

اس کی توصیف ہے کہ جو چاریوں پر استعمال کیا اس کے

استعمال سے آنکھوں کی روشنی میں ترقی ہوتی ہے۔

مولانا شبیہرا حمد صاحب عثمانی رحمۃ رب العالمین

میں نے سر بوجف استعمال کی اور دوسرا سے اعتراض کو

استعمال کرایا قبل اسکے بہت سے شرمندیوں نے استعمال کو دیا۔ انھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعمیری۔

ایک توں پانچ روپے۔ ۶ ماشہ تمہارے پیسے

ایک ساتھ تین شیشیاں منگائے پھر میاں تھا

ایک یادو ٹیکھی پر ایک بی تھوڑی صرف ہو گا۔

یعنی جو سرسر کی قیمت کے علاوہ ہے۔

ڈاکٹر انعام الحسین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ یونیورسٹی

مولانا فاروقی محمد طیب صنایعہ بھنگ اسلام دیوبند قطبزادہ

ایٹ۔ آ۔ سی۔ بی۔ ایں۔ ریس۔ ناہرہ

میں نے یہ سرسر کا استعمال کیا۔ آنکھوں کو تقویت اور جلا دینے

میں مفید پایا۔ اسیے کہ اس بیعت اس بیعت اس بیعت

آنکھوں کے امراض میں مفید پایا۔ میں ہمیشہ اس شخص کو

سرسر کا استعمال کر کے اسی تجویز پر پہنچتا ہے جس پر بعد تجویز کے

امتنے علاوہ بھی اور بہت سے خطوطِ بوجو دیں

باکستان کا پتہ ہے۔ شیخ سیم احمد صاحب یہ

جس نے ایڈن لائزنس کراچی پاکستانی حضرات اس پر پریت سرسر من محصولہ اک دا کر کے رسید می آئڈر میں مجیدیں

کتبہ ماست یا ز دیوبند

پاکستان کا پتہ ہے۔ شیخ سیم احمد صاحب یہ جس نے ایڈن لائزنس کراچی پاکستانی حضرات اس پر پریت سرسر من محصولہ اک دا کر کے رسید می آئڈر میں مجیدیں

کتبہ ماست یا ز دیوبند

پاکستان کا پتہ ہے۔ شیخ سیم احمد صاحب یہ جس نے ایڈن لائزنس کراچی پاکستانی حضرات اس پر پریت سرسر من محصولہ اک دا کر کے رسید می آئڈر میں مجیدیں

کتبہ ماست یا ز دیوبند